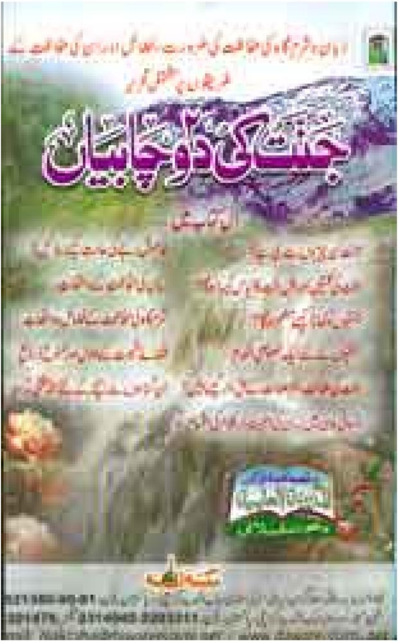

جنت کی دو چابیاں

زبان وشرم گاہ کی حفاظت کی ضرورت اور
اس کے طریقے پر مشتمل تحریر

جنت کی دو چابیاں

پیش کش

المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ وعلیٰ آلک واصحابک یا حبیب اللہ

نام کتاب	:	جنت کی دو چابیاں
پیش کش	:	مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبۂ اصلاحی کتب)
سن طباعت	:	۱۴۲۶ھ بمطابق ۲۰۰۵ء
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
ملنے کے پتے	:	مکتبۃ المدینہ شہید مسجد کھارادر کراچی
		مکتبۃ المدینہ دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ، لاہور
		مکتبۃ المدینہ اصغر مال روڈ نزد عیدگاہ، راولپنڈی
		مکتبۃ المدینہ امین پور بازار، سردار آباد (فیصل آباد)
		مکتبۃ المدینہ نزد پیپل والی مسجد اندرون بوہڑ گیٹ، ملتان
		مکتبۃ المدینہ چھوٹکی گھٹّی، حیدر آباد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

المدینۃ العلمیۃ

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علاّمہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''**دعوتِ اسلامی**'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن و خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''**المدینۃ العلمیۃ**'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالٰی پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

(۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب

(۴) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دِین ومِلّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوُسعٰی سَہۡل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

صفحہ نمبر	عنوانات
13	پیشِ لفظ
14	**جنت کا بیان**

پیشِ لفظ

الحمدللہ عزوجل! **دعوتِ اسلامی** کی **مجلس المدینۃ العلمیۃ** کے **شعبۂ اصلاحی کتب** کی مرتب کردہ ایک اور خوبصورت کتاب **''جنت کی دوچابیاں''** آپ کے سامنے ہے۔ جس میں پہلے پہل جنت کی نعمتوں کا بیان ہے، پھر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے عطا کردہ ایک بشارت ذکر کی گئی ہے۔ اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ ہم اس ضمانت کے حق دار کس طرح بن سکتے ہیں۔ حسبِ ضرورت شرعی مسائل بھی ذکر کئے گئے ہیں۔ زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں ایک مقام پر اتنی تفصیل آپ کو غالباً کسی دوسری کتاب میں نہ ملے گی۔ **ذلک فضل اللہ العظیم**

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں **''اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش''** کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں کا مسافر بنتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس المدینۃ العلمیۃ کو دن گیارہویں رات بارہویں ترقی عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین (صلی اللہ علیہ وسلم)

شعبہ اصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیارے اسلامی بھائیو!

جنت وہ مقامِ رحمت ہے جسے رب تعالیٰ نے اپنے اطاعت گزار بندوں کے لئے تخلیق فرمایا ہے۔ جنت کا نام زبان پر آتے ہی ہمارے دل ودماغ پر سُرور کی ایک عجیب کیفیت طاری ہوجاتی ہے، جنت کس چیز سے بنائی گئی ہے؟ اس کا موسم کیسا ہوگا؟ اور داخلِ جنت ہونے والے خوش نصیبوں کو کیسی کیسی نعمتوں سے نوازا جائے گا؟ یہ جاننے کے لئے ذیل کی سطور کا مطالعہ فرمائیے،......

جنت کن چیزوں سے بنی ہے؟

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عرض کیا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں جنت اور اس کی تعمیر سے متعلق بتائیے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس کی ایک اینٹ سونے کی اور ایک چاندی کی ہے اور اس کا گارا مشک کا ہے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت کی ہیں اور اس کی مٹی زعفران کی ہے۔''

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۳۴، ج۴، ص۲۳۶)

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جنت کی زمین سفید ہے، اس کا میدان کافور کی چٹانوں کا ہے، اس کے گرد ریت کے ٹیلوں کی طرح مشک کی دیواریں ہیں اور اس میں نہریں جاری ہیں۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۳۴، ج۴، ص۲۸۳)

جنت کی نعمتیں:

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں کہ جن کو نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا، نہ اس کی خوبیوں کو کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کی ماہیت کا خیال گزرا۔‘‘ (مسلم، کتاب الجنۃ، رقم الحدیث ۲۸۲۴، ص ۱۵۱۶)

حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’اگر جنت کی چیزوں میں سے ناخن برابر کوئی چیز ظاہر ہو جائے تو آسمان و زمین کے اطراف و جوانب اس سے آراستہ ہو جائیں۔‘‘

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم الحدیث ۲۵۴۷، ج ۴، ص ۲۴۱)

جنت کتنی بڑی ہے؟

حضرت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جنت میں سو منزلیں ہیں اور ان میں سے ہر دو منزلوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔‘‘

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۲۵۳۹، ج ۴، ص ۲۳۸)

جبکہ حضرت سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جنت میں سو منزلیں ہیں، اگر اس کے ایک درجہ میں تمام جہانوں کے لوگ بھی جمع ہو جائیں تو وہ سب کو کافی ہو جائے گا۔‘‘

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۲۵۴۰، ج ۴، ص ۲۳۹)

جنت کے دروازے:

حضرت سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔'' (بخاری، کتاب بداء الخلق، رقم ۳۲۵۷، ج ۲، ص ۳۹۴)

ایک دروازہ کتنا بڑا ہوگا؟

حضرت سیدنا عُتبہ بن غَزوان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت (کے دروازوں) کی چوکھٹوں میں سے ہر دو چوکھٹ کے درمیان چالیس برس کا فاصلہ ہے۔'' (مسلم، رقم الحدیث ۲۹۶۷، ص ۱۵۸۶)

جنت کے خیمے:

حضرت سیدنا ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مؤمن کے لئے جنت میں کھکلی موتی (یعنی وہ موتی جس کے درمیان میں خالی جگہ ہوتی ہے) کا ایک خیمہ ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہے۔''

(بخاری، کتاب بداء الخلق، رقم الحدیث ۳۲۴۳، ج ۲، ص ۳۹۱)

جنت کے باغات:

جنتی لوگوں کو ایسے باغات عطا کئے جائیں گے جن کے نیچے ندیاں بہہ رہی ہوں گی، جیسا کہ سورۃ الکہف میں ہے:

'' اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِیۡعُ اَجۡرَ مَنۡ اَحۡسَنَ عَمَلًا ۚ اُولٰٓئِکَ لَہُمۡ جَنّٰتُ عَدۡنٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِہِمُ الۡاَنۡہٰرُ

ترجمہ کنزالایمان: بے شک جو ایمان لائے اور نیک کام کیے ہم ان کے نیگ (اجر)

ضائع نہیں کرتے جن کے کام اچھے ہوں ان کے لئے بسنے کے باغ ہیں ان کے نیچے ندیاں بہیں ۔(پ۱۵،الکہف:۳۰،۳۱)

اہلِ جنت کالباس:

جنتیوں کو سونے کے کنگن اور سبز کپڑے پہنائے جائیں گے۔جیسا کہ قرآنِ حکیم میں ارشاد ہوتا ہے:

"یُحَلَّوْنَ فِیْهَا مِنْ اَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَّیَلْبَسُوْنَ ثِیَابًا خُضْرًا مِّنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ ترجمہ کنزالایمان: وہ اس میں سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور سبز کپڑے کریب اور قنادیز کے پہنیں گے۔(پ۱۵،الکہف:۳۰،۳۱)

حضرتِ سیدنا کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اہلِ جنت کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا آج پہن لیا جائے تو اس کی طرف دیکھنے والے کی نظر اچک لی جائے اور لوگوں کی بینائیاں اسے برداشت نہ کرسکیں۔

(الترغیب والترھیب کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۸۴، ج ۴، ص ۲۹۴)

جنتیوں کی عمریں:

حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اہلِ جنت میں سے جو کوئی چھوٹا یا بوڑھا مر جائے گا تو اسے جنت میں تیس سال کا بنا دیا جائے گا۔'' (ترمذی کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۲۵۷۱، ج ۴، ص ۲۵۴)

جنتیوں کے بیٹھنے کا انداز:

جنتی لوگ تخت پر ٹیک لگا کر بیٹھا کریں گے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"مُتَّکِئِیۡنَ فِیۡھَا عَلَی الۡاَرَآئِکِ نِعۡمَ الثَّوَابُ ۰ وَحَسُنَتۡ مُرۡتَفَقًا ترجمہ کنزالایمان: وہاں تختوں پر تکیہ لگائے کیا ہی اچھا ثواب اور جنت کی کیا ہی اچھی آرام کی جگہ۔" (پ۱۵، الکہف:۳۱)

جنتیوں کی آپس میں ملاقات:

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جنت میں اہلِ جنت جمع ہونگے، ان میں آپس کے رشتہ دار بھی ہونگے اور غیر بھی، پھر وہ ایک دوسرے سے تعارف حاصل کریں گے۔"

(الترغیب والترغیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۳۴، ج ۲، ص ۲۸۳)

جنتیوں کا کھانا:

جنتیوں کو کھانے کے لئے لذیذ میوہ جات اور گوشت دیا جائے گا نیز ان کے کھانے کے ہر نوالے کا مزہ جداگانہ ہوگا، قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَفَاکِھَۃٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوۡنَ ۰ وَلَحۡمِ طَیۡرٍ مِّمَّا یَشۡتَھُوۡنَ

ترجمہ کنزالایمان: اور میوے جو پسند کریں اور پرندوں کا گوشت جو چاہیں۔

(پ۲۷، الواقعۃ: ۲۰، ۲۱)

حضرتِ سیدنا اَنس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ "جنتیوں میں سب سے نچلے درجے کا جنتی وہ شخص ہوگا جس کے ساتھ دس ہزار خادم کھڑے ہونگے اور ہر خادم کے ہاتھ میں دو پیالے ہونگے، جن میں سے ایک سونے کا اور دوسرا چاندی کا ہوگا۔ ہر پیالے میں کھانے کی ایک ایسی قسم ہوگی، جو

دوسرے میں نہ ہوگی۔ وہ اس کے آخر سے بھی اسی طرح کھائے گا جس طرح اسکے شروع سے کھائے گا اور جو لذت وذائقہ اسکے پہلے حصہ میں پائے گا، دوسرے میں اس کے علاوہ پائے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب اھل الجنۃ، رقم ۱۸۶۷۵، ج ۱۰، ص ۷۴۱)

ام المومنین حضرتِ سیدتنا مَیمُونَہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ'' آدمی جنت میں کسی پرندے کی خواہش کرے گا تو وہ پرندہ بختی اونٹ کی طرح اسکے دسترخوان پر آ گرے گا، نہ تو اسے دھواں پہنچا ہوگا اور نہ ہی آگ نے چھوا ہوگا۔ وہ شکم سیر ہونے تک اس پرندے سے کھائے گا پھر وہ پرندہ اُڑ جائے گا۔ (الترغیب الترہیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۵۷، ج ۴، ص ۲۹۲)

کھانا کیسے ہضم ہوگا؟

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا: ''جنتی جنت میں کھائیں گے اور پئیں گے لیکن نہ تھوکیں گے، نہ پیشاب وپاخانہ کریں گے اور نہ ہی رینٹھ سینکیں گے۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''کھانے کا فضلہ کیا ہوگا؟'' حضور ﷺ نے فرمایا: ''انہیں (فرحت بخش) ڈکار آئے گی اور ایسا پسینہ آئے گا جو مشک کی خوشبو کی مثل ہوگا اور سبحان اللہ والحمد للہ کہنا جنتیوں کے دل میں اس طرح ڈال دیا جائے گا، جیسے سانس ہے۔'' (مسلم، کتاب الجنۃ، رقم ۲۸۳۵، ص ۱۵۲۰)

جنتیوں کا مشروب:

جنتیوں کو پینے کے لئے ایسی پاکیزہ شراب دی جائے گی جس میں نشہ نہیں ہوگا، قرآنِ مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ۝ بِاَكْوَابٍ وَّاَبَارِیْقَ ۙ وَكَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ۝ لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَلَا یُنْزِفُوْنَ ترجمہ کنز الایمان: ان کے گرد لئے پھریں گے ہمیشہ رہنے والے لڑکے کوزے اور آفتابے اور جام اور آنکھوں کے سامنے بہتی شراب کہ اس سے نہ انہیں دردِ سر ہو اور نہ ہوش میں فرق آئے۔"

(پ ۲۷، سورۃ الواقعہ: ۱۷، ۱۸، ۱۹)

جنت کا موسم:

جنت میں دنیا کی مثل گرمی یا سردی کی شدت کا سامنا نہیں ہوگا بلکہ اس میں انتہائی خوشگوار اور معتدل موسم ہوگا، قرآن حکیم میں ہے،

"لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا ترجمہ کنز الایمان: نہ اس میں دھوپ دیکھیں گے نہ ٹھٹر (سخت سردی)۔" (پ ۲۹، سورۃ الدھر: ۱۳)

جنت کے درخت:

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنت میں ہر درخت کا تنا سونے کا ہے۔"

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۲۵۳۳، ج ۴، ص ۲۳۶)

حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ اللہ عزوجل کے فرمان "وَذُلِّلَتْ قُطُوْفُهَا تَذْلِیْلًا ترجمہ کنز الایمان: اور اس کے گچھے جھکا کر نیچے کر دیئے گئے ہوں گے۔ (پ ۲۹، الدھر: ۱۴)" کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ "اہلِ جنت جنت کے پھل بیٹھے ہوئے اور لیٹ کر کھا سکیں گے۔" (الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۶۱، ج ۴، ص ۱۱)

کیا جنت میں بچے پیدا ہوں گے؟

حضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''مؤمن جب جنت میں اولاد کی خواہش کرے گا تو اس کا حمل، پیدائش اور بڑا ہونا پل بھر میں ہو جائے گا۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۲۵۷۲، ج ۴، ص ۲۵۴)

جنت کی حوریں:

جنتیوں کو حوریں دی جائیں گی جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے،

''**وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ اَتۡرَابٌ ۝ هٰذَا مَا تُوۡعَدُوۡنَ لِيَوۡمِ الۡحِسَابِ ۝ اِنَّ هٰذَا لَرِزۡقُنَا مَا لَهٗ مِنۡ نَّفَادٍ** ۔ ترجمہ کنزالایمان: اور ان (یعنی جنتیوں) کے پاس وہ بیبیاں ہیں کہ اپنے شوہر کے سوا اور کی طرف آنکھ نہیں اٹھاتیں ایک عمر کی یہ ہے وہ جس کا تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے حساب کے دن بے شک یہ ہمارا رزق ہے کبھی ختم نہ ہوگا۔'' (پ ۲۳ سورۃ ص: ۵۲، ۵۳، ۵۴)

حضرت سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''سب سے ادنیٰ جنتی کو اسی ہزار خادم اور ۷۲ حوریں دی جائیں گی۔''
(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۲۵۷۱، ج ۴، ص ۲۵۴)

جنت کی حور کیسی ہوگی؟

(۱) حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر کوئی جنتی حُور زمین کی طرف جھانکے تو آسمان سے زمین تک روشنی ہو جائے اور ساری فضا زمین سے آسمان تک خوشبو سے معطر ہو جائے اور اس کے سر کی

اوڑھنی (یعنی دوپٹا) دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۸۴، ج ۴، ص ۲۹۵)

(۲) حضرتِ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر جنتیوں میں سے کوئی شخص (دنیا کی طرف) جھانکے اور اس کے کنگن ظاہر ہو جائیں تو اس کی روشنی سورج کی روشنی کو مٹا دے جیسے کہ ستاروں کی روشنی کو سورج مٹا دیتا ہے۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۲۵۴۷، ج ۴، ص ۲۴۱)

(۳) حضرتِ سیدنا عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک حوروں میں سے ہر حور کی پنڈلی کی سفیدی ستر حلوں کے باہر سے نظر آتی ہے بلکہ اس کی پنڈلی کا مغز تک نظر آتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے فرمایا: ''**کَاَنَّھُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ** ترجمہ کنز الایمان: گویا وہ لعل اور یاقوت اور مونگا ہیں۔ (الرحمٰن: ۵۸)'' اور یاقوت ایک ایسا پتھر ہے کہ اگر تم اس میں دھاگہ ڈالو پھر اسے بند کر دو پھر بھی اسکے باہر سے تمہیں وہ دھاگہ نظر آئے گا۔''

(ترمذی، باب فی صفۃ نساء اھل الجنۃ، رقم ۲۵۴۱، ج ۴، ص ۲۳۹)

(۴) حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل امین علیہ السلام نے مجھے بتایا: ''جب کوئی آدمی کسی حور کے پاس جائے گا تو وہ اس سے معانقہ اور مصافحہ کر کے اس کا استقبال کرے گی۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''پھر تم اس کی جن انگلیوں سے چاہو پکڑو، اگر اس کی انگلی کا ایک پورا دنیا پر ظاہر ہو جائے تو اسکے سامنے سورج اور چاند کی روشنی ماند پڑ جائے اور اگر اسکے بالوں کی ایک لٹ ظاہر

ہو جائے تو مشرق و مغرب کی ہر چیز اس کی پاکیزہ خوشبو سے بھر جائے۔جنتی شخص اپنی مسہری پر بیٹھا ہوگا اچانک اس کے سر پر ایک نور ظاہر ہوگا وہ گمان کرے گا کہ شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی مخلوق پر نگاہ کرم فرما رہا ہےلیکن جب وہ اس نور کو دیکھے گا تو وہ ایک حور ہوگی جو یہ کہہ رہی ہوگی:''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! کیا تمہارے پاس ہمارے لیے وقت نہیں ہے؟'' وہ پوچھے گا:''تم کون ہو؟''تو وہ کہے گی:''میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے''**وَلَدَيْنَا مَزِيْدٌ** ترجمہ کنز الایمان:اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔(قٓ:۳۵)'' پھر وہ اس کی طرف رخ کرے گا تو دیکھے گا کہ اس کے پاس جو حسن و جمال ہے وہ پہلے والی حوروں میں نہیں۔

پھر جب وہ اس حور کے ساتھ اپنی مسہری پر بیٹھا ہوگا تو اسے ایک اور حور پکارے گی:''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی! کیا تمہارے پاس ہمارے لیے وقت نہیں؟'' وہ پوچھے گا:''تم کون ہو؟ وہ کہے گی:''میں ان حوروں میں سے ہوں جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا ہے:''**فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ ج جَزَآءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ** ترجمہ کنز الایمان:تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔(پ۲۱،سورۃ السجدہ:۱۷)'' پھر وہ اسی طرح اپنی بیویوں میں سے ایک حور سے دوسری کی طرف منتقل ہوتا رہے گا۔''

(الترغیب الترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم الحدیث ۹۴،ج ۴،ص ۲۹۷)

(۵) حضرتِ سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ عَنْہ فرماتے ہیں:''اگر حور اپنی ہتھیلی زمین وآسمان کے درمیان ظاہر کردے تو اسکے حسن کی وجہ سے مخلوق فتنے میں پڑ جائے اور اگر وہ اپنی اوڑھنی ظاہر کردے تو سورج اسکے حسن کی وجہ سے دھوپ میں رکھے ہوئے

چراغ کی طرح ہو جائے جس کی کوئی روشنی نہیں ہوتی اور اگر وہ اپنا چہرہ ظاہر کر دے تو زمین و آسمان کی ہر چیز کو روشن کر دے۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۹۷، ج ۴، ص ۲۹۸)

(۶) حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ''اگر جنتی عورتوں میں سے کوئی عورت سات سمندروں میں اپنا تھوک ڈال دے تو وہ سارے سمندر شہد سے زیادہ میٹھے ہو جائیں۔'' (الترغیب والترھیب کتاب صفۃ الجنۃ والنار، رقم ۹۸، ج ۴، ص ۲۹۷)

(۷) حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم حضرتِ سیدنا کعبُ الاحبار رضی اللہ عنہ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا: ''اگر آسمانی حور کے ہاتھ کی سفیدی اور اس کی انگوٹھیاں زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دی جائیں تو اس کی وجہ سے زمین اس طرح روشن ہو جائے جس طرح سورج دنیا والوں کے لیے روشن ہوتا ہے۔'' پھر فرمایا: ''یہ تو میں نے اسکے ہاتھ کا تذکرہ کیا ہے اسکے چہرے کی سفیدی اور حسن و جمال اور اسکے تاج کے یاقُوت وزبرجد کے حسن کا کیا عالم ہوگا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب صفۃ الجنۃ،، رقم ۱۰۰، ج ۴، ص ۲۹۹)

جنت کی نہریں:

جنت میں دودھ، پانی اور شراب کی نہریں ہوں گی، جیسا کہ سورۂ محمد میں ارشاد ہوتا ہے،

''مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِیْهَاۤ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ ج وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ ج وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ

لِّلشّٰرِبِیۡنَ ۚ وَ اَنۡہٰرٌ مِّنۡ عَسَلٍ مُّصَفًّی ؕ وَ لَہُمۡ فِیۡہَا مِنۡ کُلِّ الثَّمَرٰتِ

ترجمہ کنزالایمان: احوال اس جنت کا جس کا وعدہ پرہیزگاروں سے ہے اس میں ایسی پانی کی نہریں ہیں جو کبھی نہ بگڑے اور ایسے دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہ بدلا اور ایسی شراب کی نہریں ہیں جسکے پینے میں لذت ہے اور ایسی شہد کی نہریں ہیں جو صاف کیا گیا۔ اور ان کے لئے اس میں ہر قسم کے پھل ہیں۔ (پ۲۶، سورۂ محمد: ۱۵)

جنت میں دیدارِ الٰہی عزوجل:

حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑے مرتبہ کا جنتی وہ شخص ہوگا جو صبح وشام دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوگا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: ''**وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ نَّاضِرَۃٌ ۙ اِلٰی رَبِّہَا نَاظِرَۃٌ** ترجمہ کنزالایمان: کچھ منہ اس دن تروتازہ ہوں گے اپنے رب کو دیکھتے۔'' (پ۲۹، القیٰمۃ: ۲۲،۲۳)

(ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم الحدیث ۲۵۶۲، ج۴، ص ۲۴۹)

جنتیوں کے لئے ایک خصوصی انعام:

حضرتِ سیدنا ابوسَعِید خُدرِی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بے شک اللہ عزوجل اہل جنت سے فرمائے گا: ''اے جنتیو!'' تو وہ عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عزوجل! ہم حاضر ہیں اور بھلائی تو تیرے ہی دست قدرت میں ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرمائے گا: ''کیا تم راضی ہو؟'' تو وہ عرض کریں گے: ''اے ہمارے رب عزوجل! ہم کیوں نہ راضی ہوں کہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو تو نے اپنی مخلوق میں

سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ''میں تمہیں اس سے بھی افضل نعمت نہ عطا فرماؤں؟'' وہ عرض کریں گے: ''اس سے افضل شے کونسی ہو گی ؟'' تو اللہ عزوجل فرمائے گا: ''میں تمہیں اپنی رضا سونپتا ہوں لہذا! آج کے بعد کبھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۶۴، ج۴، ص۲۵۰)

کیا جنتیوں کو موت آئے گی؟

جنتیوں کو کبھی موت نہ آئے گی، جیسا کہ سورہ دخان میں ہے،

''لَا یَذُوْقُوْنَ فِیْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰی

ترجمہ کنزالایمان: اس میں پہلی موت کے سوا پھر موت نہ چکھیں گے۔

(پ۲۵، سورۃ الدخان: ۵۶)

جنت میں نیند:

حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: ''کیا اہلِ جنت سویا کریں گے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نیند موت کی جنس سے ہے اور جنتیوں کو موت نہیں آئے گی۔''

(مشکوۃ المصابیح، کتاب صفۃ الجنۃ، رقم ۵۶۵۴، ج۳، ص۲۳۰)

کیا یہ نعمتیں جنتیوں کے پاس ہمیشہ رہیں گی؟

جنتیوں کو یہ نعمتیں ہمیشہ کے لئے دی جائیں گی، جیسا کہ سورۂ توبہ میں ہے،

''یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِیْهَا نَعِیْمٌ مُّقِیْمٌ ۝ خٰلِدِیْنَ فِیْهَآ اَبَدًا ط اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗۤ اَجْرٌ عَظِیْمٌ

ترجمہ کنزالایمان :ان کا رب انہیں خوشی سناتا ہے اپنی رحمت اور اپنی رضا کی اور ان باغوں کی جن میں انہیں دائمی نعمت ہے ہمیشہ ہمیشہ انمیں رہیں گے بے شک اللہ کے پاس بڑا ثواب ہے۔'' (پ۱۰ سورۃ التوبہ:۲۱،۲۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پکارنے والا پکار کر کہے گا:'' (اے جنت والو!) تم تندرست رہو گے کبھی بیمار نہ ہو گے۔ تم زندہ رہو گے کبھی نہ مرو گے، تم جوان رہو گے کبھی بوڑھے نہ ہو گے، تم آرام سے رہو گے کبھی محنت ومشقت نہ اٹھاؤ گے۔'' (مسلم، رقم الحدیث ۲۸۳۷، ص ۱۵۲۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

گزشتہ سطور کا مطالعہ کرنے کے بعد یقیناً ہمارا دل بھی یہ چاہے گا کہ'' کاش! ہمیں بھی اس مقامِ رحمت میں داخلہ نصیب ہو جائے، اے کاش! ہمیں بھی اس کے نظارے دیکھنے کو مل جائیں۔'' اس خواب کی عملی تعبیر کے لئے ہمیں چاہئے کہ اپنی زندگی کے سماجی، مالی، گھریلو، تجارتی بلکہ ہر ہر معاملے میں نفس وشیطان کی پیروی کی بجائے قرآن وسنت کو اپنا راہنما بنائیں اور اس زندگی کو رحمٰن عزوجل اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں بسر کرتے ہوئے نیکیوں کا خزانہ اکٹھا کریں۔

پیارے اسلامی بھائیو! یوں تو ہر نیک عمل کی جزا جنت کو قرار دیا گیا ہے لیکن کچھ اعمال ایسے ہیں جن کے عاملین کو رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی طور پر دخولِ جنت کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ اسی نوعیت کی ایک بشارت دیتے ہوئے

مدنی آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جو مجھے دونوں جبڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی حفاظت کی ضمانت دے، میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

(بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، رقم: ۶۴۷۴، ج ۴، ص ۲۴۰)

وضاحت:

امام حافظ شہاب الدین علیہ الرحمۃ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

''دو جبڑوں کے درمیان والی چیز سے مراد **زبان** اور ٹانگوں کے درمیان والی شے سے مراد **شرم گاہ** ہے۔ اور حفاظت کی ضمانت دینے کا مطلب یہ ہے کہ انسان انہیں رب تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں سے بچانے کا پختہ عہد کرے مثلاً زبان سے وہی کلام کرے جو ضروری ہو اور بے کار باتوں سے بچے، اسی طرح شرم گاہ کو حلال جگہ استعمال کرے اور اسے حرام میں مبتلاء ہونے سے بچائے۔ سیدنا ابن بطال علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کے لئے دنیا کی سب سے بڑی آزمائش اس کی زبان اور شرم گاہ ہے۔ لہذا! جو اِن دونوں کے شر سے بچنے میں کامیاب ہو گیا وہ بہت بڑے شر سے بچ گیا۔'' (فتح الباری، کتاب الرقاق، ج ۱۲، ص ۲۶۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے نتیجے میں دُخولِ جنت کی بشارت دیگر احادیث میں بھی دی گئی ہے، چنانچہ......

[1] حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس شخص کو اللہ عزوجل دو جبڑوں کے درمیان والی چیز یعنی زبان اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز یعنی شرم گاہ کے شر سے بچالے، وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب حفظ اللسان، رقم ۲۴۱۷، ج ۴، ص ۱۸۴)

[2] حضرتِ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے دو جبڑوں کے درمیان والی چیز یعنی زبان اور دو ٹانگوں کے درمیان والی چیز یعنی شرم گاہ کی حفاظت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔''

(طبرانی کبیر، مسند ابو رافع، رقم ۹۱۹، ج ۱، ص ۳۱۱)

[3] حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمل کے بارے میں سوال کیا گیا جو لوگوں کو کثرت سے جنت میں داخل کرے گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ عزوجل سے ڈرنا اور حسن اخلاق۔'' پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کثرت سے جہنم میں داخل کرنے والی چیز کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ ''منہ اور شرم گاہ۔'' (الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب حسن الخلق، رقم ۴۷۶، ج ۱، ص ۳۴۹)

[4] حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیزیں لوگوں کو کثرت سے جنت میں داخل کریں گی؟ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور خوش اخلاقی ہے، اور کیا تم جانتے ہو کہ کون سی چیزیں لوگوں کو کثرت سے جہنم میں داخل کریں گی؟ وہ منہ (یعنی زبان) اور شرمگاہ ہیں۔'' (ابن ماجہ، کتاب الزھد، رقم ۴۲۴۶، ج ۴، ص ۴۸۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

میٹھے میٹھے مصطفیٰ ﷺ کی جانب سے دی گئی جنت کی ضمانت کا حق دار بننے کے لئے ہمیں اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دینا ہوگی اور یہ ضمانت فراہم کرنے کے لئے سب سے پہلے ہمیں اس پہلو پر غور کرنا ہوگا کہ فی الوقت ہمارے ان اعضاء کی کیا حالت ہے؟ کیا ہماری زبان اور شرم گاہ ارتکابِ گناہ سے محفوظ ہیں یا نہیں؟ اگر جواب ہاں میں آئے تو بارگاہِ الٰہی عزوجل میں شکر بجا لانے کے ساتھ ساتھ دعائے استقامت بھی کیجئے اور اگر خدانخواستہ جواب نفی میں آئے تو بعدِ توبہ اعضائے مذکورہ کی حفاظت کے لئے کمر بستہ ہو جائیے۔اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہمیں یہ علم ہو کہ کس مقام پر زبان کا استعمال باعثِ ہلاکت ہے اور کب انسان شرم گاہ کی وجہ سے گرفتارِ عصیاں ہوتا ہے؟ آنے والی سطور میں اسی سوال کا جواب مہیا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، جن میں پہلے زبان کے استعمال سے متعلق تفصیل مذکور ہے اور اس کے بعد شرم گاہ کے گناہوں سے متعلق معلومات فراہم کی گئیں ہیں۔

انسانی بدن میں زبان کی اہمیت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اس میں کوئی شک نہیں کہ زبان اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں میں سے ایک عظیم نعمت ہے۔اس زبان کے ذریعے نیکیاں بھی کمائی جاسکتی ہیں اور یہی زبان ہمیں جہنم کی گہرائیوں میں بھی پہنچا سکتی ہے۔افسوس! فی زمانہ زبان کی حفاظت کا تصور تقریباً مفقود ہو چکا ہے،ہمیں اس چیز کا احساس ہی نہیں ہے کہ گوشت کا یہ چھوٹا سا ٹکڑا جو

دو ہونٹوں اور دو جبڑوں کے پہرے میں ہے، کس طرح ہمارے پورے وجود کو دنیوی واُخروی مصائب میں مبتلاء کرواسکتا ہے۔ جیسا کہ......

{1} حضرتِ سیدنا بلال بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''بندہ زبان سے بھلائی کا ایک کلمہ نکالتا ہے حالانکہ وہ اس کی قدر و قیمت نہیں جانتا تو اس کے باعث اللہ عزوجل قیامت تک اپنی رضا مندی لکھ دیتا ہے، اور بیشک ایک بندہ اپنی زبان سے ایک برا کلمہ نکالتا ہے اور وہ اس کی حقیقت نہیں جانتا تو اللہ عزوجل اس کی بناء پر اس کے لئے قیامت تک کی اپنی ناراضگی لکھ دیتا ہے۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب فی قلۃ الکلام، ج۴، ص۱۴۳)

{2} حضرتِ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جب آدمی صبح کرتا ہے تو اس کے جسم کے تمام اعضاء زبان سے کہتے ہیں: ''اے زبان! تو ہمارے معاملے میں اللہ سے ڈر کیونکہ ہم تیرے ساتھ اور تابع ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سیدھے رہیں گے اور اگر ٹیڑھی ہوئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء فی حفظ اللسان، رقم: ۲۴۱۵، ج۴، ص۱۸۳)

{3} حضرتِ سیدنا ابووائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ابن آدم کی اکثر خطائیں اس کی زبان سے سرزد ہوتی ہیں۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم: ۳۳، ج۳، ص۳۴۲)

{4} منقول ہے کہ جب زبان جسم کے دیگر اعضاء سے پوچھتی ہے کہ: ''تمہارا کیا حال ہے؟'' تو اعضاء جواب دیتے ہیں: ''ہم خیریت سے ہیں اگر تُو ہمیں چھوڑے رکھے۔'' (المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج۱، ص۱۴۷)

(5) حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''اللہ عزوجل کی قسم! زمین پر زبان سے زیادہ قیدی بنانے کے لائق کوئی شے نہیں۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم:۱۳، ج۳،ص۳۴۷)

(6) اکابرین فرماتے ہیں کہ ''زبان ایک درندے کی مانند ہے اگر تم اسے باندھ کر نہیں رکھو گے تو یہ تمہاری دشمن بن جائے گی اور تمہیں نقصان پہنچائے گی۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج۱،ص۱۴۶)

پیارے اسلامی بھائیو!

نتائج سے بے پرواہ ہوکر بلاتکان بولتے چلے جانا آج ہماری عادت بن چکا ہے مگر یاد رکھئے کہ ہماری زبان سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ نوٹ کیا جارہا ہے، جیسا کہ قرآن مجید فرقانِ حمید میں ہے:

''**مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ** ترجمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔'' (پ۲۶،قٓ :۱۸)

اور میدانِ محشر کے وحشت ناک ماحول میں ہمیں اس تحریر شدہ نامۂ اعمال کو پڑھ کر سنانا پڑے گا، جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے:

''**وَنُخْرِجُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ كِتٰبًا یَّلْقٰىهُ مَنْشُوْرًا ۝ اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْیَوْمَ عَلَیْكَ حَسِیْبًا** ترجمۂ کنزالایمان: اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ (یعنی نامۂ اعمال) نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا، فرمایا جائے گا کہ اپنا نامہ پڑھ آج تو خود ہی اپنا حساب کرنے کو بہت ہے۔'' (پ۱۵، بنی اسرائیل:۱۳،۱۴)

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا تصور تو کیجئے کہ میدانِ محشر کی خوفناک فضاء میں کہ جب پیاس کی شدت سے دم نکلا جا رہا ہو، بھوک سے کمر ٹوٹ رہی ہو، جہنم کی ہولناک سزاؤں کا سوچ کر کلیجہ منہ کو آ رہا ہو پھر وہاں ہمارے متعلقین بھی موجود ہوں تو مُغلَّظات وفضولیات سے بھرپور نامۂ اعمال کو پڑھنا کتنا دُشوار کام ہے؟......

لہذا! میدانِ محشر میں اس ممکنہ پریشانی سے بچنے کے لئے ہمیں اپنی زبان کی حفاظت سے ذرّہ برابر بھی غفلت نہیں کرنی چاہئے۔ ہمارے اکابرین نے بھی ہمیں یہی تلقین فرمائی ہے، چنانچہ

(۱) حضرتِ سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: ''اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ عمل کونسا ہے؟'' صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی جواب نہیں دیا اور خاموش رہے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی ارشاد فرمایا: ''زبان کی حفاظت۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب وغیرہ، رقم: ۱۰، ج ۳، ص ۳۳۶)

(۲) حضرتِ سیدنا ابوموسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! سب سے افضل مسلمان کون ہے؟'' فرمایا: ''جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔'' (بخاری، کتاب الایمان، باب ای الاسلام افضل، رقم ۱۱، ج ۱، ص ۱۶)

(۳) حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کی: ''یارسول اللہ! سب سے افضل عمل کون سا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔'' میں نے عرض کی: ''پھر کون سا؟'' فرمایا، ''وقت پر نماز پڑھنا۔'' میں نے عرض کی: ''پھر کون سا؟'' فرمایا: ''تمہاری زبان

سے مسلمانوں کا محفوظ رہنا۔'' (طبرانی کبیر، مسند ابن مسعود، رقم ۹۸۰۲، ج ۱۰، ص ۱۹)

(۴) حضرتِ سیدنا حارث بن ہشام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! مجھے کوئی عمل بتایئے جسے میں اپنے آپ پر لازم کرلوں۔'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''اس پر قابو پالو۔''

(طبرانی کبیر، مسند حارث بن ہشام، رقم: ۳۳۴۹، ج ۳، ص ۲۶۰)

(۵) حضرتِ سیدنا سفیان بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں عرض کی: ''یارسول اللہ! مجھے ایسا کام بتائیں جو میرے لئے ذریعۂ نجات بن جائے؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کہو، میرا رب اللہ ہے اور پھر اس پر استقامت اختیار کرو۔'' میں نے عرض کی ،'' آپ سب سے زیادہ مجھ پر کس چیز کا خوف کرتے ہیں؟'' آپ نے اپنی زبان اقدس کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ''اس کا۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، رقم: ۲۴۱۸، ج ۴، ص ۱۸۴)

(۶) حضرتِ سیدنا عُقْبَہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نجات کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: '' اپنی زبان اپنے قابو میں رکھو، تمہارا گھر تمہیں کِفایت کرے (یعنی بِلاضَرورت گھر سے نہ نکلو) اور اپنے گناہ پر رولیا کرو۔'' (ترمذی، کتاب الزھد، باب حفظ اللسان، رقم: ۲۴۱۴، ج ۴، ص ۱۸۲)

(۷) حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ کے ذکر کے علاوہ کلام میں کثرت نہ کرو کیونکہ اللہ کے ذکر کے علاوہ کثرت سے کلام دل کو سخت کردیتا ہے اور اللہ سے سب سے زیادہ دور سخت دل والا ہوتا ہے۔''

(ترمذی، کتاب الفتن، رقم: ۲۴۱۹، ج ۴، ص ۱۸۴)

(۸) حضرتِ سیدنا انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''جو اپنا غصہ پی لے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے اپنا عذاب دور کرے گا اور جو اپنی زبان کی حفاظت کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسکے عیوب کی پردہ پوشی فرمائے گا۔''

(مجمع الزوائد کتاب الادب رقم ۱۲۹۸۳ ج ۸ ص ۱۳۲)

(۹) حضرت سیدنا عمرو بن عاص رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے ارشاد فرمایا: ''کلام کرنا دوا کی مثل ہے، اگر تم اس کا قلیل استعمال کرو گے تو یہ تمہیں فائدہ دے گا اور اگر اس کے استعمال میں زیادتی کرو گے تو تمہیں نقصان پہنچائے گا۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ۱ ص ۱۴۷)

(۱۰) حضرت سیدنا قس بن ساعدہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ اور حضرت سیدنا اکثم بن صیفی رَضِیَ اللہُ عَنْہ کی آپس میں ملاقات ہوئی تو ایک نے دوسرے سے پوچھا: ''آپ کا کیا خیال ہے کہ کسی آدمی میں کتنے عیوب ہوسکتے ہیں؟'' دوسرے نے جواب دیا: ''یہ عیوب تو بے شمار ہیں لیکن ایک خوبی ایسی ہے کہ انسان اس کی بناء پر اپنے تمام عیوب کو چھپا سکتا ہے۔'' انہوں نے پوچھا: ''وہ کونسی؟'' جواب دیا: ''زبان کی حفاظت کرنا۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ۱ ص ۱۴۶)

(۱۱) حضرت سیدنا امام شافعی رَضِیَ اللہُ عَنْہ نے اپنے رفیق حضرت ربیع رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے فرمایا: ''اے ربیع! (کبھی) فضول کلام مت کرنا کیونکہ جب تم بات کہہ چکو گے تو وہ تم پر حاکم بن بیٹھے گی اور تم اس کے غلام ہو جاؤ گے۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ۱ ص ۱۴۶)

(۱۲) ایک حکیم کا قول ہے: ''جب تجھے اپنا بولنا عُجب میں مبتلاء کردے تو خاموش ہو جا، اور جب خاموشی باعثِ عُجب بنے تو بولنا شروع کردے۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ۱ ص ۱۴۷)

(۱۳) حضرت سیدنا لقمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی: ''اے بیٹے! جب لوگ اپنے حسنِ کلام پر فخر کرنے لگیں تو تم اپنی حسین خاموشی پر ہی فخر کرنا۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ا، ص ۱۴۷)

کلام کی اقسام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

زبان کی کامل حفاظت اسی وقت ممکن ہے جب ہمیں اس سے صادر ہونے والے کلام کی اقسام اور ان کے احکام معلوم ہوں۔ یاد رکھئے! ہر کلام کی بنیادی طور پر چار اقسام ہوتی ہیں:

(۱) وہ کلام جس میں نقصان ہی نقصان ہے، جیسے کسی کو گالی دینا، فحش کلامی کرنا وغیرہ......

(۲) وہ کلام جس میں نفع ہی نفع ہو مثلاً فقہی مسائل کی رعایت کرتے ہوئے تلاوتِ قرآن کرنا، درود پاک پڑھنا، نعت پڑھنا، ذکر اللہ عزوجل کرنا، کسی کو نیکی کی دعوت دینا وغیرہ،......

(۳) وہ کلام جو بعض صورتوں میں نفع بخش ہے اور بعض صورتوں میں نقصان دہ جیسے کسی مقتداء (مثلاً پیر یا استاذ) کا اپنی نیکیوں کو اس نیت سے ظاہر کرنا کہ لوگ اس کی پیروی میں ان نیکیوں کو اپنانے کی طرف راغب ہوں گے لیکن اگر اپنی واہ واہ کروانے کی نیت سے نیکیاں ظاہر کیں تو یہ کلام اسے نقصان پہنچائے گا۔

(۴) وہ کلام جس میں نہ تو کوئی نفع ہو اور نہ ہی نقصان، اسے فضول گوئی بھی کہا

جاتا ہے مثلاً موسم وغیرہ پر تبصرہ کرنا مثلاً آج بڑی گرمی ہے، یا ایسے سوالات کرنا جس سے نہ کوئی دنیاوی فائدہ حاصل ہو اور نہ ہی اُخروی۔ مثلاً آپ کی موٹر سائیکل کون سے ماڈل کی ہے؟ (جبکہ اس سوال کا کوئی مقصد نہ ہو۔)

اِن اَقسام کی تفصیل

{1} نقصان دہ کلام:

اس قسم کا کلام کرنا سراسر باعثِ ہلاکت ہے لہذا! اس سے بچنا بے حد ضروری ہے جیسا کہ حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگ تین قسم کے ہیں، ایک غنیمت حاصل کرنے والا، دوسرا محفوظ رہنے والا اور تیسرا ہلاک ہونے والا، غنیمت حاصل کرنے والا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے، محفوظ رہنے والا وہ شخص ہے جو خاموش رہتا ہے اور ہلاک ہونے والا وہ شخص ہے جو باطل میں پڑتا ہے۔'' (شعب الایمان، باب فی الاعراض عن اللغو، رقم ۱۰۸۱۵، ج ۷، ص ۴۱۷)

پیارے اسلامی بھائیو! نقصان دہ کلام کی صورتیں بہت زیادہ ہیں، اختصار کے پیش نظر یہاں منتخب اقسام کی وضاحت کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے۔

پہلی قسم — کلمۂ کفر کہہ دینا

پیارے اسلامی بھائیو! ایک مسلمان کے لئے سب سے قیمتی متاع اس کا ایمان ہے اور ایمان کا مطلب یہ ہے کہ سچے دل سے ان سب باتوں کی تصدیق کرے جن کا تعلق ضروریاتِ دین سے ہو۔ (البحر الرائق، کتاب السیر، باب احکام المرتدین، ج ۵، ص ۲۰۲)

اور ضروریاتِ دین سے مراد دین کے وہ مسائل ہیں جنہیں ہر خاص و عام

جانتا ہو مثلاً اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک ہونا، انبیاء کی نبوت، نماز، روزہ، حج، جنت و دوزخ، قیامت میں اٹھایا جانا، حساب و کتاب ہونا وغیرھا۔ (بہارِ شریعت، حصہ ا، ص ۴۸)

یہ بھی یاد رکھئے کہ کسی ایک بھی ضرورتِ دینی کا انکار کرنا کفر ہوتا ہے اگرچہ بقیہ ضروریاتِ دینیہ کا اقرار کیا جائے۔ (البحر الرائق، ج ۵، ص ۲۰۲)

چنانچہ بلا اکراہِ شرعی، ہوش و حواس میں بغیر خطاء کے زبان سے کسی ضرورتِ دینی کا انکار کرنا یا ایسے الفاظ بولنا جس سے کسی ضرورتِ دینی کا انکار نکلتا ہو کفر ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ "اللہ ہوتا تو میری دعا ضرور سنتا۔" یا کسی نقصان پر یہ کہنا "اللہ نے یہ بڑا ظلم کیا" کفر ہے۔[۱]

لیکن یاد رہے کہ اگر آپ کے سامنے کوئی شخص (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ) ایسا کلمہ کہہ ڈالے جسے علمائے کرام نے کفر قرار دیا ہو تو اُس پر فوری طور پر "کفر کا فتویٰ" لگانے سے بھی پرہیز کریں کہ اسی میں عافیت ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کے سمجھنے میں غلطی ہوئی ہو اور وہ کلمہ کفر نہ ہو یا پھر وہ کلمہ تو کفر ہو لیکن اس کے کہنے والے کو کافر نہیں کہا جاتا، اس لئے راہِ سلامت یہی ہے کہ ایسا شخص احتیاطاً تجدید ایمان کرنے کے بعد فوراً کسی مفتی صاحب سے رابطہ کرے۔ (اس بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب "ایمان کی حفاظت" کا مطالعہ فرمائیں)

---

[۱]: اکراہِ شرعی سے مراد یہ ہے کہ کسی نے کلمۂ کفر کہنے پر اس طرح مجبور کیا کہ اگر تم نے یہ کلمہ نہ کہا تو میں تمہیں مار ڈالوں گا یا جسم کا فلاں حصہ کاٹ ڈالوں گا اور یہ شخص جانتا ہے کہ یہ اپنی دھمکی پر عمل کر گزرے گا تو ایسی حالت میں اسے رخصت دی گئی ہے جبکہ دل میں اطمینان ایمان موجود ہو، ہاں اگر توریہ کر سکتا ہے تو توریہ ہی کرے مثلاً کسی کو معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو بُرا کہنے پر مجبور کیا گیا تو وہ اپنے دل میں کسی دوسرے محمد نامی شخص کا خیال لائے اور اسے بُرا کہہ لے، نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا تصور ہرگز نہ کرے، اور اگر توریہ کرنا جانتا تھا اور اس پر قادر بھی تھا لیکن نہ کیا تو اس پر حکمِ کفر ہے۔ (ماخوذ از شرح فقہ اکبر ص ۲۷۵، بہارِ شریعت، حصہ ۱۵، مسئلہ نمبر ۱۶، ص ۴۶۶)

پیارے اسلامی بھائیو! اگر کوئی شخص کلمہ کفر بکنے کے سبب کافر ہوجائے تو اس کا ایک نقصان تو یہ ہوگا کہ اس کی پچھلی تمام نیکیاں برباد ہوجائیں گی جو توبہ کے بعد بھی واپس نہیں ملیں گی جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

"**وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ** ترجمہ کنز الایمان: اور جو مسلمان سے کافر ہو اس کا کیا دھرا سب اکارت گیا۔" (پ۶، المائدۃ:۵)

اور اگر کسی بدنصیب کو توبہ کی توفیق نہ ملی اور حالتِ کفر میں ہی اس کا انتقال ہوگیا تو اسے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں ڈال دیا جائے گا جیسا کہ سورۂ بقرہ میں ارشاد ہوتا ہے: "**وَمَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَهُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ج وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ** ترجمہ کنز الایمان: اور تم میں جو کوئی اپنے دین سے پھرے پھر کافر ہو کر مرے تو ان لوگوں کا کیا اکارت گیا دنیا میں اور آخرت میں اور وہ دوزخ والے ہیں انہیں اس میں ہمیشہ رہنا۔ (پ۲، البقرۃ:۲۱۷)

اور جہنم کا ہلکے سے ہلکا عذاب بھی برداشت کرنے کی سکت انسان کے ناتواں بدن میں یقیناً نہیں ہے کیونکہ اس کا ہلکا ترین عذاب جس شخص کو ہوگا اسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا دماغ ہانڈی کی طرح کھولنے لگ جائے گا جیسا کہ حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اس کا دماغ کھولنے لگے گا۔"

(صحیح البخاری، باب صفۃ الجنۃ والنار، رقم الحدیث ۶۵۶۱، ص ۱۱۶۵)

لہذا! ہمیں چاہئے کہ پہلی فرصت میں کلماتِ کفریہ کے بارے میں معلومات حاصل کریں پھر اگر سابقہ زندگی میں ہم سے کوئی کلمۂ کفر صادر ہو گیا ہو تو فوراً توبہ کر کے تجدیدِ ایمان کریں اور آئندہ کے لئے اپنی زبان کو ایسے کلمات کی ادائیگی سے بچائیں۔

مدینہ: اس کے لئے امیرِ اہلِ سنت مدظلہ العالی کے رسالے ''اٹھائیس کلمات کفر'' اور مکتبۃ المدینہ کی شائع کردہ کتاب ''ایمان کی حفاظت'' کا مطالعہ فرمائیں۔

دوسری قسم — جھوٹ بولنا

پیارے اسلامی بھائیو! جھوٹ بولنا گناہ کبیرہ ہے اور اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی بات واقع (حقیقت) کے برعکس کہی جائے۔ مثلاً کسی نے پوچھا: کیا آپ دوپہر میں سوئے تھے؟ اور آپ نے نہ سونے کے باوجود جواب دیا: ''جی ہاں، سویا تھا۔'' (حدیقہ ندیہ، ج۲، ص۴۰۰)

جھوٹ سے منع کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''**وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَآءَ لِلّٰهِ** . ترجمۂ کنزالایمان: اور بچو جھوٹی بات سے ایک اللہ کے ہو کر۔'' (پ۱۷، الحج: ۳۰، ۳۱)

ممانعت کے باوجود زبان کی اس آفت سے نہ بچنے والوں کو عذاب کی وعید سناتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''**وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ** ترجمہ کنزالایمان: اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے بدلا ان کے جھوٹ کا۔'' (پ۱، البقرۃ: ۱۰)

جبکہ سرکارِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میں نے دیکھا کہ گویا ایک شخص میرے پاس آیا اور مجھ سے کہا: ''اٹھئے۔'' میں اٹھ کر اس کے ساتھ چل دیا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ دو آدمی تھے ان میں سے ایک کھڑا ہوا تھا جبکہ دوسرا بیٹھا ہوا تھا،

جو کھڑا تھا اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی جس کے آگے لوہا لگا ہوا تھا، وہ اسے بیٹھے ہوئے آدمی کی ایک باچھ میں ڈال کر کھینچتا حتی کہ وہ اس کے کندھے تک آجاتی پھر وہ اسے واپس کھینچتا اور دوسرے باچھ میں ڈال کر اسی طرح کھینچتا پھر جب اسے واپس کھینچتا تو وہ واپس اپنی جگہ آجاتی۔ میں نے لے جانے والے سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو اس نے جواب دیا کہ یہ جھوٹ بولنے والا شخص ہے اسے قیامت تک قبر میں عذاب دیا جاتا رہے گا۔" (صحیح بخاری، کتاب الجنائز، رقم الحدیث ۱۳۸۶، ج ۱، ص ۴۶۷)

جھوٹ کی مذمت کرتے ہوئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

☆ "جھوٹ، انسان کو رُسوا کر دیتا ہے اور چغلی عذابِ قبر کا سبب بنتی ہے۔"

(الترغیب والترہیب کتاب الادب، رقم الحدیث ۲۸، ج ۳، ص ۳۶۸)

☆ "جب بندہ جھوٹ بولتا ہے تو فرشتہ اس کی بدبو سے ایک میل دور ہو جاتا ہے۔"

(الترغیب والترہیب کتاب الادب، رقم الحدیث ۳۰، ج ۳، ص ۳۶۹)

☆ "سچ بولنا نیکی ہے اور نیکی جنت میں لے جاتی ہے اور جھوٹ بولنا فسق و فجور ہے اور فسق و فجور دوزخ میں لے جاتا ہے۔"

(مسلم، کتاب الادب، باب قبح الکذب، رقم ۲۶۰۷، ص ۱۴۰۵)

پیارے اسلامی بھائیو!

صد افسوس کہ آج کثرت سے جھوٹ بولنے کو کمال اور ترقی کی علامت اور سچ کو بے وقوفی اور ترقی میں رکاوٹ تصور کیا جاتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات تو مذموم مقاصد کے لئے جھوٹی قسم اٹھانے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ یاد رکھئے کہ یہ بھی گناہِ کبیرہ ہے جیسا کہ حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "کبیرہ گناہ

تین ہیں، شرک، والدین کی نافرمانی، جھوٹی قسم اور کسی کو قتل کرنا۔''

(بخاری، کتاب الایمان والنذور، رقم الحدیث ۶۶۷۵، ج۴، ص۲۹۵)

اور حضرت سیدنا ابو اُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو اپنی قسم کے ذریعے کسی مسلمان کا حق چھینے تو اللہ اس پر جہنم کو واجب اور جنت کو حرام کر دے گا۔'' صحابہ نے عرض کیا: ''یارسول اللہ! اگر وہ معمولی شئی ہوتو؟'' فرمایا: ''اگرچہ لوبان ہی ہو۔'' (مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث ۱۳۷، ص۸۲)

پیارے اسلامی بھائیو! جھوٹ بولنے والا دنیا میں چاہے کتنی ہی کامیابیاں سمیٹ لے، آخرت میں اسے خسارے کا سامنا کرنا پڑے گا اور خسارۂ آخرت سے بڑھ کر انسان کے لئے کوئی مصیبت نہیں ہے۔ لہذا! ہمیں چاہئے کہ اپنی زبان کو جھوٹ بولنے سے محفوظ رکھیں لیکن یاد رہے کہ تین مقامات پر ضرورت کے سبب جھوٹ بولنے کی شریعت کی جانب سے رخصت بھی دی گئی ہے جیسا کہ

حضرتِ سیدتنا ام کلثوم رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بظاہر غلط بیانی کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا سوائے تین مقامات کے، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''(۱) میں اس شخص کو جھوٹا شمار نہیں کرتا جو لوگوں کے درمیان صلح کروائے اور ایسی بات کہے جس کا مقصد صرف اصلاح ہو، (۲) اور وہ آدمی جو جنگ کے دوران کوئی بات کہے، (۳) اور آدمی اپنی بیوی سے کچھ کہے یا بیوی اپنے خاوند سے کچھ کہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم الحدیث ۴۹۲۱، ج۴، ص۳۶۶)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ''تین صورتوں میں جھوٹ بولنا جائز ہے یعنی اس میں گناہ نہیں، ایک جنگ کی صورت میں کہ یہاں اپنے

مدِ مقابل کو دھوکا دینا جائز ہے، اسی طرح ظالم جب ظلم کرنا چاہتا ہے تو اس کے ظلم سے بچنے کے لئے بھی جائز ہے، دوسری صورت یہ ہے کہ دو مسلمانوں میں اختلاف ہے اور یہ ان دونوں میں صلح کروانا چاہتا ہے مثلاً ایک کے سامنے یہ کہتا ہے کہ وہ تمہیں اچھا جانتا ہے اور تمہاری تعریف کرتا تھا، اس نے تمہیں سلام کہلا بھیجا ہے اور دوسرے کے پاس بھی اسی قسم کی باتیں کرے تاکہ دونوں میں عداوت کم ہو جائے اور صلح ہو جائے اور تیسری صورت یہ ہے کہ بیوی کو خوش کرنے کے لئے کوئی بات خلافِ واقع کہہ دے۔''

(بہارشریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۱، ص ۶۳۸)

مسئلہ:

اگر سچ بولنے میں فساد پیدا ہوتا ہو تو اس صورت میں بھی جھوٹ بولنا جائز ہے اور اگر جھوٹ بولنے میں فساد ہوتا ہو تو حرام ہے اور شک ہو کہ معلوم نہیں کہ سچ بولنے میں فساد ہو گا یا جھوٹ بولنے میں ہو گا جب بھی جھوٹ بولنا حرام ہے۔

(بہارشریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۶، ص ۶۳۸)

مسئلہ:

بعض صورتوں میں کذب واجب ہے جیسے کسی بے گناہ کو ظالم شخص قتل کرنا چاہتا ہے یا ایذاء (یعنی تکلیف) دینا چاہتا ہے، وہ ڈر سے چھپا ہوا ہے۔ ظالم نے کسی سے دریافت کیا کہ وہ کہاں ہے تو یہ کہہ سکتا ہے کہ ''مجھے نہیں معلوم'' اگرچہ جانتا ہو، یا کسی کی امانت اس کے پاس ہے، کوئی اسے چھیننا چاہتا ہے (اور اس سے) پوچھتا ہے کہ امانت کہاں ہے؟ (تو) یہ انکار کر سکتا ہے کہ میرے پاس اس کی امانت نہیں (ہے)۔

(بہارشریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۴، ص ۶۳۸)

مسئلہ:

جس قسم کے مبالغہ کا عادۃً رواج ہے،لوگ اسے مبالغہ پر ہی محمول کرتے ہیں اس کے حقیقی معنی مراد نہیں لیتے ،وہ جھوٹ میں داخل نہیں مثلاً یہ کہا کہ ''میں تمہارے پاس ہزار مرتبہ آیا یا ہزار مرتبہ میں نے تم سے کہا۔'' یہاں ہزار کا عدد مراد نہیں بلکہ کئی مرتبہ آنا اور کہنا مراد ہے۔(لیکن) یہ لفظ ایسے موقع پر نہیں بولا جائے گا کہ ایک ہی مرتبہ آیا ہو یا ایک ہی مرتبہ کہا ہو،اور اگر ایک مرتبہ آیا اور یہ کہہ دیا کہ میں ہزار مرتبہ آیا تو جھوٹ ہے۔(بہارشریعت،حصہ ۱۶،مسئلہ نمبر ۷،ص ۶۳۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تیسری قسم جھوٹی گواہی دینا

کسی کے خلاف جھوٹی گواہی دینا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، اس کی مذمت کرتے ہوئے سرورِ عالم ﷺ نے ایک مرتبہ صبح کی نماز پڑھنے کے بعد تین مرتبہ فرمایا:''جھوٹی گواہی ،شرک کے برابر ہے، پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

'' فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ

ترجمۂ کنزالایمان: تو دور ہو بتوں کی گندگی سے اور بچو جھوٹی بات سے۔

(پ ۱۷،الحج:۳۰)

ایک مقام پر تین مرتبہ ارشاد فرمایا:''سن لو! تمہیں سب سے بڑے گناہوں کے بارے میں بتاتا ہوں۔(۱) شرک (۲) والدین کی نافرمانی (۳) جھوٹی گواہی''

(صحیح البخاری،کتاب الادب،رقم:۵۹۷۶،ج ۴،ص ۹۵)

لہذا! جب بھی کسی معاملے میں گواہی دینے کی ضرورت پیش آئے تو سچی گواہی ہی دینی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چوتھی قسم جھوٹے خواب گھڑ کر سنانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر دلعزیز بننے کے چکر میں یا کسی اور غرضِ فاسد کے لئے جھوٹے خواب گھڑ کر سناتے ہیں جو کہ ناجائز ہے، جیسا کہ

مکی مدنی سلطان رحمت عالمیان ﷺ نے فرمایا: ''تین شخص جنت کی خوشبو سے محروم ہوں گے (۱) اپنے باپ کے علاوہ دوسرے سے نسب کا دعوی کرنے والا (۲) مجھ پر جھوٹ باندھنے والا (۳) جھوٹا خواب سنانے والا۔''

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، رقم الحدیث ۳۵۳۲، ج ۳، ص ۴۳۱)

☆ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جو جھوٹا خواب سنائے اسے جو کے دو دانوں میں گانٹھ لگانے کی تکلیف دی جائے گی جو یہ نہیں کر سکے گا''۔ (صحیح البخاری، کتاب التعبیر، رقم الحدیث ۷۰۴۲، ج ۴، ص ۴۲۲)

لہذا! اگر کوئی اس عادتِ بد میں مبتلاء ہو تو فوری طور پر توبہ کرے اور آئندہ کے لئے جھوٹے خواب گھڑ کر سنانے سے باز رہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

پانچویں قسم — ہر سنی سنائی بات آگے بڑھا دینا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر سنی سنائی بات کو بلا تحقیق آگے بڑھا دینا ممنوع ہے،

جیسا کہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''انسان کے جھوٹا ہونے کیلئے یہ بات کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کر دے۔''

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث ۵، ص ۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

چھٹی قسم — غیبت کرنا اور بہتان لگانا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت سے مراد یہ ہے کہ اپنے زندہ یا مردہ مسلمان بھائی کے پوشیدہ عیوب کو (جن کا دوسروں کے سامنے ظاہر ہونا اُسے ناپسند ہو) اس کی برائی کے طور پر ذکر کیا جائے، اور اگر وہ بات اس میں موجود نہ ہو تو اسے بہتان کہتے ہیں۔ مثلاً ''مجھے بے وقوف بنا رہا تھا''، ''اس کی نیت خراب ہے''، ''ڈرامہ باز ہے'' وغیرہ

(ماخوذ از بہارِ شریعت، حصہ ۱۶، ص ۱۴۹)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: ''تمہیں معلوم ہے غیبت کیا چیز ہے؟'' لوگوں نے عرض کی: ''اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا بہتر علم ہے۔'' ارشاد فرمایا: ''غیبت یہ ہے کہ تم اپنے بھائی کے بارے میں ایسی بات کہو جو اسے بری لگے۔'' کسی نے عرض کی: ''اگر میرے بھائی میں وہ برائی موجود ہو تو اس کو بھی کیا غیبت کہا جائے گا؟'' ارشاد فرمایا: ''جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہو جبھی تو غیبت ہے اور اگر تم ایسی بات کہو جو

اس میں موجود نہ ہوتو یہ بہتان ہے۔''

(مسلم، کتاب البر والصلۃ ، باب تحریم الغیبۃ ،رقم ۲۵۸۹،ص ۱۳۹۷)

پیارے اسلامی بھائیو! غیبت اس قدر بُرا کام ہے کہ اسے اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی گئی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

''**وَلَا یَغۡتَبۡ بَّعۡضُکُمۡ بَعۡضًا ؕ اَیُحِبُّ اَحَدُکُمۡ اَنۡ یَّاۡکُلَ لَحۡمَ اَخِیۡہِ مَیۡتًا فَکَرِہۡتُمُوۡہُ**۔ ترجمہ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کی غیبت نہ کرو کیا تم میں کوئی یہ پسند رکھے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے، تو یہ تمہیں گوارا نہ ہوگا۔(پ ۲۶، الحجرات:۱۲)

افسوس صد افسوس ! آج مسلمانانِ عالم کی اکثریت زبان کی اس آفت میں مبتلاء ہے۔شاید ہی کوئی مجلس اس گناہ کے ارتکاب سے خالی ہوتی ہو، محض وقت گزاری کی خاطر کسی غائب شخص کو ہدف بنا کر اس کی خوب غیبت کی جاتی ہے پھر اگر اس شخص کو اس کی خبر ہو جائے تو وہ بھی جوابی کاروائی کے طور پر اپنی غیبت کرنے والوں کی غیبت کرتا ہے اور یوں گناہوں کا بازار گرم ہونے کے ساتھ ساتھ گھر گلی اور محلہ میدانِ کارزار کی صورت اختیار کر لیتے ہیں ۔سب سے تشویش ناک پہلو یہ ہے کہ بعض اوقات غیبت کرنے کے باوجود اسے غیبت تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا جاتا ہے جسے علمائے کرام نے کفر قرار دیا ہے چنانچہ صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت حصہ ۱۶ ص ۶۴۶ پر نقل فرماتے ہیں کہ ''ایک شخص غیبت کر رہا ہے، اس سے کہا گیا کہ غیبت نہ کرو، وہ کہنے لگا: یہ غیبت نہیں میں سچا ہوں ۔'' تو یہ کفر ہے کیونکہ اس شخص نے ایک حرام

قطعی کو حلال بتایا الخ۔ لیکن یادر ہے کہ کہنے والا اسی صورت میں کافر ہوگا جب اسے غیبت کے حرامِ قطعی ہونے کا علم ہواور وہ غیبت کی تعریف بھی جانتا ہو۔

(ماخوذ از رسالہ ''غیبت کی تباہ کاریاں''، ص۱۵)

پیارے اسلامی بھائیو!

غیبت کرنے والے کو آخرت میں اپنی زبان کی بے احتیاطی کا وبال بھگتنا پڑے گا، جیسا کہ

(1) سرکارِ دو عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میں نے معراج کی رات میں لوگوں کو اس حال میں دیکھا کہ وہ جہنم میں اپنے ناخنوں سے اپنے چہروں کو نوچ رہے ہیں، میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا: ''یہ کون لوگ ہیں؟'' تو انہوں نے بتایا: ''یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں لوگوں کی غیبت اور آبرو ریزی کیا کرتے تھے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی الغیبۃ، رقم ۴۸۷۸، ج۴، ص۳۵۳)

(2) حضرتِ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے دن ایک شخص کو اسکا نامۂ اعمال پڑھنے کیلئے دیا جائے گا، وہ اسے دیکھ کر کہے گا: ''اے میرے رب! میری فلاں فلاں نیکیاں کہاں ہیں جو میں نے کی تھیں؟'' رب تعالیٰ فرمائے گا کہ ''لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے میں نے تیرے نامۂ اعمال سے وہ نیکیاں مٹا دی ہیں۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۳۰، ج۳، ص۳۳۲)

(3) حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''جو دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھاتا ہے بروزِ قیامت وہ گوشت اسکے پاس لایا

جائے گا اور کہا جائے گا، اس مردے کے گوشت کو اسی طرح کھاؤ جس طرح اسکی زندگی میں اس کا گوشت کھاتے تھے۔ جب وہ اس حکم کی وجہ سے کھائے گا تو پریشان ہو جائے گا اور چیختا رہے گا۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الادب، رقم الحدیث ۱۳۱۲۹، ج ۸، ص ۱۷۳)

پیارے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک کو چاہئے کہ وہ ان اخروی پریشانیوں سے بچنے کے لئے غیبت سے مکمل پرہیز کرے اور سابقہ زندگی میں کی گئی غیبت کی معافی طلب کرے اور اگر اس شخص کو غیبت کی خبر ہو چکی ہو جس کی غیبت کی تھی تو اس سے بھی معافی مانگنا ضروری ہے۔ (غیبت کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے امیرِ اہلِ سنت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس قادری مدظلہ العالی کے مکتوب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کا مطالعہ فرمائیں۔)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

ساتویں قسم — چغلی کھانا

علامہ نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''لوگوں میں فساد ڈالنے کیلئے ایک کی بات دوسرے کو بتانا ''چغلی'' ہے۔ کسی ضرورتِ شرعی کے بغیر چغلی کرنا حرام ہے مثلاً جسے بات پہنچا رہا ہے نہ پہنچانے میں اسے نقصان ہوگا تو بات بتانا واجب ہے کیونکہ اب یہ چغلی نہیں خیر خواہی ہوگی۔ (حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۴۲۷)

افسوس! آج ہمارے معاشرے میں یہ مرض بھی عام ہے۔ بدقسمتی سے بعض لوگوں میں یہ مرض اتنی ترقی پا چکا ہوتا ہے کہ لاکھ کوشش کے باوجود اس کا علاج نہیں ہو پاتا۔ اس قسم کے لوگ جب تک اپنی لگائی ہوئی آگ سے کسی کا نشیمن جلتے ہوئے نہ دیکھ لیں انہیں کسی کروٹ چین نہیں آتا اور نہ ہی یہ ایک معرکہ سر کرنے کے بعد دوسرے

میدان کی طرف بڑھ جانے میں تاخیر کرتے ہیں۔ایسوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ چغل خوری کی مذمت میں رحمٰن عزوجل اور اس کے حبیب ﷺ کے فرامین ملاحظہ کریں اور چغل خوری کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات سے بچنے کے لئے اپنی آنکھیں بند ہونے سے پہلے کامل توبہ کی سعادت حاصل کرلیں۔

چغل خوری کی مذمت بیان کرتے ہوئے رب تعالیٰ فرماتا ہے:

''وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ 0 هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۭ بِنَمِيْمٍ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا۔'' (پ۲۹، القلم: ۱۰، ۱۱)

جبکہ،......(۱) حضرتِ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا: ''غیبت اور چغلی ایمان کو اس طرح قطع کردیتی ہیں جیسے چرواہا درخت کو کاٹ دیتا ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۲۸، ج ۳، ص ۳۳۲)

(۲) حضرتِ سیدتنا اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''اللہ تعالیٰ کے بدترین بندے وہ ہیں جو لوگوں میں چغلی کھاتے پھرتے ہیں اور دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتے ہیں۔''

(مسند احمد، رقم ۲۷۶۷۰، ج ۱۰، ص ۴۴۲)

(۳) حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ''میرے نزدیک تم میں سب سے پسندیدہ لوگ وہ ہیں جو تم میں بہترین اخلاق والے نرم دل، لوگوں سے محبت کرنے والے اور جن سے لوگ محبت کرتے ہونگے اور تم

میں میرے نزدیک سب سے ناپسندیدہ لوگ وہ چغل خور ہیں جو دوستوں کے درمیان تفرقہ ڈالتے اور پاک دامن لوگوں میں عیب ڈھونڈتے ہونگے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادب، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم ۱۲۶۶۸، ج۸، ص۴۷)

(۴) حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔''

(صحیح البخاری، کتاب الادب، باب ما یکرہ من النمیمۃ، رقم الحدیث ۶۰۵۶، ج۴، ص۱۱۵)

(۵) حضرتِ سیدنا علاء بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''غیبت کرنے والوں، چغل خور اور پاکباز لوگوں پر عیب لگانے والوں کا حشر کتوں کی صورت میں ہوگا۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۱۰، ج۳، ص۳۲۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

آٹھویں قسم کسی پر تہمت باندھنا

بلا ثبوتِ شرعی کسی مسلمان پر الزامِ گناہ جائز نہیں بالخصوص کسی پر زنا کا الزام لگانا، جس کی شرعی سزا یہ ہے کہ اگر کسی پر زنا کا الزام لگانے والا اگر اپنے دعوے کو شرعاً ثابت نہ کر سکے تو اسے ۸۰ کوڑے لگائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِیْنَ جَلْدَةً وَّ لَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ج وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ترجمہ کنز الایمان: اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ معائنہ کے

نہ لائیں تو انہیں اسّی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی نہ مانو اور وہی فاسق ہیں۔''

(پ ۱۸، النور: ۴)

نوٹ: اس مسئلے کی تفصیل کے لئے بہارِ شریعت حصہ ۹ کا مطالعہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

نویں قسم — لعنت بھیجنا

کسی کو اللہ کی رحمت سے دور کہنا اور کرنا ''لعنت'' کہلاتی ہے۔یقین کے ساتھ کسی پر بھی لعنت کرنا جائز نہیں چاہے وہ کافر ہو یا مومن، گنہگار ہو یا فرمانبردار کیونکہ کسی کے خاتمہ کا حال کوئی نہیں جانتا۔(حدیقہ ندیہ، ج ۲، ص ۲۳۰)

فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ ''لعنت بہت سخت چیز ہے، ہر مسلمان کو اس سے بچایا جائے بلکہ کافر پر بھی لعنت جائز نہیں جب تک اس کا کفر پر مرنا قرآن وحدیث سے ثابت نہ ہو۔'' (جلد ۱۰، نصف ثانی، ص ۲۵۵ بتغیر مّا)

ہمارے معاشرے میں بات بات پر لعنت ملامت کرنے کا مرض بھی عام ہے اور علم دین سے محرومی کے باعث اس میں کوئی حرج بھی نہیں سمجھا جاتا حالانکہ کسی مؤمن کو لعنت کرنا اسے قتل کرنے کے مترادف ہے جیسا کہ حضرتِ سیدنا ضحاک سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا: ''کسی مومن پر لعنت کرنا اسے قتل کرنے کی طرح ہے۔'' (صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذر، رقم الحدیث ۶۶۵۲، ج ۴، ص ۲۸۹)

اور کسی پر لعنت کرنا مؤمن کی شان کے بھی منافی ہے جیسا کہ حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''مومن لعن طعن

اورفحش کام نہیں کرتا۔'' (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، رقم الحدیث۱۹۸۴، ج۳،ص۳۹۳)

کسی کو لعن طعن کرنے کی عادت پالنے والے بھائی اس حدیث پر غور کریں:

حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ جب لعنت کرتا ہے وہ آسمان کی طرف جاتی ہے تو وہاں کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں، پھر یہ زمین کی طرف لوٹتی ہے تو زمین کے دروازے بھی بند کردیئے جاتے ہیں اور یہ دائیں بائیں کہیں سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے، جب کوئی راستہ نہیں پاتی تو جس پر بھیجی گئی وہ اہل ہو تو اس کی طرف لوٹتی ہے ورنہ لعنت بھیجنے والے پر واپس آتی ہے۔'' (سنن ابی داوٗد، کتاب الادب، رقم الحدیث۴۹۰۵، ج۴،ص۳۶۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

دسویں قسم گالی دینا

امام اہلِ سنت الشاہ مولانا احمد رضاخان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''کسی مسلمان جاہل کو بھی بے اذن شرع گالی دینا حرام قطعی ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج۱۰،نصف اول،ص۱۴۰)

حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا فسق (گناہ) ہے۔'' (مسلم، کتاب الایمان، رقم۱۱۶،ص۵۲)

حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث۳، ج۳،ص۳۱۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

گیارھویں قسم فحش کلامی کرنا

فحش کلامی سے مراد یہ ہے کہ ان باتوں کو واضح الفاظ میں ذکر کر دیا جائے جن کا صراحۃً اظہار برا سمجھا جاتا ہو مثلاً جماع کی کیفیات یا پوشیدہ امراض کو (بلا حاجتِ شرعی) بیان کرنا۔(احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ص ۱۵۱)

مکی مدنی سلطان رحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ فحش گوئی اور بدزبانی کو پسند نہیں فرماتا۔'' (مسلم، رقم ۲۱۶۵، ص ۱۱۹۳)

بدقسمتی سے فحش کلامی کے شوقین بھی ہمارے معاشرے میں کثرت سے پائے جاتے ہیں جو حصولِ لذت اور دوستوں کی محفلیں گرمانے کے لئے شہوت بھری گفتگو کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔فحش گوئی کا سہارا لے کر دادو تحسین سمیٹنے والے یاد رکھیں کہ اس کا انجام بہت بُرا ہے، چنانچہ

☆ شہنشاہ ابرار، جناب احمدِ مختار ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے کہ ''چار طرح کے جہنمی کھولتے پانی اور آگ کے درمیان بھاگتے پھرتے اور ویل وثبور (یعنی ہلاکت) مانگتے ہوں گے، ان میں سے ایک ایسا شخص بھی ہوگا جس کے منہ سے خون اور پیپ بہتے ہوں گے۔جہنمی کہیں گے: ''اس بدبخت کو کیا ہوا کہ ہماری تکلیف میں اضافہ کیئے دیتا ہے؟'' جواب ملے گا: ''یہ بدنصیب، خبیث اور بری بات کی طرف متوجہ ہوکر لذت اٹھاتا تھا مثلاً جماع کی باتوں سے۔''

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان، ج ۹، ص ۱۸۷)

☆ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرم وحیا ایمان کا حصہ ہے اور ایمان والا جنت میں جائے گا اور بے حیائی، فحش گوئی برائی کا حصہ ہے اور برائی والا دوزخ میں جائے گا۔'' (ترمذی، کتاب البر والصلۃ، رقم ۲۰۱۶، ج ۳، ص ۴۰۶)

☆ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فحش گو پر جنت میں داخل ہونا حرام ہے۔'' (اتحاف السادۃ للمتقین، کتاب آفات اللسان، ج ۹، ص ۱۸۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

بارھویں قسم — طعنہ زنی کرنا

طعنہ زنی کر کے دوسروں کا جگر چھلنی کرنا بھی بعض لوگوں کا وطیرہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''**وَلَا تَلۡمِزُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ** ترجمۂ کنز الایمان: اور آپس میں طعنہ نہ کرو۔'' (پ ۲۶، الحجرات: ۱۱)

جبکہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مکی مدنی سلطان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی کو کسی گناہ پر عار دلائی مرے گا نہیں جب تک اس گناہ میں مبتلا نہ ہو۔'' ایک روایت میں ہے کہ ''اس گناہ پر عار دلائی جس سے توبہ کر چکا۔''

(سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم الحدیث ۲۵۱۳، ج ۴، ص ۲۲۷)

اور حضرت واثِلۃ بن اَسقع سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اپنے بھائی کو عار نہ دلاؤ کہ اسے چھٹکارا دیکر تمہیں مبتلا کر دیا جائے۔''

(سنن الترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم الحدیث ۲۵۱۴، ج ۴، ص ۲۲۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تیرھویں قسم تقدیر میں بحث کرنا

تقدیر میں بحث کرنے کی بھی حدیثِ پاک میں ممانعت کی گئی ہے چنانچہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم لوگ تقدیر کے مسئلہ میں بحث کرر ہے تھے کہ رسول خدا ﷺ تشریف لے آئے تو شدت غضب سے آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا کہ گویا انار کے دانے آپ کے رخسار مبارکہ پر نچوڑ دیئے گئے ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا:''کیا تم کواسی کا حکم دیا گیا ہے؟ کیا میں تمہاری طرف اسی چیز کے ساتھ بھیجا گیا ہوں؟ تم سے پہلی قومیں قضا وقدر کے مسئلہ میں مباحثہ کے سبب ہلاک ہوئیں ، میں تمہیں قسم دیتا ہوں اور مکرر قسم دیتا ہوں آئندہ اس مسئلے میں کبھی بحث نہ کرنا۔''

(ترمذی، کتاب القدر، رقم ۲۱۴۰، ج ۴، ص ۵۱)

مسئلہ:

قضاوقدر کے مسائل عام لوگ نہیں سمجھ سکتے اس میں زیادہ غور وفکر کرنا دین و ایمان کے تباہ ہونے کا سبب ہے۔حضرتِ سیدنا ابوبکر صدیق وعمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما جیسے جلیل القدر صحابہ بھی اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے تو پھر ہم لوگ کس گنتی میں ہیں۔اتنا سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پتھر اور دیگر جمادات کے مثل بے حس وحرکت پیدا نہیں کیا بلکہ اس کو ایک قسم کا اختیار دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے نہ کرے اور اس کے ساتھ عقل بھی دی ہے کہ بھلے برے نفع ونقصان کو پہچان سکے

اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیئے کہ جب آدمی کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اس پر مواخذہ ہے اپنے کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ا، ص ۲۶ ملخصاً)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چودھویں قسم بغیر علم کے فتویٰ دینا

ہمارے معاشرے میں ایسے افراد کی بھی کمی نہیں ہے جو علمِ دین سے بے بہرہ ہونے کے باوجود دینی مسائل میں رائے زنی کو اپنا حق تصور کرتے ہیں اور لوگوں کو غلط مسائل بتانے میں ذرا جھجھک محسوس نہیں کرتے حالانکہ معلِّمِ اعظم ﷺ نے فرمایا، ''جو بغیر علم کے فتویٰ دے، اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت کرتے ہیں۔''

(کنز العمال، رقم ۲۹۰۱۴، ج ۱۰، ص ۸۴)

امامِ اہل سنت الشاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''جاہل پر سخت حرام ہے کہ فتویٰ دے۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۲۷۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

پندرھویں قسم مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا

مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا بھی آج کے جدید معاشرے میں معیوب نہیں سمجھا جاتا حالانکہ مدنی آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا، ''قرآن پاک پڑھنے، ذکرُ اللہ عزوجل

کرنے ،اور بھلائی کی بات پوچھنے یا بتانے کے سوا ہر بات مسجد میں فضول ہے۔''

(کنز العمال، کتاب الصلوٰۃ، رقم ۲۰۸۳۶، ج ۷، ص ۲۷۳)

(۱) حضرتِ سیدنا حسن بصری رضی اللہ عنہ سے بطریق مرسل روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ مسجدوں کے اندر دنیا کی باتیں کریں گے تو اس وقت تم ان لوگوں کے پاس نہ بیٹھنا۔ خدائے تعالیٰ کو ان لوگوں کی کچھ پروا نہیں۔'' (شعب الایمان، باب فی الصلوٰۃ، رقم ۲۹۶۲، ج ۳، ص ۸۷)

(۲) حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جسے مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرتے دیکھو تو دعا کرو کہ وہ چیز اسے نہ ملے کیونکہ مساجد ان کاموں کیلئے نہیں بنیں''۔

(مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن نشد الضالۃ فی المسجد و ما یقولہ، رقم الحدیث ۵۶۸، ص ۲۸۴)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ سلطانِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم کسی کو مسجد میں خرید و فروخت کرتے دیکھو تو کہو: اللہ تجھے اس تجارت میں نفع نہ دے اور جب کسی کو گمشدہ چیز تلاش کرتے دیکھو تو کہو، اللہ کرے تجھے یہ چیز نہ ملے''۔

(ترمذی کتاب البیوع، باب النھی عن البیع فی المسجد، رقم الحدیث ۱۳۲۵، ج ۳، ص ۵۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

سولہویں قسم　　گانے گانا

امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے ساز کے ساتھ گائے جانے والا مروّجہ گانے کو حرام قرار دیا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، ص ۵۴)

بے شمار خرابیوں کے اس مجموعے کو ماڈرن مفکر روح کی غذا قرار دیتے ہیں حالانکہ اس کا شمار لہو ولعب میں ہوتا ہے جس کی قرآن مجید میں مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

"وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ ترجمۂ کنزالایمان: اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے۔ (پ ۲۱، لقمٰن: ۶)

جبکہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"گانا نفاق کو ایسے اگاتا ہے جیسے پانی گھاس اگاتا ہے۔"

(کنز العمال، کتاب اللھو واللعب، رقم الحدیث ۴۰۶۵۱، ج ۱۵، ص ۹۵)

اور... حضرت ابواُمامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جب بندہ گاتا ہے اللہ اس پر دو شیطان مسلط کر دیتا ہے جو اسکے کندھوں پر بیٹھ کر اس کے چپ ہونے تک اپنی ایڑھیوں سے اس کے سینے پر مارتے رہتے ہیں۔"

(تفسیرات احمدیہ، ص ۶۰۱)

اس حدیث پاک کو پیشِ نظر رکھا جائے تو گانے والوں کی اچھل کود اور بے ہنگم حرکات وسکنات کی وجہ بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی

اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

سترھویں قسم نوحہ کرنا

نوحہ سے مراد یہ ہے کہ میت کے اوصاف مبالغہ کے ساتھ بیان کر کے آواز سے رویا جائے، اسے بین بھی کہتے ہیں اور یہ بالاجماع حرام ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۴، مسئلہ نمبر ۱۷، ص ۳۵۷)

اس کی مذمت کرتے ہوئے سید دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) ''جو گریبان پھاڑے، چہرہ پیٹے اوراور جاہلیت کی پکار پکارے وہ ہم میں سے نہیں۔'' (سنن الترمذی، کتاب الجنائز، رقم الحدیث ۱۰۰۱، ج ۲، ص ۳۰۳)

(۲) ''جو آنسو آنکھ اور دل سے ہو تو وہ اللہ کی طرف سے ہے اور رحمت ہے اور جو ہاتھ اور زبان سے ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے۔''

(مشکوۃ، کتاب الجنائز، رقم ۱۷۴۸، ج ۱، ص ۴۸۶)

اگر کسی کے گھر کوئی میت ہو جائے تو علمِ دین سے محروم اس گھر اور آس پڑوس کی خواتین نوحہ کرنے کو لازم تصور کرتی ہیں، اگر کوئی اسلامی بہن اس مکروہ کام میں ان کا ساتھ نہ دے تو اس پر طعن و تشنیع کے تیر برسا کر اس بیچاری کی خوب دل آزاری کی جاتی ہے۔ایسی خواتین یاد رکھیں کہ اس کی اُخروی سزا بہت کڑی ہے جیسا کہ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ''نوحہ کرنے والی عورت اگر بغیر توبہ کیے مر جائے تو قیامت کے دن اسے گندھک کی قمیص اور خارش کی چادر پہنائی جائے گی''۔

(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، رقم الحدیث ۹۳۴، ص ۴۶۵)

مدینہ:

رقتِ قلبی کی وجہ سے بلا آواز رونے میں کوئی قباحت نہیں ہے، سرکارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''یاد رکھو! بے شک اللہ عزوجل نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرتا ہے نہ دل کے غم پر (پھر زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا) ہاں اس پر عذاب یا رحم فرماتا ہے۔''
(صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب البکاء علی المیت، رقم ۹۲۴ ص ۴۲۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

اٹھارھویں قسم دوسروں کے راز فاش کرنا

زبان کی ایک آفت لوگوں کے راز فاش کرنا بھی ہے اور یہ ایک طرح کی خیانت ہے جو کہ ممنوع ہے کیونکہ اس سے اس شخص کو تکلیف پہنچتی ہے جس کا راز فاش کیا جائے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ''جب دو شخص آپس میں ایک دوسرے کو راز داں بنائیں تو ایک کیلئے دوسرے کا وہ راز فاش کرنا جائز نہیں جسکا فاش ہونا پہلے کو ناگوار گزرے''۔ (شعب الایمان، رقم الحدیث ۱۱۱۹۱، ج ۷، ص ۵۲۰)

جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ کونین ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص کی بات دوسرے کے پاس امانت ہے۔''
(سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی ان المجالس امانۃ، رقم الحدیث ۱۹۶۶، ج ۳، ص ۳۸۶)

اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''روز قیامت اللہ کے نزدیک سب سے بُرا وہ ہوگا جو اپنی بیوی سے یا جو بیوی اپنے شوہر سے

قضائے شہوت کرے اور ان میں سے کوئی اپنے ہمسفر کا راز فاش کردے‘‘۔

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب تحریم افشاء سر المرأۃ، رقم الحدیث ۱۴۳۷، ص ۷۵۳)

لیکن تین قسم کی باتوں کو ظاہر کرنا جائز ہے جیسا کہ......

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’مجالس امانت ہیں سوائے تین قسم کی مجالس کے، (۱) جس مجلس میں کسی کو ناحق قتل کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہو (۲) حرام جماع کا منصوبہ بنا ہو (۳) ناحق مال لینے کا منصوبہ بنا ہو۔‘‘

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم الحدیث ۴۸۶۹، ج ۴، ص ۳۵۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

انیسویں قسم — بلا حاجت سوال کرنا

بلا حاجت کسی بھی مسلمان کو سوال کرنے (یعنی بھیک مانگنے) کی شریعت کی جانب سے اجازت نہیں ہے۔ بھیک کی مذمت میں کئی احادیث مروی ہیں چنانچہ

(1) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’آدمی ہمیشہ لوگوں سے بھیک مانگتا رہے گا یہاں تک کہ قیامت کے دن وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی بوٹی نہ ہوگی، نہایت بے آبرو ہو کر آئے گا۔‘‘

(بخاری، کتاب الزکوۃ، رقم ۱۴۷۴، ج ۱، ص ۴۹۹)

(2) حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ شفیع محشر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’تم میں سے جو شخص اپنی رسی لے کر اور لکڑیوں کا ایک گٹھا پیٹھ پر لاد کر لائے اور ان کو

بیچے اور اللہ تعالیٰ بھیک مانگنے کی ذلت سے اس کے چہرے کو بچائے تو یہ بہتر ہے اس بات سے کہ لوگوں سے بھیک مانگے اور وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔

(بخاری، کتاب الزکوۃ، رقم ۱۴۷۱، ج ۱، ص ۴۹۷)

(3) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بھیک مانگنا ایک قسم کی خراش ہے کہ آدمی بھیک مانگ کر اپنے منہ کو نوچتا ہے تو جو چاہے اپنے منہ پر خراش کو نمایاں کرے اور جو چاہے اس سے اپنا چہرہ محفوظ رکھے۔'' ہاں اگر آدمی صاحب سلطنت سے اپنا حق مانگے یا ایسے امر میں سوال کرے کہ اس سے چارہ کار نہ ہو تو جائز ہے۔''

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکوٰۃ، باب ما تجوز فیہ المسألۃ، رقم الحدیث ۱۶۳۹، ج ۲، ص ۱۶۸)

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مال بڑھانے کے لیے لوگوں سے بھیک مانگتا ہے وہ گویا انگارہ مانگتا ہے تو اس کو اختیار ہے کہ بہت مانگے یا کم مانگے۔ (مسلم، کتاب الزکوۃ، رقم ۱۰۴۱، ص ۵۱۸)

(5) حضرتِ سیدنا کبشہ انماری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: ''میں تین باتوں میں قسم اٹھاتا ہوں اور تمہیں ایک کام کی بات بتاتا ہوں اسے یاد کرلو (۱) صدقہ بندے کے مال میں کمی نہیں کرتا (۲) جس بندے پر ظلم کیا جائے اور وہ اس پر صبر کرے اللہ عزوجل اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا (۳) جس بندے نے سوال کا دروازہ کھولا اللہ عزوجل اس پر فقر کا دروازہ کھول دے گا۔''

(ترمذی، کتاب الزھد، باب ما جاء مث الدنیا اربعۃ نفر، رقم ۲۳۳۲، ج ۴، ص ۱۴۵)

(6) حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''امیر اور طاقتور کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ صدقہ صرف انتہائی غریب، ادائیگیِ قرض سے ناتواں اور اس شخص کیلئے ہے جس پر دیت یا قصاص لازم ہو جائے اور جس نے اس لیے لوگوں سے سوال کیا تاکہ مال میں کثرت ہو تو ایسا سوال قیامت کے دن اس کے چہرے پر زخم اور جہنم کا پتھر ہوگا جسے یہ کھائے گا تو جو چاہے اس میں کمی کرے اور جو چاہے زیادتی کرے۔'' اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق اکبر، ابوذر غفاری اور ثوبان رضی اللہ عنہم سے فرمایا: ''تمہارا کوڑا بھی گر جائے تو کبھی کسی سے سوال مت کرنا''۔

(سنن الترمذی، کتاب الزکوۃ، باب ماجاء من لاتحل لہ الصدقۃ، رقم الحدیث ۶۵۳، ج ۲، ص ۱۴۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

بیسویں قسم — دورُخی اختیار کرنا

اسے دوغلا پن بھی کہا جاتا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ انسان دو دشمنوں کے درمیان لگائی بجھائی کرے یعنی جس کے پاس جائے اسی کی حمایت میں بولے۔

(احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۹۵)

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو دنیا میں دوغلا پن اختیار کرے تو روزِ قیامت اسکی آگ کی دو زبانیں ہونگی۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب ذی الوجھین وذی اللسانین، رقم الحدیث ۴، ج ۳، ص ۳۷۱)

جبکہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم

روزِ قیامت بدترین شخص اسے پاؤ گے جو دورُخہ ہوگا کہ ایک کی باتیں دوسرے کو اور دوسرے کی پہلے کو پہنچائے گا۔'' (بخاری، کتاب المناقب، رقم ۳۴۹۴، ج۲، ص۴۷۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

اکیسویں قسم ناجائز سفارش کرنا

اس سے مراد ایسی سفارش ہے جس کے ذریعے کسی شرعی سزا کے نفاذ کو روکنے کی کوشش کی جائے جیسا کہ حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جسکی سفارش اللہ کی حدود پار کر جائے اس نے اللہ کی مخالفت کی۔''

(مستدرک، کتاب الحدود، باب من حالت شفاعتہ الخ، رقم الحدیث ۸۲۱۸، ج۵، ص۵۴۶)

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

''وَمَنۡ یَّشۡفَعۡ شَفَاعَةً سَیِّئَةً یَّكُنۡ لَّهٗ كِفۡلٌ مِّنۡهَا

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو بُری سفارش کرے اُس کے لئے اُس میں سے حصہ ہے۔''

(پ۵، النساء: ۸۵)

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تو قریش سوچ و بچار کرنے لگے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی سفارش کون کرے؟ بالآخر حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا انتخاب ہوا کہ یہ حضور کے محبوب ہیں یہ بات کر سکتے ہیں۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس عورت کی سفارش کی تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو؟'' پھر کھڑے

ہوئے اور خطبہ دیا: ''اے لوگو! تم سے پچھلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ ان میں صاحبِ منصب چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا اور اگر غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کی جاتی، خدا کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔''

(مسلم، کتاب الحدود، باب قطع السارق الشریف وغیرہ، رقم الحدیث ۱۶۸۸، ص ۹۲۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بائیسویں قسم — برائیوں کی ترغیب دینا

لوگوں کو گناہوں پر ابھارنا اپنے سر پر گناہوں کا انبار لادنے کے مترادف ہے جیسا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی کو گمراہی کی دعوت دی اسے اس گمراہی کی پیروی کرنے والوں کے برابر گناہ ہوگا اور ان کے گناہوں میں کمی نہ ہوگی۔

(صحیح مسلم، کتاب العلم، باب من سن حسنۃ الخ، ص ۱۴۳۸، رقم: ۲۶۷۴)

علاوہ ازیں قرآن مجید فرقانِ حمید میں اسے منافقین کی نشانی قرار دیا گیا ہے چنانچہ ارشادِ ربّانی ہے:

''اَلْمُنٰفِقُوْنَ وَالْمُنٰفِقٰتُ بَعْضُهُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ يَاْمُرُوْنَ بِالْمُنْكَرِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمَعْرُوْف ترجمۂ کنز الایمان: منافق مرد اور منافق عورتیں ایک تھیلی کے چٹے بٹے ہیں بُرائی کا حکم دیں اور بھلائی سے منع کریں۔''

(پ ۱۰، التوبۃ: ۶۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تئیسویں قسم — سخت کلامی کرنا

بعض لوگ سخت لہجہ میں گفتگو کرنے کو باعثِ افتخار تصور کرتے ہیں حالانکہ اللہ عزوجل کے محبوب دانائے غیوب ﷺ نے اسے عیب قرار دیا ہے اور نرمی کی ترغیب دلائی ہے۔ چنانچہ

ام المومنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''نرمی جس چیز میں ہوتی ہے اسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے نرمی چھین لی جاتی ہے اسے عیب دار کر دیتی ہے۔''

(صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل الرفق، رقم ۲۵۹۴، ص ۱۳۹۸)

حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جسے نرمی میں سے حصہ دیا گیا اسے بھلائی میں سے حصہ دیا گیا اور جو نرمی کے حصے سے محروم رہا وہ بھلائی میں اپنے حصے سے محروم رہا۔''

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب فی الرفق، رقم ۲۰۲۰، ج ۳، ص ۴۰۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چوبیسویں قسم — معظمِ دینی کی گستاخی کرنا

معظمِ دینی مثلاً کسی عالم دین یا پیر صاحب کی شان میں نازیبا کلمات کہنا بہت بڑی جرأت ہے۔ امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

''اگر (کوئی) عالم کو اس لئے برا کہتا ہے کہ وہ عالم ہے جب تو صریح کافر ہے

اور اگر بوجہِ علم اسکی تعظیم فرض جانتا ہے مگر اپنی کسی دنیوی خصومت کے باعث برا کہتا ہے، گالی دیتا ہے تحقیر کرتا ہے تو (ایسا کرنے والا) سخت فاسق فاجر ہے اور اگر بے سبب رنج رکھتا ہے تو مریض القلب، خبیث الباطن ہے اور اس کے کفر کا اندیشہ ہے۔''

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف اول، ص ۱۴۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چھبیسویں قسم — خطبے کے دوران بولنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا: ''جو امام کے خطبہ دیتے وقت کلام کرے اسکی مثال اس گدھے کی ہے جو بوجھ اٹھاتا ہے اور جو بات کرنے والے کو چپ رہنے کا کہے اسکا جمعہ (کامل) نہیں ہوگا۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الجمعۃ، الترہیب من الکلام والامام یخطب، رقم الحدیث ۳، ج ۱، ص ۲۹۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدنی تاجدار ﷺ نے فرمایا: ''امام کے خطبہ دیتے وقت تمہارا کسی کو کہنا ''چپ رہو'' لغو ہے۔''

(صحیح البخاری، کتاب الجمعۃ، باب الانصاتِ یوم الجمعۃ والامام یخطب، رقم الحدیث ۹۳۴، ج ۱، ص ۳۲۱)

علامہ علاؤ الدین حصکفی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''خطبہ میں کھانا پینا، کلام کرنا اگرچہ سبحان اللہ کہنا، سلام کا جواب دینا یا نیکی کی بات بتانا حرام ہے۔''

(درمختار مع ردالمحتار، ج ۳، ص ۳۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چھبیسویں قسم تلاوتِ قرآن سنتے وقت گفتگو کرنا

قرآن پاک میں ہے کہ ''وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ ترجمہ کنزالایمان: اور جب قرآن پڑھا جائے تو اسے کان لگا کر سنو اور خاموش رہو کہ تم پر رحم ہو۔'' (پ۹، الاعراف:۲۰۴)

اور...... فتاویٰ رضویہ (جلد دہم، ص۱۶۷) میں ہے، ''جب بلند آواز سے قرآن پاک پڑھا جائے تو حاضرین پر سننا فرض ہے جبکہ وہ مجمع سننے کی غرض سے حاضر ہو، ورنہ ایک کا سننا کافی ہے۔ اگرچہ دوسرے لوگ کام میں ہوں۔''

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

ستائیسویں قسم قضائے حاجت کرتے وقت باتیں کرنا

قضائے حاجت کے وقت اور بیت الخلاء میں باتیں کرنا مکروہ تحریمی ہے، لہٰذا اس سے بھی بچا جائے۔ (حدیقہ ندیہ، ج۲، ص۳۱۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مکی مدنی سلطان رحمتِ عالمیان ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب دو شخص قضائے حاجت کو جائیں تو پردہ کرلیں اور باتیں نہ کریں کیونکہ ایسے موقع پر باتیں کرنا اللہ کو سخت ناپسند ہے۔''

(تاریخ بغداد، رقم الحدیث ۶۵۷۴، ج۱۲، ص۱۲۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

اٹھائیسویں قسم — لوگوں کے بُرے نام رکھنا

اصل نام سے ہٹ کر کسی کا ایسا ویسا نام (مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ) رکھنا بھی ہمارے معاشرے میں بہت معمولی تصور کیا جاتا ہے حالانکہ اس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔ ہاں! اگر سامنے والے کو واقعتاً اذیت نہ پہنچے اور اس میں اس کی تحقیر بھی نہ ہو اور وہ اسی نام سے معروف ہو تو حرج نہیں لیکن پھر بھی اصل نام سے پکارنا ہی مناسب ہے۔

رب تعالیٰ فرماتا ہے:

”وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَ لْقَابِ بِئْسَ ا لِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔ (پ ۲۶، الحجرات: ۱۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

انتیسویں قسم — کھانے میں سے عیب نکالنا

کھانے میں عیب نکالنا مکروہ وخلافِ سنت ہے اور اگر اس کی وجہ سے کھانا پکانے والے یا میزبان کی دل آزاری ہو جائے تو ممنوع ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرورِ عالم ﷺ نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھا لیتے اور خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے۔

(بخاری، کتاب الاطعمۃ، رقم ۵۴۰۹، ج ۳، ص ۵۳۱)

امام اہل سنت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں: ''کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر میں بھی نہ چاہیے، مکروہ وخلاف سنت ہے۔ (سرکارِ دو عالم ﷺ کی عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناول فرمالیا ورنہ نہیں۔ (رہا) پرائے گھر میں عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مروتی پر دلیل ہے۔ ''گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں'' یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مضر (نقصان دیتی) ہے، اسے نہ کھانے کے لئے عذر کیا، اس کا اظہار کیا نہ (کہ) بطورِ طعن وعیب مثلاً اس میں مرچ زائد ہے (اور) اتنی مرچ کا یہ عادی نہیں تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت ہے کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتادے۔ اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگانا پڑے گا، اُسے ندامت ہوگی اور تنگ دست ہے تو تکلیف ہوگی تو ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۱۱۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تیسویں قسم — بلاوجہ شرعی مسلمان کو ڈرانا دھمکانا

کسی مسلمان کو ڈرانے یا دھمکی دینے سے اسے تکلیف پہنچتی ہے اور یہ ممنوع ہے۔ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کو ناحق اذیت دی اس نے مجھے

اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت پہنچائی اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الصلوٰۃ، رقم ۳۰۹۲، ج۲، ص ۳۹۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا :

''اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطٰنُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآءَہٗ فَلَا تَخَافُوْھُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ترجمۂ کنزالایمان: وہ تو شیطان ہی ہے کہ اپنے دوستوں سے دھمکاتا ہے تو اُن سے نہ ڈرو اور مجھ سے ڈرو اگر ایمان رکھتے ہو۔''

(پ۴، اٰل عمران:۱۷۵)

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسلمان کو مت ڈرایا کرو کہ مسلمان کو ڈرانا ظلمِ عظیم ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم ۴، ج۳، ص ۳۱۸)

جبکہ حضرتِ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کو بلاوجہ ڈرایا تو اللہ پر حق ہے کہ اسے قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے امن نہ دے۔'' (طبرانی اوسط، رقم الحدیث ۲۳۵۰، ج۲، ص ۲۰)

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کسی مسلمان کو ناحق گھور کر دیکھا تو اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن خوف میں مبتلاء کر دے گا۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم ۷، ج۳، ص ۳۱۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

اکتسویں قسم ایک دوسرے کے کان میں بات کرنا (جبکہ تیسرا موجود ہو)

بلاضرورت کسی کی موجودگی میں اسکی اجازت کے بغیر خفیہ مشورہ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ اس طرح مشورہ کرنے سے تیسرے شخص کو ایذاء ہوگی اور یہ تشویش میں مبتلا ہوگا کہ شاید یہ لوگ میری غیبت کرر ہے ہیں یا مجھ پر بہتان لگا رہے ہیں یا مجھے اس قابل ہی نہیں سمجھتے یا مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں وغیرہ۔

(حدیقہ ندیہ، ج۲،ص۳۵۵)

حضرتِ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تین شخص ایک جگہ ہوں تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر چپکے چپکے باتیں نہ کریں یہاں تک کہ مجلس میں بہت سے لوگ نہ آجائیں، یہ اس وجہ سے ہے کہ اس تیسرے کو رنج پہنچے گا۔''

(بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا اکثر من ثلاثۃ الخ، رقم الحدیث ۶۲۹۰، ج۴،ص۱۸۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

بتیسویں قسم اجنبیہ سے لذت کے ساتھ باتیں کرنا

کسی اجنبی عورت سے لذت کے ساتھ گفتگو کرنا یعنی اس کی باتوں یا لہجے ..یا..آواز کی نرمی سے لطف اٹھانا باعثِ ہلاکت ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''زبان کا زنا بات کرنا ہے۔''

(بخاری، کتاب الاستئذان، باب زنا الجوارح دون الفرج، رقم الحدیث ۶۲۴۳، ج۴،ص۱۶۹)

مسئلہ:

''تمام محارم سے عورت کو گفتگو کرنا اور انہیں اپنی آواز سنوانا جائز ہے اور اگر کوئی حاجت ہو اور اندیشۂ فتنہ نہ ہو اور تنہائی نہ ہو تو پردے میں رہتے ہوئے بعض نامحرم سے بھی گفتگو جائز ہے۔'' (تسہیل من فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۱۶۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تینتیسویں قسم — گناہ کے کام پر راہنمائی کرنا

گناہ کے کام پر کسی کی راہنمائی یا اعانت کرنا ممنوع ہے مثلاً کسی کو بتانا کہ فلاں کے گھر میں بہت مال ہے اگر وہ چوری کر لیا جائے تو کیا بات ہے؟ یا فلاں سینما میں بڑی زبردست فلم دکھائی جا رہی ہے چلو دیکھ کر آتے ہیں تمہارا ٹکٹ بھی میں بھروں گا......

قرآن مجید فرقان حمید میں رب تعالیٰ فرماتا ہے:

''وَلَاتَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ترجمۂ کنزالایمان: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔ (پ ۶، المآئدۃ: ۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چونتیسویں قسم — گناہوں کی اجازت دینا

اپنے ماتحت لوگوں کو گناہ کی اجازت دینا بھی زبان کی آفتوں میں سے ہے۔

مثلاً کسی مرد کا اپنی بیوی یا بیٹی یا بیٹے یا بہن وغیرہا کو گناہوں والی جگہ پر جانے کی اجازت

دینا یا کسی گناہ کے کام مثلاً وی سی آر یا کیبل وغیرہ پر فلم دیکھنے کی اجازت دینا،......

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

پینتیسویں قسم کسی کا مذاق اڑانا

کسی کے عیوب ونقائص کو اس طرح ظاہر کرنا کہ لوگ اس پر ہنسیں تمسخر (مذاق اڑانا) کہلاتا ہے۔اس کے لئے کبھی تو کسی کے قول یا فعل کی نقل اتاری جاتی ہے اور کبھی اس کی طرف مخصوص انداز میں اشارے کئے جاتے ہیں۔ یہ اس لئے ممنوع ہے کہ اس میں دوسرے مسلمانوں کی تحقیر اور اہانت ہے،رب تعالیٰ فرماتا ہے:

" یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! نہ مرد مردوں سے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں۔(پ۲٦،الحجرات:١١)

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں سے استہزاء کرنے والوں کیلئے روزِ قیامت جنت کا ایک دروازہ کھول کر کہا جائے گا ''یہاں آجاؤ'' جب وہ پریشانی کے عالم میں دروازے کی طرف دوڑ کر آئیں گے تو دروازہ بند کر دیا جائے گا یہ عمل بار بار کیا جائے گا یہاں تک کہ پھر ان میں سے ایک کے لئے دروازہ کھولا جائے گا اور اسے بلایا جائے گا لیکن وہ نا امید ہونے کی وجہ سے نہیں

آئے گا۔'' (شعب الایمان، باب فی تحریم اعراض الناس، رقم الحدیث ۶۷۵۷، ج۵، ص۳۱۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چھتیسویں قسم عورت کا بلا وجہ طلاق مانگنا

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ ''جو عورت بلا ضرورتِ شرعی شوہر سے طلاق مانگے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔''
(ابوداؤد، کتاب الطلاق، باب فی الخلع، رقم ۲۲۲۶ ج ۲، ص ۳۹۰)

اللہ تعالیٰ ہماری اسلامی بہنوں کو اس حوالے سے اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

سینتیسویں قسم ایک ساتھ تین طلاق دینا

حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین ﷺ کو خبر دی گئی کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دی ہیں۔ یہ سنتے ہی حضور ﷺ غضب ناک ہو کر کھڑے ہو گئے پھر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی کتاب کے ساتھ کھیل کیا جاتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر موجود ہوں۔'' (نسائی، کتاب الطلاق، ج ۳، ص ۱۴۲)

اس سے معلوم ہوا کہ یکبارگی تین طلاقیں دینی حرام ہیں۔ مرقاۃ میں اسی حدیث کے تحت ہے۔ **الحدیث یدل علی ان التطلیق بالثلث حرام لانہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم لا یصیر غضبان الا بمعصیۃ** الخ یعنی یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ تین طلاقیں (ایک ساتھ) دینا حرام ہے کیونکہ سرورِ عالم

ﷺ گناہ کے کام پر ہی ناراضگی کا اظہار فرماتے تھے۔ (انوار الحدیث ص ۲۶۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

اڑھتیسویں قسم شوہر اور بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رحمتِ کونین ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی شخص کی بیوی کو اس کے خلاف بھڑکائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب النکاح، رقم ۱، ج ۳، ص ۵۹)

ملاحظہ ہو کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کی طرف سے ناپسندیدہ قرار دیا جانے والا یہ عمل شیطان کو کس قدر پسند ہے، چنانچہ حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ''شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ ان لشکروں میں ابلیس کے زیادہ قریب اس کا درجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ باز ہوتا ہے۔ ایک لشکر واپس آ کر بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فتنہ برپا کیا تو شیطان کہتا ہے: ''تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔''

پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: ''میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔'' یہ سن کر ابلیس اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: ''تو کتنا اچھا ہے۔'' اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔ (الترغیب والترہیب، کتاب النکاح، رقم ۳، ج ۳، ص ۵۹)

انتالیسویں قسم
اظہارِ عبادت

اول تو نفس وشیطان انسان کو عبادت کی طرف راغب ہونے ہی نہیں دیتے اور اگر وہ ان کو پچھاڑتے ہوئے عبادت کرنے میں کامیاب ہو بھی جائے تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کو ثواب سے محروم کروادیں لہذا! یہ اسے اس بات پر مائل کرتے ہیں کہ وہ اپنی نیکیوں کا ذکر (بلا حاجتِ شرعی) لوگوں سے کرے اور یوں یہ نفس وشیطان اپنے مذموم مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”جو شخص لوگوں میں اپنے عمل کا چرچا کرے گا تو خدا تعالیٰ اس کی (ریاکاری) لوگوں میں مشہور کردے گا اور اس کو ذلیل ورسوا کرے گا۔“

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق، رقم ۵۳۱۹، ج ۳، ص ۱۳۸)

حضرت سیدنا ابو سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ تعالیٰ اولین وآخرین کو قیامت کے اس دن میں جمع فرمائیگا جس میں کوئی شک نہیں ہے تو ایک مُنادی یہ ندا کرے گا کہ جس شخص نے اللہ عزوجل کے لئے کسی عمل میں دوسرے کو شریک کیا تھا تو وہ اس کا ثواب بھی غیر اللہ سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شریک سے بے نیاز ہے۔“ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، ص ۴۷۰، رقم ۴۲۰۳)

نفسِ بدکار نے دل پہ یہ قیامت توڑی
عملِ نیک کیا بھی تو چھپانے نہ دیا

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

جھوٹا وعدہ کرنا

چالیسویں قسم

قرآنِ مجید میں ہے:

''**یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ** ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنے قول پورے کرو۔ (پ٦، المائدہ:١)

مکی مدنی سلطان رحمتِ عالمیان ﷺ نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان سے عہد شکنی کرے، اس پر اللہ تعالیٰ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا کوئی فرض قبول ہوگا نہ نفل۔'' (بخاری، رقم الحدیث ١٨٧٠، ج١، ص٦١٦)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''چار علامتیں جس شخص میں ہوں گی وہ خالص منافق ہوگا اور ان میں سے ایک علامت ہوئی تو اس شخص میں نفاق کی ایک علامت پائی گئی یہاں تک کہ اس کو چھوڑ دے، (١) جب امانت دی جائے تو خیانت کرے، (٢) جب بات کرے تو جھوٹ بولے، (٣) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (٤) جب جھگڑا کرے تو گالی بکے۔ (بخاری، ج١، ص١٧، رقم ٣٤)

مسئلہ:

اگر کسی سے کوئی کام کرنے کا وعدہ کیا اور وعدہ کرتے وقت نیت میں فریب نہ ہو پھر بعد میں اس کام کو کرنے میں کوئی حرج پایا جائے تو اس وجہ سے اس کام کو نہ کرنا وعدہ خلافی نہیں کہلائے گا، حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، ''وعدہ خلافی یہ نہیں کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی بھی ہو بلکہ وعدہ خلافی یہ ہے کہ آدمی وعدہ کرے اور اس کی نیت اسے پورا کرنے کی نہ ہو۔''

(ماخوذ از فتاویٰ رضویہ، ج١٠، حصہ اول، ص٨٩)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ''وعدہ کیا مگر اس کو پورا کرنے میں کوئی شرعی قباحت تھی اس وجہ سے پورا نہیں کیا تو اس کو وعدہ خلافی نہیں کہا جائے گا اور وعدہ خلافی کا جو گناہ ہے اس صورت میں نہیں ہوگا اگرچہ وعدہ کرتے وقت اس نے استثناء نہ کیا ہو کہ یہاں شریعت کی طرف سے استثناء موجود ہے اس کو زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں مثلاً وعدہ کیا تھا کہ ''میں فلاں جگہ پر آؤں گا اور وہاں بیٹھ کر تمہارا انتظار کروں گا۔'' مگر جب وہاں گیا تو دیکھتا ہے کہ ناچ رنگ اور شراب نوشی وغیرہ میں لوگ مصروف ہیں، (لہذا!) وہاں سے چلا آیا تو یہ وعدہ خلافی نہیں ہے، یا اس کا انتظار کرنے کا وعدہ کیا اور انتظار کر رہا تھا کہ نماز کا وقت آ گیا، یہ چلا آیا (تو یہ) وعدہ کے خلاف نہیں ہوا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۴، ص ۷۰۹)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

اکتالیسویں قسم — احسان جتانا

ہمارے معاشرے میں اول تو کوئی کسی کی مدد کرنے کو تیار نہیں ہوتا اور اگر مدد کر بھی دے تو عموماً کسی نہ کسی موقع پر احسان جتا دیتا ہے مثلاً آج میرے سامنے بولتے ہو، میرا احسان مانو کہ میں نے ہی تمہیں یہ ہنر سکھایا ہے،...... آج مجھے مسائل سمجھاتے ہو، میرا شکریہ ادا کرو کہ تمہیں وضو کرنا بھی میں نے سکھایا ہے، وغیرہ...... اور یوں اپنا ثواب ضائع کر بیٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

''یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰى

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذاء

دے کر۔(پ۳،البقرۃ:۲۶۴)

لہذا! انسان کو چاہئیے کہ کسی کو صدقہ دینے یا اس کی مدد کرنے کے بعد ہرگز احسان نہ جتائے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

بیالیسویں قسم شکوہ وشکایت پر مشتمل کلمات بولنا

مصائب سے گھبرا کر شکوہ وشکایت میں مبتلاء ہوجانے کوفی زمانہ بہت معمولی تصور کیا جاتا ہے۔صد حیف! علمِ دین سے دور ہمارے مسلمانوں کی اکثریت اس مذموم عادت میں مبتلاء ہے۔اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''وَلَـئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ اور اگر ناشکری کرو تو میرا عذاب سخت ہے۔''(پ۱۳،ابراھیم:۷)

حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں زیادہ تعداد عورتوں کی دیکھی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی:''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کی کیا وجہ ہے؟''تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:''ان کے ناشکری کرنے کی وجہ سے۔''تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی:''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا عورتیں خدا کی ناشکری کیا کرتی ہیں؟''آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورتیں احسان کی ناشکری کرتی ہیں اور اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔ان عورتوں کی یہ عادت ہے کہ تم زندگی بھر ان کے ساتھ احسان کرتے رہو لیکن اگر کبھی کچھ بھی کمی دیکھیں گی تو یہی کہہ دیں گی کہ میں نے کبھی بھی تمہاری طرف سے کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔''

(بخاری، کتاب النکاح، باب کفران العشیر ..الخ، رقم ۵۱۹۹، ج۳،ص۴۶۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

تینتالیسویں قسم کسی کے عیوب اچھالنا

کسی کا عیب معلوم ہو جانے پر اسے کسی دوسرے پر ظاہر کرنے کی بجائے خاموشی اختیار کرنا بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ بدقسمتی سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے کہ جب تک ہر جاننے والے پر اس عیب کو بیان نہ کرلیں انہیں چین نہیں آتا۔

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "جو اپنے بھائی کی پردہ پوشی کرے گا اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے بھائی کے راز کھولے گا اللہ عزوجل اس کا راز ظاہر کردے گا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر ہی میں رسوا ہو جائے گا۔" (سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب الستر علی المومن، رقم ۲۵۴۶، ج ۳، ص ۲۱۹)

حضرتِ سیدنا سہل بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی مؤمن کو منافق سے بچایا اللہ عزوجل ایک فرشتہ بھیجے گا جو قِیامَت کے دن اسکے گوشت کو جہنم سے بچائے گا اور جس نے کسی مسلمان کو رسوا کرنے کے لئے کوئی بات کہی اللہ عزوجل اسے جہنم کے پل پر روک لے گا یہاں تک کہ وہ اپنے قول کی سزا بھگت لے۔" (ابوداؤد، کتاب الادب، باب من رد عن مسلم غیبۃ، رقم ۴۸۸۳، ج ۴، ص ۳۵۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

چوالیسویں قسم نجومی وغیرہ سے فال پوچھنا

حضرتِ سیدتنا حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''جو شخص کاہن اور نجومی کے پاس جا کر کچھ دریافت کرے اس کی چالیس دن کی نمازیں قبول نہیں کی جائیں گی۔'' (مسلم، رقم ۲۲۳۰، ص ۱۲۲۵)

جبکہ حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسولِ اکرم ﷺ سے کاہنوں کی بابت (ان کی باتیں قابل اعتماد ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں) پوچھا: ''یارسول اللہ ﷺ! بعض وقت وہ (یعنی کاہن وغیرہ) ایسی خبر دیتے ہیں جو سچ ہو جاتی ہیں؟'' تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ کلمہ حق ہے جس کو شیطان (فرشتوں سے) اچک لیتا ہے اور اپنے دوست کاہن کے کان میں اس طرح ڈال دیتا ہے جس طرح ایک مرغی دوسری مرغی کے کان میں آواز پہنچاتی ہے پھر وہ کاہن اس کلمہ حق میں سو سے زیادہ جھوٹی باتیں ملا دیتے ہیں۔ (مسلم، باب تحریم الکھانۃ، رقم ۲۲۲۸، ص ۱۲۲۴)

امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں:

''کاہنوں اور جوتشیوں سے ہاتھ دکھا کر تقدیر کا بھلا بُرا دریافت کرنا، اگر بطورِ اعتقاد ہو یعنی جو یہ بتائیں حق ہے تو کفرِ خالص ہے، اسی کو حدیث میں فرمایا: فقد کفر بمانزل علی محمد ﷺ یعنی اس نے محمد ﷺ پر نازل ہونے والی شے کا انکار کیا۔

اور اگر بطورِ اعتقاد و تیقّن نہ ہو مگر میل و رغبت کے ساتھ ہو تو گناہِ کبیرہ ہے،

اور اگر بطور ہزل و استہزاء ہو تو عبث و مکروہ و حماقت ہے،

ہاں اگر بقصدِ تعجیز (یعنی اسے عاجز کرنے کے لئے) ہو تو حرج نہیں۔''

(فتاوی رضویہ، ج ۱۰، نصف ثانی، ص ۱۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حوالے سے بھی اپنی زبان کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

{2} نفع بخش کلام:

اس کلام کے ذریعے نفع کمانے میں سستی نہیں کرنی چاہئیے۔سرورِکونین ﷺ نے ارشادفرمایا:''اللہ تعالیٰ اس بندے پررحم فرمائے جوکلام کرتا ہےتو نفع حاصل کرتا ہے یاخاموش رہ کرسلامتی حاصل کرتا ہے۔'' (شعب الایمان،رقم ۴۹۳۸ ج ۴،ص ۲۴۱)

اورحضرتِ سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِعالم ﷺ نے ارشادفرمایا: ''اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان قابو میں رکھو کیونکہ اس کے ذریعے شیطان، انسان پر غالب آجاتا ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم:۲۹، ج ۳، ص ۳۴۱)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

نقصان دہ کلام کی طرح نفع بخش کلام کی بھی کئی صورتیں ہیں، بطورِترغیب نفع بخش کلام کی چندصورتیں اوراس سے حاصل ہونے والےفوائدکی تفصیل ملاحظہ ہو:

{1} تلاوتِ قرآن کرنا

(۱) حضرتِ سیدنا ابو اُمَامَہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''قرآن پڑھا کرو کیونکہ یہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔'' (مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب فضل قراءۃ القرآن، رقم ۲۵۲،ص ۴۰۳)

(۲) حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزے اورقرآن قیامت کے دن بندے کے لئے شفاعت کریں گے روزہ عرض

کرے گا یا رب عزوجل میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور خواہشات سے روک دیا تھا لہذا میری شفاعت اسکے حق میں قبول فرما جبکہ قرآن کہے گا اے رب عزوجل میں نے اسے رات کو سونے سے روک دیا تھا لہذا میری شفاعت اسکے حق میں قبول فرما پھر ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔'' (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمرو بن عاص، رقم ۶۶۳۷، ج ۲، ص ۵۸۶)

(۳) حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کتاب اللہ عزوجل کی ایک آیت توجہ کے ساتھ سنی اسکے لئے ایک نیکی اضافہ کے ساتھ لکھی جائے گی اور جس نے اسکی تلاوت کی وہ آیت اسکے لئے قیامت کے دن نور بن جائے گی۔'' (مسند احمد، مسند ابی ہریرہ، رقم ۸۵۰۲، ج ۳، ص ۲۴۵)

(۴) حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص قرآن کو پڑھے اور اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں اور باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا کہ اس کی روشنی دنیا کے سورج کی روشنی سے بڑھ کر ہوگی جب کہ سورج کو اتنا قریب فرض کر لیا جائے پھر تم سمجھ سکتے ہو کہ جب ماں باپ کا یہ مرتبہ ہوگا تو اس شخص کا کیا درجہ ہوگا جس نے قرآن کریم پر عمل کیا۔ (مسند احمد، ج ۵، رقم ۱۵۶۴۵، ص ۳۱۴)

(۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو شخص کتاب اللہ میں سے ایک حرف پڑھے تو اس کو ہر حرف کے بدلے میں ایک نیکی ملے گی اور ہر نیکی دس نیکیوں کے برابر ہوگی۔ میں **الم** کو ایک حرف نہیں کہتا بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔''

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن، رقم ۲۹۱۹، ج ۴، ص ۴۱۷)

نوٹ: قرآن میں کل 321267 حروف ہیں تو پورے قرآن کی تلاوت سے 3212670 نیکیاں ملیں گی۔(انوارالحدیث، ص۲۷۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان تلاوتِ قرآن میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

﴿2﴾ ذکرُ اللہ عزوجل کرنا

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

''**اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ** ترجمہ کنزالایمان: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔''(پ۱۳، الرعد:۲۸)

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

''**فَاذْكُرُوْنِیْٓ اَذْكُرْكُمْ** ترجمہ کنزالایمان: تو میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا۔''(پ۲، البقرۃ:۱۵۲)

ایک اور مقام پر ہے:

''**وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ** ترجمہ کنزالایمان: اور اللہ کو بہت یاد کرو اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔''(پ۲۸، الجمعۃ:۱۰)

(۱) حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل فرماتا ہے: ''میں اپنے بندے کے اس گمان کے قریب ہوں جو وہ مجھ سے کرتا ہے اور جب وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں تو اگر وہ مجھے تنہائی میں یاد کرتا ہے

تو میں بھی اسے تنہا یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا ذکر مجمع میں کرتا ہے تو میں اس سے بہتر مجمع میں اسکا ذکر کرتا ہوں اگر وہ ایک بالشت مجھ سے قریب ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کے قریب ہوجاتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ میرے قریب آتا ہے تو میں اس سے دو ہاتھ قریب ہوجاتا ہوں اور اگر وہ میرے پاس چلتے ہوئے آتا ہے تو میری رحمت اس کے پاس دوڑتی ہوئی آتی ہے۔''

(بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ ویحذرکم اللہ نفسہ، رقم ۷۴۰۵، ج ۴، ص ۵۴۱)

(۲) حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، ''فرشتے، اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والوں کو راستوں میں تلاش کرتے رہتے ہیں اور جب انہیں ذکرِ الٰہی کرنے والے لوگ مل جاتے ہیں، تو نداء کرتے ہیں کہ ''آؤ تمہاری مراد پوری ہوگئی، ذکر کرنے والے مل گئے ہیں۔'' پھر فرشتے ان ذکر کرنے والوں کو آسمان تک اپنے پروں سے ڈھانپ لیتے ہیں۔ جب یہ فرشتے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان سے دریافت فرماتا ہے: ''اے میرے فرشتو! میرے بندے کیا کررہے تھے؟'' حالانکہ وہ فرشتوں سے زیادہ جانتا ہے۔ وہ عرض کرتے ہیں، ''یارب! وہ تیری تسبیح وتحمید وتکبیر اور تیری بزرگی کا تذکرہ کررہے تھے۔''

پھر اللہ تعالیٰ دریافت فرماتا ہے: ''کیا انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''تیری ذات کی قسم انہوں نے تجھے ہرگز نہیں دیکھا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا کرتے؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''پھر تو تیری عبادت و تسبیح وعظمت کا بیان زیادہ کرتے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ کیا مانگ رہے تھے؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''یارب! وہ جنت طلب کررہے تھے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''کیا انہوں

نے جنت کو دیکھا ہے؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''نہیں۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر وہ اسے دیکھ لیتے تو؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''تو اور زیادہ اس کی حرص وطلب کرتے اور مزید رغبت رکھتے۔''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وہ کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟'' وہ عرض کرتے ہیں: ''یارب ِکریم! وہ جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اگر وہ جہنم کو دیکھ لیتے تو کیا کرتے۔'' وہ عرض کرتے ہیں: ''تو پھر اس سے فرار حاصل کرنے میں اور زیادہ کوشش کرتے اور بہت زیادہ ڈرتے۔'' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ''گواہ ہوجاؤ، میں نے ان لوگوں کی مغفرت فرما دی۔'' ان میں سے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: ''یاالٰہی! ان میں ایک ایسا شخص بھی تھا، جو ذکر کرنے والوں میں سے نہیں تھا، بلکہ اپنے کسی کام سے آیا تھا اور ان میں بیٹھ گیا تھا۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اے فرشتو! جو ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ جائے، وہ بھی محروم نہیں رہتا۔''

(مسلم کتاب الذکر والدعاء، باب فضل مجالس الذکر، رقم ۲۶۸۹، ص ۱۴۴۴)

(۳) حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے دریافت فرمایا: ''کیا میں تمہارے اعمال میں سے ان اعمال کی خبر نہ دوں کہ جو اعمال میں سے سب سے بہتر، تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ، درجات کے لحاظ سے بلند وبالا اور خرچ کے اعتبار سے زرومال سے بھی بہتر ہیں؟ اور اس سے بھی کہ تم کسی دشمن کا سامنا کرو اور پھر وہ تمہاری گردنیں کاٹ دیں اور تم ان کی گردنیں کاٹ دو؟'' انہوں نے عرض کی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ضرور خبر دیجئے؟'' فرمایا: ''اللہ عزوجل کا ذکر کرنا۔'' (ترمذی، کتاب الدعوات، باب فضل الذکر، رقم ۳۳۸۷، ج ۵، ص ۲۴۵)

(۴) حضرتِ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ''اسلام کی بہترین خصلتیں کیا ہیں؟'' فرمایا: ''کسی سے دوستی کرو تو اللہ عزوجل کے لئے اور کسی سے دشمنی کرو تو اللہ کے لئے اور تیری زبان پر اللہ تعالیٰ کا ذکر جاری رہے۔'' (مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الایمان، الفصل الثالث، رقم ۴۸، ج۱، ص۵۷)

(۵) حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے: ''ہر شے کے لئے کوئی نہ کوئی صفائی کرنے والی شے ہوتی ہے اور دلوں کی صفائی خدا کے ذکر سے ہوتی ہے۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر، رقم ۱۰، ج۲، ص۲۵۴)

(٦) حضرت سفیان بن عُیینہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ''جب کوئی قوم جمع ہو کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتی ہے، تو شیطان اور دنیا اس سے ہٹ جاتے ہیں۔ شیطان، دنیا سے کہتا ہے: ''کیا تو دیکھ نہیں رہی کہ یہ کیا کر رہے ہیں؟'' وہ جواب دیتی ہے: ''انہیں چھوڑ دے، کیونکہ جب یہ متفرق ہوں گے، تو میں ان کی گردنیں پکڑ پکڑ کر تیرے پاس لاؤں گی۔''
(مکاشفۃ القلوب، الباب السابع والاربعون فی فضل ذکر اللہ تعالیٰ، ص۱۷۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان ذکرُ اللہ میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

{3} دُرُود پاک پڑھنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا،

''اِنَّ اللّٰـهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا

عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا ترجمہ کنز الایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے دورد بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔''

(پ۲۲ سورۃ الاحزاب آیت ۵۶)

عمر میں ایک بار دُرود شریف پڑھنا فرض ہے اور ہر جلسۂ ذکر میں دُرود شریف پڑھنا واجب، خواہ خود نام اقدس لے یا دوسرے سے سُنے اور اگر ایک مجلس میں سو بار ذکر آئے تو ہر بار دُرود شریف پڑھنا چاہیے۔ (بہارِ شریعت، ج ۱، ص ۵۳۳ مکتبۃ المدینہ)

سرکارِ مدینہ، فیض گنجینہ، راحتِ قلب وسینہ ﷺ پر درود پاک پڑھنے کے بے شمار فضائل احادیثِ مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں، چند روایات پیشِ خدمت ہیں،

(۱) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ''اللہ عزوجل کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے جب باہم ملیں اور مُصافحہ کریں اور نبی (ﷺ) پر دُرود پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔''

(مسند ابی یعلی، رقم الحدیث ۲۹۰۱، ج ۳، ص ۹۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالٰی علٰی محمد

(۲) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ''جس نے محمد ﷺ پر دُرود پاک پڑھا اور کہا، ''اَللّٰھُمَّ اَنۡزِلۡہُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ عِنۡدَ کَ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ'' اس کے لیے میری شفاعت واجِب ہوگئی۔'' (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۳۲۸۵، ج ۲، ص ۲۷۹)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالٰی علٰی محمد

(۳) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ''مجھ پر کثرت سے دُرود پاک پڑھو بے شک تمہارا مجھ پر دُرود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کیلئے مغفرت ہے۔''

(الجامع الصغیر، رقم الحدیث ۱۴۰۶، ج ۲، ص ۱۱۲)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالٰی علٰی محمد

(۴) فرمانِ مصطفٰی ﷺ ہے: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے ایک فِرشتہ میری قبر پر مقرر فرمایا ہے جسے تمام مخلوق کی آوازیں سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے پس قیامت تک جو کوئی مجھ پر دُرُود پاک پڑھتا ہے تو وہ مجھے اس کا اور اسکے باپ کا نام پیش کرتا ہے ۔کہتا ہے،فُلاں بن فُلاں نے آپ پر اس وقت دُرُود پاک پڑھا ہے۔''

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ ،رقم الحدیث ۱۷۲۹۱، ج ۱۰،ص ۲۵۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۵) فرمانِ مصطفٰی ﷺ ہے:

''جو مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی سو حاجات پوری فرمائے گا،ان میں سے تیس دنیا کی ہیں اور ستّر آخرت کی۔''

(کنز العُمّال، کتاب الاذ کار،رقم الحدیث ۲۲۲۹، ج ۱،ص ۲۵۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۶) فرمانِ مصطفٰی ﷺ ہے: ''جس نے یہ کہا جَزَ ی اللّٰہُ عَنَّا مَحمدًا مَّا ھُوَ اَھلُہٗ توستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک اس کیلئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔''

(المعجم الکبیر،رقم الحدیث ۱۱۵۰۹، ج ۱۱،ص ۱۶۵)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۷) فرمانِ مصطفٰی ﷺ ہے: ''بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہوگا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔''

(ترمذی، کتاب الوتر، ج ۲،ص ۲۷)

صلوا علی الحبیب صلّی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۸) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ''مجھ پر دُرُود شریف پڑھو اللہ تعالیٰ تم پر رحمت بھیجے گا۔'' (تفسیر در منثور، ج۶، ص۶۵۴)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۹) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ''اے لوگو! بے شک بروزِ قیامت اسکی دہشتوں اور حساب کتاب سے جلد نجات پانے والا شخص وہ ہوگا جس نے تم میں سے مجھ پر دنیا کے اندر بکثرت دُرُود شریف پڑھے ہوں گے۔''

(فردوس الاخبار، رقم الحدیث ۸۲۱۰، ج۲، ص۴۷۱)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۱۰) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ''جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُود پاک پڑھا اللہ تعالیٰ اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نِفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت شُہداء کے ساتھ رکھے گا۔''

(مجمع الزوائد، رقم الحدیث ۱۷۲۹۸، ج۱۰، ص۲۵۳)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۱۱) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ''جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار دُرُودِ پاک پڑھے گا وہ اُس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الذکر والدعاء ج۲، ص۳۲۸)

صلوا علی الحبیب صلی اللّٰہ تعالٰی علٰی محمد

(۱۲) فرمانِ مصطفیٰ ﷺ ہے: ''جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومحبت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس

دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔‘‘ (الترغیب والترہیب، کتاب الذکر، ج ۲، ص ۳۲۸)

صلوا علی الحبیب صلی اللہ تعالٰی علٰی محمد

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان دُرودِ پاک پڑھنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(4) نعتِ رسول ﷺ پڑھنا

سید المحبوبین ﷺ کا ذکر نورِ ایمان وسُرورِ جان ہے اور آپ کا ذکر بعینہ ذکرِ رحمٰن عزوجل ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ’’**وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ** ط ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔(پ۳۰،الم نشرح:۴)......‘‘

حدیث شریف میں ہے کہ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام حاضرِ بارگاہ ہوئے اور عرض کی: ’’آپ کا رب فرماتا ہے کیا تم جانتے ہو کہ میں نے کیسے بلند کیا تمہارے لئے تمہارا ذکر؟‘‘ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا، ’’اللہ اعلم۔‘‘ ارشاد ہوا: ’’اے محبوب میں نے تمہیں اپنی یادوں میں سے ایک یاد کیا کہ جس نے تمہارا ذکر کیا بے شک اس نے میرا ذکر کیا۔‘‘ (ماخوذ من فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۱۴۵)

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ مسجد نبوی شریف میں منبر شریف پر کھڑے ہو کر نعتِ مصطفیٰ ﷺ پڑھا کرتے تھے اور سننے والوں میں ہمارے آقا ومولیٰ ﷺ بھی شامل ہوتے تھے۔آپ ﷺ فرمایا کرتے: ’’اے اللہ! روح القدس کے ذریعے حسان کی مدد فرما۔‘‘ ذوق میں اضافے کے لئے سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا ایک نعتیہ شعر ملاحظہ ہو، آپ فرماتے ہیں،

وَاَحۡسَنُ مِنۡكَ لَمۡ تَرَقَطُّ عَيۡنِىۡ ۔۔۔ وَاَجۡمَلُ مِنۡكَ لَمۡ تَلِدِ النِّسَاءُ

خُلِقۡتَ مُبَرَّاءً مِّنۡ كُلِّ عَيۡبٍ ۔۔۔ كَاَنَّكَ قَدۡ خُلِقۡتَ كَمَاتَشَاءُ

ترجمہ:

۱) آپ سے بڑھ کر کوئی حسین کبھی میری آنکھ نے دیکھا ہی نہیں،

۲) آپ سے بڑھ کر حسین وجمیل کسی عورت نے نہیں جنا،

۳) آپ ہر عیب سے پاک پیدا کیئے گئے ہیں،

۴) گویا کہ آپ کو ویسا ہی پیدا کیا گیا جیسا آپ چاہتے تھے۔

(سبحان اللہ عزوجل)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان نعتِ رسول مقبول ﷺ میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(5) شکرِ خدا عزوجل کرنا

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ ترجمہ کنزالایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ (پ۱۳، ابراھیم:۷)

صدرالافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ تفسیر خزائن العرفان میں اس آیت کے تحت لکھتے ہیں: ''اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقتِ شکر یہ ہے کہ منعم (یعنی نعمت دینے والے) کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خوگر بنائے۔''

حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بات پر بہت خوش ہوتا ہے کہ بندہ ہر نوالے اور ہر گھونٹ پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔'' (ترمذی، باب ما جاء فی الحمد علی الطعام، ص۱۸۳۶)

اور حضرتِ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''افضل مال، ذکر میں مشغول رہنے والی زبان، شکر کرنے والا دل اور نیک مؤمنہ بیوی جو ایمان پر اپنے شوہر کی مددگار رہو۔'' (ترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورۃ التوبۃ، رقم ۳۱۰۵، ص ۶۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان شکر کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

﴿6﴾ علمِ دین سکھانا

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''صرف دو چیزوں پر رشک کرنا اچھا ہے ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا ہو اور وہ اس کو نیکی کے راستہ میں خرچ کرتا ہو اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے دین کا علم عطا فرمایا اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا اور دوسروں کو یہ علم سکھاتا ہو۔'' (بخاری، کتاب العلم، رقم ۷۳، ج ا ص ۴۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان علمِ دین سکھانے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

﴿7﴾ صالحین کا ذکرِ خیر کرنا

روایت میں ہے: ''عِنْدَ ذِکْرِ الصَّالِحِیْنَ تَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ یعنی نیک لوگوں کے ذکر کے وقت رحمت نازل ہوتی ہے۔'' (کشف الخفاء رقم ۱۷۷۰، ج ۲، ص ۶۵)

لہذا! اپنے اسلاف کی حیات مقدسہ کے روشن ابواب لوگوں کے سامنے بیان کرنا تاکہ وہ بھی ان اکابرین کے نقش قدم پر چلیں، خیر و برکت کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان صالحین کا ذکر کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

﴿8﴾ نیکی کی دعوت دینا

سورۂ حم السجدۃ میں ہے:''وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۔ترجمۂ کنزالایمان: اور اس سے زیادہ کس کی بات اچھی جو اللہ کی طرف بلائے اور نیکی کرے اور کہے میں مسلمان ہوں۔'' (پ۲۴، السجدۃ:۳۳)

رحمتِ کونین ﷺ نے فرمایا:''نیکی کی طرف راہنمائی کرنے والا بھی نیکی کرنے والے کی طرح ہے۔'' (جامع ترمذی، رقم ۲۶۷۹، ج۴، ص۳۰۵)

حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی عزوجل میں عرض کی:''یا اللہ عزوجل! جو اپنے بھائی کو بلائے، اسے نیکی کا حکم دے اور برائی سے منع کرے تو اس کی جزا کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا،''میں اس کی ہر بات پر ایک سال کی عبادت کا ثواب لکھتا ہوں اور اسے جہنم کی سزا دینے میں مجھے حیاء آتی ہے۔'' (مکاشفۃ القلوب، باب فی الامر والمعروف، ص۴۸)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان نیکی کی دعوت دینے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

﴿9﴾ کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا

حضرتِ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے اس کھانے کو شیطان اپنے لیے حلال سمجھتا ہے۔

(مسلم، رقم ۲۰۱۷، ص ۱۱۱۶)

اور حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ''اونٹ کی طرح ایک سانس میں کوئی چیز نہ پیو۔ بلکہ دو تین مرتبہ پیو اور جب پیو **بسم اللہ** کہہ لو اور جب منہ سے ہٹاؤ تو **الحمد للہ** کہو۔''

(ترمذی، کتاب الاشربۃ، رقم ۱۸۹۲، ج ۳، ص ۳۵۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان کھانے اور پینے سے پہلے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

﴿10﴾ کھانے یا پینے کے بعد حمدِ الٰہی بجالانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس بندے سے یقیناً راضی ہوتا ہے جو کھانا کھاتا ہے تو اس پر اس کی حمد بجالاتا ہے اور پانی پیتا ہے تو اس پر بھی اس کی حمد و ثنا کرتا ہے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الطعام، رقم، ج ۳، ص ۱۰۷)

﴿11﴾ کسی کے عیوب کی پردہ پوشی کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے اللہ اسکی دنیا وآخرت میں پردہ پوشی کرے گا''۔

(مجمع الزوائد، کتاب الحدود، باب الستر علی المسلمین، رقم الحدیث ۱۰۴۷۲، ج ۶ ص ۳۷۱)

جبکہ حضرتِ سیدنا ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد نہ کرے جہاں اس کی عزت پامال کی جارہی ہو اور اسے گالیاں دی جارہی ہوں تو اللہ عزوجل اسے ایسی جگہ رسوا کرے گا جہاں وہ اپنی مدد کا خواہش مند ہوگا اور جو مسلمان کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اسے گالیاں دی جارہی ہوں اور اس کی عزت پامال کی جارہی ہو تو اللہ عزوجل اس کی ایسی جگہ مدد فرمائے گا جہاں وہ اپنی مدد کا خواہش مند ہوگا۔''

(ابوداء ود کتاب الادب باب من رد عن مسلم غیبۃ رقم ۴۸۸۴ ج ۴ ص ۳۵۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اسلامی بھائیوں کی پردہ پوشی میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

﴿12﴾ مسلمانوں کے درمیان صلح کروانا

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

''لَاخَیۡرَ فِیۡ کَثِیۡرٍ مِّنۡ نَّجۡوٰھُمۡ اِلَّا مَنۡ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوۡ مَعۡرُوۡفٍ اَوۡ اِصۡلَاحٍۭ بَیۡنَ النَّاسِ وَمَنۡ یَّفۡعَلۡ ذٰلِکَ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ

اللّٰہِ فَسَوۡفَ نُؤۡتِیۡہِ اَجۡرًا عَظِیۡمًا ترجمۂ کنزالایمان: ان کے اکثر مشوروں میں کچھ بھلائی نہیں مگر جو حکم دے خیرات یا اچھی بات یا لوگوں میں صلح کرنے کا اور جو اللہ کی رضا چاہنے کو ایسا کرے اسے عنقریب ہم بڑا ثواب دیں گے۔'' (پ۵، سورۃ النساء:۱۱۴)

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ اِخۡوَۃٌ فَاَصۡلِحُوۡا بَیۡنَ اَخَوَیۡکُمۡ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرو اور اللہ سے ڈرو کہ تم پر رحمت ہو۔'' (پ۲۶ سورۃ الحجرات:۱۰)

حضرتِ سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''کیا میں تمہیں روزہ، نماز اور صدقہ کے درجہ سے افضل عمل نہ بتاؤں؟'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیے۔'' ارشاد فرمایا: ''وہ روٹھے ہوؤں میں صلح کرا دینا ہے کیونکہ روٹھے ہوؤں میں فساد ڈالنا خیر کو کاٹ دیتا ہے''۔

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، رقم ۴۹۱۹، ج ۴، ص ۳۶۵)

جبکہ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سب سے افضل صدقہ روٹھے ہوئے لوگوں میں صلح کرا دینا ہے۔''

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۶، ج ۳، ص ۳۲۱)

اور حضرتِ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرائے گا اللہ عزوجل اس کا معاملہ درست فرما دے گا اور اسے ہر کلمہ بولنے پر ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرمائے گا اور وہ جب لوٹے گا

تو اپنے پچھلے گناہوں سے مغفرت یافتہ ہو کر لوٹے گا۔''

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب اصلاح بین الناس، رقم ۹، ج ۳، ص ۳۲۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان مسلمانوں میں صلح کروانے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

﴿13﴾ غم خواری کرنا

﴿1﴾ حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت (یعنی اس کی غم خواری) کرے گا اللہ عزوجل اسے تقوی کا لباس پہنائے گا اور روحوں کے درمیان اس کی روح پر رحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ عزوجل اسے جنت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے عطا پہنائے گا جن کی قیمت دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔'' (المعجم الاوسط، رقم ۹۲۹۲، ج ۶، ص ۴۲۹)

﴿2﴾ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا ''جس نے کسی مصیبت زدہ کی تعزیت کی تو اسے مصیبت زدہ کے برابر اجر ملے گا۔''

(الترغیب والترھیب، رقم ۶، ج ۴، ص ۱۷۹)

﴿3﴾ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ''مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کو گیا تو واپس ہونے تک ہمیشہ جنت کے پھل چننے میں رہا۔'' (بخاری، رقم الحدیث ۲۵۶۸، ص ۱۳۸۹)

﴿4﴾ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا ''جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لیے صبح کو جائے تو شام تک اس کے لیے ستر ہزار

فرشتے استغفار کرتے ہیں اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ ہوگا۔'' (سنن الترمذی، رقم الحدیث ۹۷۱، ج۲،ص۲۹۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان کسی غم زدہ کی غم خواری کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

﴿14﴾ کسی کی عزت بچانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین ﷺ نے فرمایا: ''جس نے دنیا میں اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کی تو روزِ قیامت اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا جو جہنم سے اسکی حفاظت کرے گا''۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب وغیرہ، الترہیب من الغیبۃ، رقم الحدیث ۳۹، ج۳،ص۳۳۴)

اور حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: ''جس نے اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کیا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس سے جہنم کا عذاب دور کردے گا اور پھر حضور نے آیۂ مبارکہ تلاوت کی:

'' وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے ذمۂ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔'' (پ۲۱، الروم:۴۷)

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۳۷، ج۳،ص۳۳۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اسلامی بھائی کی عزت کا دفاع کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

﴿15﴾ سچ بولنا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''وَالصّٰدِقِیْنَ والصّٰدِقٰتِ والصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَھُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّاللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا''

ترجمۂ کنزالایمان: اور سچے اور سچیاں اور صبر والے اور صبر والیاں اور عاجزی کرنے والے اور عاجزی کرنے والیاں اور خیرات کرنے والے اور خیرات کرنے والیاں اور روزے والے اور روزے والیاں اور اپنی پارسائی نگاہ رکھنے والے اور نگاہ رکھنے والیاں اور اللہ کو بہت یاد کرنے والے اور یاد کرنے والیاں ان سب کے لئے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔'' (پ۲۲، سورۃ الاحزاب:۳۵)

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''سچائی کو اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ یہ نیکی کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جنت میں ہیں اور جھوٹ سے بچتے رہو کیونکہ یہ گناہ کے ساتھ ہے اور یہ دونوں جہنم میں ہیں''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، باب الکذب، رقم ۵۷۰۴، ج ۷، ص ۴۹۴)

(۲) حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سچ انسان کو بھلائی کی طرف لیجاتا اور بھلائی جنت کی طرف لیجاتی ہے انسان سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک سچا لکھا جاتا ہے اور جھوٹ انسان کو برائی کی

طرف لے جاتا اور برائی جہنم کی طرف لے جاتی ہے، انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھا جاتا ہے۔''

(بخاری، کتاب الادب، رقم الحدیث ۶۰۹۴، ج ۴، ص ۱۲۵)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان سچ بولنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

﴿16﴾ جائز سفارش کرنا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مدنی آقا ﷺ کی بارگاہ اقدس ﷺ میں کوئی سائل یا ضرورت مند حاضر ہوتا تو آپ ﷺ فرماتے: ''(حاجت روائی میں) اسکی سفارش کرو اجر پاؤ گے، اللہ تعالیٰ اپنے رسول کے ذریعے جو چاہتا ہے فیصلہ کرتا ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم ۶۰۲۷، ج ۴، ص ۱۰۷)

جبکہ حضرت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ مدینہ ﷺ نے فرمایا: ''سفارش کر کے اجر پاؤ، تم میں سے کسی کی حاجت دیکھ کر میں اسے ذہن نشین کر لیتا ہوں کہ کب تم اسے حل کروا کر اجر پاؤ گے؟''

(ابوداؤد، کتاب الادب، باب فی الشفاعۃ رقم ۵۱۳۲، ج ۴، ص ۴۳۱)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان جائز سفارش کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

﴿17﴾ اذان دینا

(۱) حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اذان کی انتہاء تک موذن کی مغفرت کردی جاتی ہے اوراس کے لئے ہر خشک وتر چیز استغفار کرتی ہے۔'' (مسند احمد، مسند عبداللہ بن عمر بن خطاب، رقم ۶۲۱۰، ج ۲، ص ۵۰۰)

(۲) تاجدارِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ خوشبودار ہے: ''ثواب کے لئے اذان دینے والا اس شہید کی مانند ہے جو خون میں لتھڑا ہوا ہو اور جب مرے گا تو قبر میں اس کے جسم میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔'' (الترغیب والترہیب، ج ۱، ص ۱۱۲)

(۳) سلطانِ مدینہ ﷺ کا فرمانِ باقرینہ ہے: ''جس نے ایمان کی بنا پر حصولِ ثواب کے لئے پانچوں نمازوں کی اذان کہی اس کے پچھلے گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔'' (کنز العمال، رقم ۲۰۹۰۲، ص ۲۸۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اذان دینے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

[18] اذان واقامت کا جواب دینا

(۱) امیر المومنین حضرتِ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالم ﷺ نے فرمایا ''جب مؤذن اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہے تو تم میں سے کوئی اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ کہے، پھر مؤذن اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو وہ شخص اَشۡھَدُ اَنۡ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے، پھر مؤذن اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کہے تو وہ شخص اَشۡھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوۡلُ اللّٰہِ کہے، پھر مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہے تو وہ شخص لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، پھر مؤذن حَیَّ عَلَی الۡفَلَاحِ کہے تو وہ شخص لَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے، پھر جب مؤذن اَللّٰہُ

اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے تو وہ شخص اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور جب مؤذن لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور یہ شخص دل سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے تو جنت میں داخل ہوگا۔''

(صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ، رقم ۳۸۵، ص ۲۰۳)

(۲) ایک مرتبہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا، ''اے خواتین کے گروہ! جب تم بلال رضی اللہ عنہ کی اذان اور اقامت سنو تو جیسے یہ کہے تم بھی اسی طرح کہہ لیا کرو کہ اللہ عزوجل تمہارے لئے ہر کلمہ کے بدلے ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک ہزار درجات بلند فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ مٹائے گا۔'' یہ سن کر عرض کی، ''یہ فضیلت تو عورتوں کے لئے ہے مردوں کیلئے کیا ہے؟'' تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''مردوں کیلئے اس سے دگنا ثواب ہے۔'' (کنز العمال، رقم ۲۱۰۰۶، ج ۷، ص ۲۸۷)

(۳) حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب جن کا بظاہر کوئی بہت بڑا نیک عمل نہ تھا، وہ فوت ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کی موجودگی میں فرمایا: ''کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کر دیا ہے۔'' اس پر لوگ متعجب ہوئے کیونکہ بظاہر ان کا کوئی بڑا عمل نہ تھا۔ چنانچہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ ان کے گھر گئے اور ان کی بیوہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ ان کا کوئی خاص عمل ہمیں بتائیے۔ انہوں نے جواب دیا: ''اور تو کوئی خاص بڑا عمل مجھے معلوم نہیں، صرف اتنا جانتی ہوں کہ دن ہو یا رات، جب بھی وہ اذان سنتے تو جواب ضرور دیتے تھے۔'' (ملخص من ابن عساکر، ج ۴۰، ص ۴۱۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اذان و اقامت کا جواب دینے میں استعمال کرنے

کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

〔19〕 اذان کے بعد دعا مانگنا

حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا ''جو اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے گا قیامت کے دن اسکے لئے میری شفاعت حلال ہوگی،

''اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّداً نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْداً نِ الَّذِیْ وَعَدْتَهٗ ترجمہ: اے اللہ عزوجل اے اس کامل دعوت اور قائم کی جانے والی نماز کے رب محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں اس مقامِ محمود پر پہنچا جسکا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔''

(صحیح بخاری، کتاب الاذان، باب الدعاء عند النداء، رقم ۶۱۴، ج ۱ص ۲۲۴)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اذان کے بعد اس دعا کے مانگنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

〔20〕 دعا مانگنا

(۱) حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمہیں دشمنوں سے نجات دلائے اور تمہارے رزق میں اضافہ کردے؟ اپنے دن اور رات میں اللہ عزوجل سے دعا مانگا کرو کیونکہ دعا مومن کا ہتھیار ہے۔'' (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، رقم ۱۷۱۹۹، ج ۱۰، ص ۲۲۱)

(۲) حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا مومن کا ہتھیار، دین کا ستون اور زمین وآسمان کا نور ہے۔''

(مستدرک، کتاب الدعا والتکبر والذکر، رقم ۱۸۵۵، ج ۲، ص ۱۶۲)

(۳) حضرتِ سیدنا اَنس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دعا عبادت کا مغز ہے۔''

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء فی فضل الدعاء، رقم ۳۳۸۲، ج ۵، ص ۲۴۳)

(۴) ام المومنین حضرتِ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''احتیاط تقدیر سے بے نیاز نہیں کرتی اور دعا نازل شدہ اور غیر نازل شدہ آفات سے نفع دیتی ہے اور جب کوئی آفت نازل ہوتی ہے تو اس کا سامنا دعا سے ہوتا ہے اور دونوں قیامت تک لڑتی رہتی ہیں۔''

(مستدرک للحاکم، رقم ۱۸۵۶، ج ۲، ص ۱۶۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان دعا مانگنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

﴿21﴾ نرم گفتگو کرنا

حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں اس شخص کے بارے میں خبر دوں جس پر جہنم حرام ہے جہنم نرم خو نرم دل اور آسان خو شخص پر حرام ہے۔'' (ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۹۶، ج ۴، ص ۲۲۰)

اور حضرت سیدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"بروزِ محشر تم میں سے میرے سب سے زیادہ محبوب اور تم میں سے میری مجلس میں سب سے زیادہ قریب وہ لوگ ہوں گے جو تم میں اچھے اخلاق والے اور نرم خو ہوں، وہ لوگوں سے الفت رکھتے ہوں اور لوگ ان سے محبت کرتے ہوں۔ اور تم میں میرے لیے سب سے زیادہ قابل نفرت اور قیامت کے دن میری مجلس میں مجھ سے سب سے زیادہ دُور منہ بھر کر باتیں کرنے والے، باتیں بنا کر لوگوں کو مرغوب کرنے والے اور تکبر کرنے والے ہونگے۔" (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، ج ۳، رقم ۲۰۲۵، ص ۴۱۰)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان نرم گفتگو کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

(22) چھینک کا جواب دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی کو چھینک آئے تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے جب یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہہ لے تو چھینکنے والا جواب میں یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔ (بخاری، کتاب الادب، رقم ۶۲۲۴، ج ۴، ص ۱۶۳)

مسئلہ:

اگر چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو سننے والے پر فوراً اس طرح جواب دینا (یعنی یَرْحَمُكَ اللہ کہنا) واجب ہے کہ وہ سن لے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۱۶)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان چھینک کا جواب دینے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

〔23〕 اپنے مسلمان بھائی کے لئے دعا کرنا

حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ ''جو مسلمان بندہ اپنے بھائی کی غیر موجودگی میں اس کے لئے دعا مانگتا ہے تو اس کا موکل فرشتہ کہتا ہے کہ تیرے لئے بھی اس کی مثل ہے۔''

(مسلم، کتاب الذکر والدعاء، رقم ۲۷۳۲، ج ۱، ص ۱۴۶۲)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان اسلامی بھائی کے لئے دعائے خیر کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

〔24〕 ایک دوسرے کو سلام کرنا

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

''**وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْرُدُّوْهَا ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا** ترجمہ کنز الایمان: اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو تم اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز پر حساب لینے والا ہے۔'' (پ ۵، النسآء: ۸۶)

(۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کیا میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں کہ جب تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ یہ ہے کہ آپس میں سلام کو رواج دو۔'' (مسلم، کتاب الایمان، رقم ۵۴، ص ۴۷)

(۲) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے بیٹے! جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو کیونکہ تمہارا سلام تیرے لیے اور

تیرے گھر والوں کے لیے برکت کا سبب ہوگا۔''

(ترمذی، کتاب الاستئذان، رقم ۲۷۱۵، ج۴، ص۳۲۴)

(۳) حضرتِ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''سلام کو عام کرو سلامتی پالوگے۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب البر والاحسان، باب ذکر اثبات السلام، رقم ۴۹۱، ج۱، ص۳۵۷)

مسئلہ:

جولوگ قرآن شریف یا وعظ سننے سنانے میں مشغول ہوں یا پڑھنے پڑھانے میں لگے ہوں انہیں سلام نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۱۸، ص۶۰۹)

مسئلہ:

خط میں سلام لکھا ہوتا ہے اس کا بھی جواب دینا واجب ہے اس کی دو صورتیں ہیں، ایک تو یہ کہ زبان سے جواب دے اور دوسرا یہ کہ سلام کا جواب لکھ کر بھیج دے لیکن چونکہ جوابِ سلام دینا فوراً واجب ہے اور خط کا جواب دینے میں کچھ نہ کچھ تاخیر ہو ہی جاتی ہے لہذا فوراً زبان سے سلام کا جواب دے دے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ جب خط پڑھا کرتے تو خط میں جو السلام علیکم لکھا ہوتا، اس کا جواب زبان سے دے کر بعد کا مضمون پڑھتے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۲۵، ص۶۱۰)

مسئلہ:

کسی نے کہا کہ فلاں کو میرا سلام کہہ دینا اور اس نے وعدہ کرلیا تو سلام پہنچانا واجب ہے اگر نہیں پہنچائے گا تو گنہگار ہوگا۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۲۴، ص۶۱۰)

مسئلہ:

کسی نے (کسی کو) سلام بھیجا تو وہ اس طرح جواب دے کہ پہلے پہنچانے والے

کو پھر اس کو جس نے سلام بھیجا ہے یعنی یوں کہے، ''علیک وعلیہ السلام۔''

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۲۴، ص ۶۱۰)

مسئلہ:

سلام کرنا سنت اور سلام کا جواب فوراً دینا واجب ہے، بلا عذر تاخیر گناہ ہے۔

(بہار شریعت، حصہ ۱۶، مسئلہ نمبر ۲، ۶، ص ۶۰۷، ۶۰۸)

مسئلہ:

سلام کرنے والے کو چاہئے کہ سلام کرتے وقت دل میں یہ نیت کرے کہ اس شخص کی جان اس کا مال اس کی عزت اس کی آبرو سب کچھ میری حفاظت میں ہے اور میں ان میں سے کسی چیز میں دخل اندازی کرنا حرام جانتا ہوں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ص ۶۰۷)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زبان سلام کرنے میں استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

(3) بعض صورتوں میں نفع بخش اور بعض میں نقصان دہ کلام:

اس طرح کا کلام وہی کرے جو اس کی باریکیوں کو سمجھتا ہو ورنہ خاموش رہنے میں ہی عافیت ہے۔ حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب تم کوئی بات کرنے لگو تو پہلے اس پر غور کرلو، اگر تمہیں کوئی فائدہ نظر آئے تو کہہ ڈالو اور اگر تم شش وپنج میں پڑ جاؤ تو خاموش رہو یہاں تک کہ تم پر اس کی افادیت کھل جائے۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۵)

جبکہ حضرت سیدنا ابراہیم تیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ''جب مؤمن بات کرنا چاہتا ہے تو دیکھتا ہے، اگر کوئی فائدہ محسوس ہو تو بات کرتا ہے ورنہ خاموش رہتا ہے۔''

(احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۴۲)

اس کی تفصیل کے لئے سیدنا امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی مایہ ناز تصنیف احیاء العلوم (جلد سوم) کا مطالعہ فرمائیں۔

(4) فضول کلام:

اس سے مراد وہ کلام ہے جس سے کوئی دنیوی یا اُخروی فائدہ حاصل نہ ہو۔ ایسے کلام میں مشغول ہونے سے احتراز ضروری ہے کیونکہ اس گفتگو میں صرف ہونے والے وقت کو نفع بخش کلام میں خرچ کیا جا سکتا تھا اور نفع سے محرومی بھی ایک طرح کا نقصان ہی ہے۔ لہذا! انسان کو چاہئے کہ یا تو اچھا کلام کرے ورنہ خاموش رہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''کسی شخص کا بیکار باتوں کو چھوڑ دینا حُسنِ اسلام میں سے ہے۔''

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، رقم الحدیث ۲۳۲۴، ج ۴، ص ۱۴۲)

جبکہ حضرتِ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''میں تمہیں فضول کلام سے ڈراتا ہوں، انسان کے لئے اتنی ہی بات کافی ہے جو اس کی حاجت کے مطابق ہو۔'' (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۴۲)

اور امام مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حکیم لقمان رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا، ''ہم آپ کا جو مقام دیکھ رہے ہیں، آپ اس پر کس طرح پہنچے؟'' انہوں نے فرمایا، ''سچی بات کرنے، امانت ادا کرنے اور بیکار گفتگو چھوڑ دینے سے۔''

(المؤطا للامام مالک، کتاب الکلام، باب ماجاء فی الصدق والکذب، رقم ۱۹۱۱، ج ۲، ص ۴۶۷)

فضول گفتگو کی چند مثالیں:

(۱) ''یہ گاڑی کتنے میں لی؟''

یادرہے کہ یہ سوال اس وقت فضول کہلائے گا جب اس سوال کے پیچھے کوئی واضح مقصد نہ ہو چنانچہ اگر کوئی اس لئے پوچھے کہ وہ بھی گاڑی خریدنے کی خواہش رکھتا ہے اور اندازہ کرنا چاہے کہ آیا میری قوتِ خرید اتنی ہے یا نہیں کہ میں یہ گاڑی خرید سکوں تو اب یہ سوال فضول نہیں کہلائے گا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) ''آج بہت گرمی ہے۔''

لیکن اگر کوئی اس نیت سے یہ الفاظ کنایۃً بولے کہ میزبان ٹھنڈا پانی پلادے یا پنکھا چلادے اور اسے سوال بھی نہ کرنا پڑے تو یہ سوال فضول نہیں کہلائے گا۔ جیسا کہ منقول ہے کہ مفتی اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کو جب پیاس لگتی تو فرماتے ''مجھے پیاس لگی ہے۔'' خدمت گار معاملہ سمجھ کر آپ کی بارگاہ میں پانی حاضر کردیتے اور آپ کو سوال بھی نہ کرنا پڑتا۔

(۳) ''نہ جانے یہ ٹریفک کیوں جام ہوجاتا ہے۔''

(۴) ''نہ جانے یہ سڑکیں کب مکمل ہوں گی؟''

(۵) ''نہ جانے یہ ٹرین کب منزل پر پہنچے گی؟''

فضول گفتگو کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے بیان ''فضول گفتگو کی مثالیں'' کا کیسیٹ سماعت فرمائیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

کلام کی مذکورہ بالا تقسیم اور اس کی تفصیل سے یہ نتیجہ سامنے آیا کہ قلتِ کلام

میں ہی عافیت ہے کیونکہ کلامِ کثیر کی صورت میں زبان کے نافرمانی میں مبتلاء ہونے کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں جیسا کہ حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس کا کلام زیادہ ہوتا ہے اس کی خطائیں بھی زیادہ ہوتی ہیں۔'' (الترغیب والترہیب، کتاب الادب، رقم الحدیث ۵۱، ج ۳، ص ۳۴۵)

خاموشی کے فضائل

خاموش رہنے کی عادت اپنانے (یعنی قفلِ مدینہ لگانے) کی وجہ سے گناہوں سے حفاظت کے ساتھ ہمیں درجِ ذیل برکتیں بھی حاصل ہوں گی،

☆ حضرتِ سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ کی ملاقات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابودرداء! کیا میں تجھے دو ایسے عمل نہ بتاؤں جنکی مشقت تو خفیف ہے مگران کا اجرعظیم ہے اللہ عزوجل کے ساتھ ان جیسے کسی عمل کے ساتھ ملاقات نہیں کی گئی وہ دو عمل طویل خاموشی اور حسنِ اخلاق ہیں۔''

(مجمع الزوائد، باب ماجاء فی حسن الخلق، رقم: ۱۲۶۷۲، ج ۸، ص ۴۸)

☆ حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے وہ اچھی بات کرے یا خاموش رہے۔''

(ترمذی، کتاب البر والصلۃ، رقم: ۱۹۷۴، ج ۳، ص ۳۸۹)

☆ حضرتِ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو خاموش رہا اس نے نجات پائی۔''

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم: ۲۵۰۹، ج ۴، ص ۲۲۵)

☆ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جسے سلامتی عزیز ہو اسے چاہئیے کہ

خاموشی اختیار کرے۔'' (شعب الایمان، رقم ۴۹۳۷، ج ۴، ص ۲۴۱)

☆ حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بندہ اس وقت تک ایمان کی حقیقت نہیں پاسکتا جب تک اپنی زبان کو روکے نہ رکھے۔'' (المعجم الاوسط، رقم الحدیث ۶۵۶۳، ج ۵، ص ۵۵)

☆ حضرتِ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خوشخبری ہے اس شخص کیلئے جو اپنا زائد کلام بچا کر رکھے اور زائد مال خرچ کردے۔''

(المعجم الکبیر، مسند رکب المصری، رقم: ۴۶۱۶، ج ۵، ص ۷۲)

☆ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا کہ تنہائی برے ہم نشین سے بہتر ہے، اچھا ہم نشین تنہائی سے بہتر ہے، بھلائی کا سکھانا خاموشی سے بہتر ہے اور برائی کی تعلیم سے خاموشی بہتر ہے۔''

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الادب، رقم ۴۸۶۴، ج ۳، ص ۴۵)

☆ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: '' اگر گفتگو چاندی ہوتو خاموشی سونا ہے۔'' (احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۳۶)

☆ حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''خاموش رہنے سے انسان کے رُعب میں اضافہ ہوتا ہے۔'' (المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۷)

☆ حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''جب عقل کامل ہوجاتی ہے تو کلام میں کمی واقع ہوجاتی ہے۔'' (المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۶)

☆ حضرت سیدنا وہب بن ورد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ''حکمت کے دس حصے ہوتے ہیں جس میں سے نو حصے خاموشی میں اور دسواں گوشہ نشینی میں پوشیدہ ہے۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۶)

خاموش رہنے کی عادت کیسے بنائیں؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

خاموش رہنے کی عادت بنانے کے لئے نیچے دی گئی گزارشات پر عمل کرنا بے حد مفید ہوگا:

(1) لکھ کر گفتگو کرنے کی کوشش کریں کیونکہ اس میں نفس کے لئے مشقت ہے اور نفس مشقت سے بہت گھبراتا ہے۔ چنانچہ ہماری گفتگو محض ضرورت تک محدود رہے گی۔ حضرتِ سیدنا مالک بن دینار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: ''اگر لوگوں کو لکھ کر گفتگو کرنے کا مکلّف بنایا جاتا تو یہ بہت کم گفتگو کرتے۔'' (مجموعہ رسائل ابن ابی الدنیا)

اس سلسلے میں ایک مدنی پیڈ اور قلم ہر وقت اپنی جیب میں رکھئے اور قلتِ کلام کی عادت بنانے کے لئے روزانہ کچھ نہ کچھ بات چیت لکھ کر کیجئے۔

(2) اشارے سے گفتگو کرنا بھی زبان کو کثرتِ کلام کا عادی ہونے سے بچانے کے لئے بے حد مفید ہے۔

(3) اگر فضول گوئی کی عادت سے جلدی جان چھڑانا چاہیں تو روزانہ کچھ دیر کے لئے منہ میں پتھر رکھ لیجئے کہ یہ سنتِ صدیقی بھی ہے چنانچہ منقول ہے کہ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منہ میں پتھر لئے رہتے تھے۔ (اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان، ج۹ص۱۴۲)

لیکن خیال رہے کہ پتھر بیضوی انداز میں اچھی طرح گھِسائی کیا ہوا ہو اور اس کا سائز اتنا بڑا ہو کہ حلق سے نیچے نہ اتر سکے۔

(4) اگر کبھی زبان سے فضول بات نکل جائے تو اس پر نادم ہو کر دُرودِ پاک

پڑھیے اور نفع سے محرومی کا ازالہ کرنے کی کوشش کریں۔ درود پاک کی برکت سے فضول گوئی سے نجات مل ہی جائے گی۔ ان شاءاللہ عزوجل

ضروری گزارش

خاموشی کے تمام تر فضائل وفوائد کے باوجود بعض مقامات ایسے ہیں جہاں بولنا ضروری ہے اور چپ رہنا نقصان دہ ہے، مثلاً قرآن پاک پڑھنا سیکھنے کے لئے، نماز میں (اس کی تفصیل جاننے کے لئے ''**نماز کے احکام**'' کا مطالعہ فرمائیں)، تکبیرات تشریق کہنے کے وقت، چھینک کا جواب دینے کے لئے، سلام کا جواب دینے کے لئے اور کسی کے گھر میں داخل ہونے کے لئے اجازت لیتے وقت بولنا ضروری ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مدینہ: ان مسائل کی تفصیل جاننے کے لئے صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ کی تالیف ''بہار شریعت'' کا مطالعہ فرمائیں۔

زبان کی حفاظت کے واقعات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

خاموشی کی عادت اپنانے میں استقامت کے لئے بطورِ ترغیب ان واقعات کا مطالعہ فرمائیں۔

{1} ایک شخص بارگاہِ اقدس ﷺ میں بہت زیادہ بول رہا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیری زبان پر کتنے پردے ہیں؟'' اس نے عرض کیا: ''دو ہونٹ اور دانتوں کے درمیان چھپی ہوئی ہے۔'' فرمایا: ''تیری زبان کو روکنے کے لیے کیا یہ چیزیں کم ہیں؟''

(اتحاف السادۃ المتقین، کتاب آفات اللسان، ج۹ص۱۶۳)

[2] حضرت سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی: ''مجھے کوئی مختصر نصیحت فرمائیے۔'' سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم اپنی نماز کے لئے کھڑے ہو تو رخصت ہونے والے کی سی نماز پڑھو (یعنی آخری نماز سمجھ کر پڑھو)، کوئی ایسی بات نہ کرو، جس کے بارے میں بعد میں معذرت کرنی پڑے اور لوگوں کے ہاتھوں میں موجود اشیاء سے مکمل طور پر مایوس ہو جاؤ (یعنی کسی سے مال ملنے کی امید نہ رکھو)۔'' (مشکوۃ المصابیح، کتاب الرقاق رقم: ۵۲۲۶، ج ۳، ص ۱۱۶،)

[3] حضرت سیدنا یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ سے باہر آئے تو طویل عرصہ تک خاموش رہے۔ کسی نے پوچھا: ''آپ کچھ بولتے کیوں نہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''اسی بولنے نے تو مجھے مچھلی کے پیٹ تک پہنچایا تھا۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۷)

[4] حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ آپ اپنی زبان کو پکڑ کر فرما رہے ہیں: ''یہی وہ چیز ہے جس نے مجھے مصیبتوں میں گرفتار کر رکھا ہے۔'' (تاریخ الخلفاء، ص ۱۰۰)

[5] حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ صفا پر کھڑے ہو کر تلبیہ پڑھ رہے تھے اور فرما رہے تھے: ''اے زبان! اچھی بات کہو فائدہ ہوگا اور بری بات سے خاموشی اختیار کرو سلامت رہو گی اس سے پہلے کہ تمہیں ندامت اٹھانی پڑے۔''

(احیاء العلوم، کتاب آفات اللسان، ج ۳، ص ۱۳۵)

[6] حضرت سیدنا مالک بن ضیغم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا رباح القیسی رضی اللہ عنہ نمازِ عصر کے بعد ہمارے ہاں تشریف لائے اور فرمایا: ''اپنے والد محترم

کو باہر بھیجئے۔'' میں نے عرض کی: ''وہ تو سو رہے ہیں۔'' تو آپ یہ کہتے ہوئے پلٹ گئے کہ ''یہ سونے کا کون سا وقت ہے؟'' میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ میں نے دیکھا کہ آپ اپنا محاسبہ کرتے ہوئے فرما رہے ہیں: ''ابوالفضول! تم نے یہ کیوں کہا کہ یہ سونے کا کون سا وقت ہے؟ آخر تجھے یہ فضول بات کہنے کی کیا ضرورت تھی؟ اب تمہیں سزا بھگتنا ہوگی، میں سال بھر تجھے تکیہ پر سر نہیں رکھنے دوں گا۔'' میں نے دیکھا کہ یہ کہتے ہوئے آپ کی آنکھوں سے سیلابِ اشک رواں تھا۔ (کیمیائے سعادت ج۲،ص۸۹۳)

{7} کسی بزرگ سے پوچھا گیا کہ ''حضرت سیدنا احنف رضی اللہ عنہ آپ لوگوں کے سردار کیسے بنے حالانکہ نہ تو وہ عمر میں سب سے بڑے ہیں اور نہ ہی مال و دولت میں؟'' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''انہیں یہ سرداری اپنی زبان پر حکومت کرنے (قابو پانے) کی وجہ سے نصیب ہوئی ہے۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج۱،ص۱۴۷)

{8} حضرت سیدنا حسان بن سنان تابعی رضی اللہ عنہ ایک بلند مکان کے پاس سے گزرے تو اس کے مالک سے دریافت کیا: ''یہ مکان بنائے تمہیں کتنا عرصہ گزرا ہے؟'' یہ سوال کرنے کے بعد آپ دل میں سخت نادم ہوئے اور اپنے نفس سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے، ''اے مغرور نفس! تو بے کار و بے مقصد سوالات میں قیمتی وقت کو ضائع کرتا ہے۔'' پھر اس فضول سوال کے کفارے میں آپ نے ایک سال کے روزے رکھے۔

(منہاج العابدین، ص ۷۲)

{9} منقول ہے کہ ایک مرتبہ چار ممالک کے بادشاہ کسی جگہ جمع ہوئے تو ایران کے بادشاہ نے کہا: ''میں نہ بول کر کبھی نہیں پچھتایا لیکن بولنے کی وجہ سے بارہا

شرمندگی کا سامنا کرنا پڑا۔'' روم کے بادشاہ نے کہا: ''اپنی ان کہی بات کی تردید میرے لئے بہت آسان تھی جبکہ کہی ہوئی بات کی تردید مجھے بے حد دُشوار محسوس ہوئی۔'' چین کے بادشاہ نے کہا: ''جب تک میں خاموش رہا میں اپنی بات کا مالک تھا لیکن جب وہ بات کہہ بیٹھا تو وہ میری مالکہ بن گئی۔'' ہند کے بادشاہ نے کہا: ''مجھے تو بولنے والے پر حیرت ہے کہ وہ ایسی بات کہتا ہی کیوں ہے؟ کہ جو منہ سے نکل جائے تو نقصان دے اور اگر نہ نکلے تو کچھ نفع نہ دے۔'' (المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۷)

﴿10﴾ ایک مرتبہ بادشاہ بہرام کسی درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا کہ اسے کسی پرندے کے بولنے کی آواز سنائی دی۔ اس نے پرندے کی طرف تیر پھینکا جو اسے جا لگا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ بہرام نے کہا: ''زبان کی حفاظت انسان اور پرندے دونوں کے لئے مفید ہے کہ اگر یہ نہ بولتا تو اس کی جان بچ جاتی۔''

(المستطرف فی کل فن مستظرف، الباب الثالث عشر، ج ۱، ص ۱۴۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یہ تمام واقعات زبان کے سلسلے میں احتیاط پسندی کے آئینہ دار ہیں۔ ہمیں بھی اپنے اکابرین کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے حفاظتِ زبان کے لئے عملی کوشش شروع کر دینی چاہیئے، اللہ تعالیٰ ہمارا حامی و ناصر ہو۔ آمین بجاہ النبی الامین ﷺ

/☆/☆/☆/☆/☆/☆/

شرم گاہ کی حفاظت

شرم گاہ کی حفاظت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس کے ناجائز استعمال سے بچے اور اپنے بدن کے فطری تقاضے یعنی شہوت کو پورا کرنے کے لئے وہی طریقے اپنائے جنہیں شرعی طور پر جائز قرار دیا گیا ہو۔ بطورِ ترغیب اس کی حفاظت کے فضائل ملاحظہ ہوں۔

شرم گاہ کی حفاظت کے فضائل

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے فلاح کو پہنچنے والے (یعنی کامیابی کو پالینے والے) مؤمنین کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا: ''**وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ ٥ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ ٥ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ ٥** ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جوان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔''

(پ۱۸، المومنون ۵، ۶، ۷)

سرورِ عالم ﷺ نے بھی ترغیبِ امت کے لئے شرم گاہ کی حفاظت کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ

حضرتِ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اے قریش کے جوانو! اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو، زنا مت کرو، جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی

اس کے لئے جنت ہے۔'' (المستدرک، کتاب الحدود، رقم ۸۱۲۷، ج ۵، ص ۵۱۲)

اور حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عورت جب پانچوں نَمازیں ادا کرے، اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہوجائے گی۔''

(الاحسان بترتیب ابن حبان، مسند ابوہریرہ، رقم ۴۱۵۱، ج ۶، ص ۱۸۴)

قضائے شہوت کے حلال ذرائع

پیارے اسلامی بھائیو!

شرعی طور پر دو قسم کی عورتوں سے اپنی خواہش کو پورا کرنا جائز ہے۔(۱) زوجہ اور (۲) کنیزِ شرعی

قرآن مجید میں ہے: '' **اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ۞** مگر اپنی بی بیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔'' (پ ۱۸، المومنون: ۶)

فی زمانہ کنیزِ شرعی میسر نہ ہونے کی بناء پر صرف زوجہ سے ہی مطلوبہ مقصد حاصل کرنا ممکن ہے۔اسی طریقے کی جانب متوجہ کرنے کے لئے رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مقامات پر ترغیبی کلام ارشاد فرمایا۔ چنانچہ

حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: '' نکاح میری سنت سے ہے پس جو شخص میری سنت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔لہذا نکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بناء پر دیگر امتوں پر فخر کروں گا۔جو

قدرت رکھتا ہو وہ نکاح کرے اور جو قدرت نہ پائے تو روزے رکھا کرے کیونکہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، رقم ۱۸۴۶، ج ۲، ص ۴۰۶)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا، ''اے نوجوانو! تم میں سے جو شخص گھر بسانے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ نکاح کرے کیونکہ یہ نگاہوں کو زیادہ جھکانے اور شرمگاہ کی زیادہ حفاظت کرنے والا ہے اور جو نکاح کی استطاعت نہیں رکھتا، تو روزے رکھے، کیونکہ روزوں سے شہوت ٹوٹتی ہے۔''
(بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءہ فلیصم، رقم ۵۰۶۰، ج ۳، ص ۴۲۲)

نکاح کا شرعی حکم:

یاد رہے کہ نکاح ہمیشہ سنت نہیں، بلکہ کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی مکروہ اور بعض اوقات تو حرام بھی ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے......

فرض:

اگر یہ یقین ہو کہ نکاح نہ کرنے کی صورت میں زناء میں مبتلاء ہو جائے گا تو نکاح کرنا فرض ہے۔ ایسی صورتِ حال میں نکاح نہ کرنے پر گناہ گار ہوگا۔

واجب:

اگر مہر ونفقہ دینے پر قدرت ہو اور غلبۂ شہوت کے سبب زناء یا بدنگاہی یا مشت زَنی میں مبتلاء ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صورت میں نکاح واجب ہے اگر نہیں کرے گا تو گناہ گار ہوگا۔

سنتِ مؤکدہ:

اگر مہر، نان ونفقہ دینے اور ازدواجی حقوق پورے کرنے پر قادر ہو اور شہوت کا

بہت زیادہ غلبہ نہ ہو تو نکاح کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ ایسی حالت میں نکاح نہ کرنے پر اَڑے رہنا گناہ ہے۔ اگر حرام سے بچنا.. یا.. اتباعِ سنت.. یا.. اولاد کا حصول پیشِ نظر ہو تو ثواب بھی پائے گا اور اگر محض حصولِ لذت یا قضائے شہوت مقصود ہو تو ثواب نہیں ملے گا، نکاح بہر حال ہو جائے گا۔

مکروہ:

اگر یہ اندیشہ ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان ونفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا تو اب نکاح کرنا مکروہ ہے۔

حرام:

اگر یہ یقین ہو کہ نکاح کرنے کی صورت میں نان ونفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کر سکے گا تو اب نکاح کرنا حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے (ایسی صورت میں شہوت توڑنے کے لئے روزے رکھنے کی ترکیب بنائے)۔

(ماخوذ از بہار شریعت، کتاب النکاح، حصہ ۷، ص ۵۵۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

یہ بھی ذہن میں رہے کہ مرد پر لازم ہے کہ اپنی زوجہ سے قضائے شہوت کرنے میں بھی شریعت کی قائم کردہ حدود کی پاسداری کرے۔ لہذا! اگر اس نے شرعی حدود کو قائم نہ رکھا تو وہ گناہ گار ہوگا، شرعی حدود کو توڑنے کی کئی صورتیں ہیں۔ مثلاً

(۱) حالتِ حیض میں صحبت کرنا :

قرآن حکیم میں اس کی ممانعت کی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

”وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْمَحِیْضِ ط قُلْ ھُوَ اَذًی فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِی

الْمَحِيْضِ ط ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے پوچھتے ہیں حیض کا حکم، تم فرماؤ کہ وہ ناپاکی ہے، تو عورتوں سے الگ رہو، حیض کے دنوں (میں)۔'' (پ۲، البقرۃ:۲۲۲)

صدرالشریعہ حکیم مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں: ''اس (یعنی حیض ونفاس کی) حالت میں ناف سے گھٹنے تک عورت کے بدن سے مرد کا اپنے کسی عضو سے چھونا جائز نہیں جبکہ کپڑا وغیرہ حائل نہ ہو، شہوت سے ہو یا بلاشہوت اور اگر ایسا (کپڑا وغیرہ) حائل ہو کہ بدن کی گرمی محسوس نہ ہوگی تو حرج نہیں۔''

(بہارشریعت، مسئلہ نمبر۳۱، حصہ۲، ص ۱۱۸)

مزید لکھتے ہیں: ''ناف سے اوپر اور گھٹنے سے نیچے چھونے یا کسی طرح کا نفع لینے میں کوئی حرج نہیں۔ (بہارشریعت، مسئلہ نمبر۳۲، حصہ۲، ص ۱۱۸)

(۲) پچھلے مقام میں وطی کرنا:

رحمتِ عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اپنی زوجہ سے اس کی دبر میں وطی کرے، ملعون ہے۔'' (ابوداؤد۔ کتاب النکاح، باب فی جامع النکاح، رقم ۲۱۶۲، ج۲، ص ۳۶۲)

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس مرد پر نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے۔''

(جامع ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی کراھیۃ اتیان النساء فی ادبارھن، رقم ۱۱۶۸، ج۲، ص ۳۸۸)

(۳) برہنہ حالت میں قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا:

فتاویٰ رضویہ میں ہے: ''بحالتِ برہنگی قبلہ کو منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج۱۰، نصف اول، ص ۱۴۰)

قضائے شہوت کے ممنوع ذرائع

پیارے اسلامی بھائیو!

زوجہ اور کنیزِ شرعی کے علاوہ قضائے شہوت کی مختلف صورتیں مثلاً زناء، لواطت، جانوروں سے بدفعلی اور مشت زنی وغیرھا، سب کی سب حرام و ناجائز ہیں۔ ان ناجائز و حرام امور کی تفصیل ملاحظہ ہو......

(1) زِناء:

یہ حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔ اس ناپاک فعل کی ممانعت کرتے ہوئے رب تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا:

''لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ۝

ترجمہ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ۔ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲)

تعلیماتِ قرآنیہ کی رو سے بے حیائی قرار پانے والا یہ کام شیطان کو کس قدر محبوب ہے اس کا اندازہ اس روایت سے لگایئے،

منقول ہے کہ شیطان اپنے لشکر زمین میں پھیلا دیتا ہے اور انہیں کہتا ہے: ''تم میں جو کسی مسلمان کو گمراہ کرے گا، میں اس کے سر پر ایک تاج پہناؤں گا۔'' چنانچہ ان میں جو زیادہ فتنہ باز ہوتا ہے، وہ مرتبے کے لحاظ سے شیطان سے اتنا ہی نزدیک ہوتا ہے۔ جب وہ لوٹتے ہیں تو ان میں ایک کہتا ہے: ''میں نے فلاں کو اس وقت تک نہ چھوڑا، جب تک اس نے اپنی بیوی کو طلاق نہ دے دی۔'' شیطان اسے جواب دیتا ہے: ''تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا، قریب ہے کہ وہ شخص کسی دوسری سے شادی کر لے۔''

پھر دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے: ''میں فلاں کے ساتھ اس وقت تک رہا، جب تک اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان جدائی نہ کروادی۔'' شیطان اسے بھی یونہی کہتا ہے کہ ''تو نے کوئی بڑا کام نہیں کیا، عنقریب وہ اس سے صلح کرلے گا۔'' پھر ایک اور آتا ہے اور کہتا ہے: ''میں فلاں کے ساتھ رہا حتی کہ اس نے زناء کرلیا۔''...

یہ سن کر شیطان کہتا ہے: ''ہاں تو نے کام کیا ہے۔'' پھر اسے خود سے قریب کر لیتا ہے اور تاج اس کے سر پر رکھ دیتا ہے۔ (کتاب الکبائر، صفحہ ۵۸)

زناء کی شرعی سزا :

نفس وشیطان کے بہکاوے میں آکر وقتی لذت کی خاطر زنا کا ارتکاب کرنے والے مرد یا عورت اگر غیر شادی شدہ ہوں تو ان کی شرعی سزا یہ ہے کہ انہیں کسی نرمی کے بغیر اعلانیہ طور پر ۱۰۰ کوڑے مارے جائیں گے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

''اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيُ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّ لَاتَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ ترجمہ کنزالایمان: جو عورت بدکار ہو اور جو مرد تو ان میں ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم ایمان لاتے ہو اللہ اور پچھلے دن پر اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔'' (پ ۱۸، النور: ۲)

اور اگر کوئی شادی شدہ مرد یا عورت اس فعل میں مبتلاء ہو جائیں تو بِالْاِجماع اسے سنگسار کردیا جائے گا۔ البحر الرائق میں ہے، ''اگر زناء کرنے والا شادی شدہ ہو تو اسے کسی کھلی جگہ میں پتھر مارے جائیں حتی کہ مرجائے۔'' (البحر الرائق، کتاب الحدود، ج ۵، ص ۱۳)

زنا کی اُخروی سزا:

پیارے اسلامی بھائیو! مذکورہ بالا سزاؤں کا تعلق دنیاوی زندگی سے ہے، اگر ایسا شخص بغیر توبہ کے مرگیا تو اسے انتہائی دردناک عذابات کا سامنا کرنا پڑے گا جیسا کہ

(۱) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھانے کے بعد ہماری جانب متوجہ ہوکر فرمایا: ''آج رات میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے ۔ ہم ایک تنور کی مثل گڑھے کے پاس پہنچے ، جس کا اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے سے کشادہ تھا۔اس میں آگ بھڑک رہی تھی اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں ۔ جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہوجاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں ۔ میں نے پوچھا: ''یہ کیا ہے؟'' ان دونوں نے جواب دیا: ''یہ لوگ زناء کرنے والے ہیں ۔'' (ملخصاً، بخاری، کتاب الجنائز، رقم ۱۳۸۶، ج ۱،ص ۴۶۷)

(۲) علامہ شمس الدین ذہبی علیہ الرحمۃ نقل فرماتے ہیں کہ زبور شریف میں ہے، ''بے شک زناء کرنے والوں کو ان کی شرمگاہوں کے ذریعے آگ میں لٹکا دیا جائے گا اور انہیں لوہے کے کوڑوں سے مارا جائے گا۔ جب وہ مار کے سبب فریاد کریں گے تو عذاب کے فرشتے کہیں گے: ''یہ آواز اس وقت کہاں تھی جب تم ہنستے تھے، خوش ہوتے تھے اور اِتراتے تھے، نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے تھے اور نہ اس سے حیاء کرتے تھے۔''

(کتاب الکبائر، صفحہ ۵۵)

(۳) حضرت مکحول دمشقی تابعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''دوزخیوں کو شدید بدبو محسوس ہوگی تو وہ کہیں گے: ''ہم نے اس سے گندی بدبو کبھی محسوس نہیں کی۔'' تو

انہیں بتایا جائے گا کہ ''یہ زانیوں کی شرمگاہوں کی بدبو ہے۔'' (کتاب الکبائر، صفحہ ۵۷)

(۴) منقول ہے کہ ''جہنم میں ایک وادی ہے جس میں سانپ اور بچھو ہیں۔ ہر بچھو، خچر کے برابر موٹا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے ستر ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں ایک زہر کی تھیلی ہے۔ یہ زانی کو ڈنک ماریں گے اور اپنا زہر اس کے بدن میں چھوڑ دیں گے، زانی اس کے درد کی تکلیف کو ہزار سال تک محسوس کرے گا۔ پھر اس کا گوشت زرد پڑ جائے گا اور اس کی شرمگاہ سے پیپ اور زرد پانی بہنے لگے گا۔''

(کتاب الکبائر، صفحہ ۵۹)

(۵) کتاب الکبائر میں ہے کہ ''جس نے کسی ایسی عورت کو شہوت کے ساتھ چھوا جو اس کے لئے حلال نہ تھی تو وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوگا۔ اگر اس نے اس عورت کا بوسہ لیا ہوگا تو اس کے ہونٹوں کو آگ کی قینچیوں سے کاٹا جائے گا۔ اگر اس کے ساتھ زناء کیا ہوگا تو اس کی ران بروزِ قیامت اس کے خلاف گواہی دے گی اور کہے گی، ''میں حرام کام کے لئے سوار ہوئی تھی۔'' یہ سن کر اللہ تعالیٰ اس شخص کی جانب نگاہ غضب سے دیکھے گا تو اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا۔ یہ شخص زناء کا انکار کرتے ہوئے کہے گا، ''میں نے تو زناء نہیں کیا۔''

مگر اس کی زبان اس کے خلاف گواہی دے گی: ''میں نے اس کے ساتھ کلام کیا تھا جو حلال نہ تھی۔'' اس کے ہاتھ کہیں گے: ''ہم حرام کے لئے بڑھے تھے۔'' اس کی آنکھیں کہیں گی: ''ہم نے حرام کو دیکھا تھا۔'' اس کے پیر کہیں گے: ''ہم حرام کی جانب چلے تھے۔'' اس کی شرمگاہ کہے گی: ''میں نے زناء کیا تھا۔'' اعمال لکھنے والے فرشتوں

میں سے ایک کہے گا: ''میں نے سنا تھا۔'' دوسرا کہے گا، ''اور میں نے لکھا تھا۔''

اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ''میں اس کے کام پر مطلع تھا اور میں نے اس کا پردہ رکھا تھا۔'' پھر فرمائے گا، ''اے میرے فرشتو! اسے پکڑ لو اور میرا عذاب اسے چکھاؤ۔ بے شک اس پر میرا عذاب شدید ہوتا ہے، جو مجھ سے شرم وحیاء میں کمی کرتا ہے۔''

(کتاب الکبائر، صفحہ ۵۹)

(2) لواطت:

بے شمار دنیاوی و اُخروی آفات کا سبب بننے والے اس مذموم فعل کی قباحت قرآن کریم اور احادیث کریمہ سے ثابت ہے، چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

''**وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ 0 اِنَّكُمْ لَتَاْتُوْنَ الرِّجَالَ شَهْوَةً مِّنْ دُوْنِ النِّسَآءِ ط بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ 0**'' ترجمہ کنزالایمان: اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہاں میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے۔'' (پ۸، اعراف: ۸۰، ۸۱)

قومِ لوط (علیہ السلام) پر اسی کی وجہ سے عذاب نازل ہوا تھا، جس کا بیان قرآن مجید فرقانِ حمید میں ان الفاظ سے کیا گیا ہے:

''**فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِيَهَا سَافِلَهَا وَاَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ** ترجمہ کنزالایمان: پھر جب ہمارا حکم آیا ہم نے اس بستی کے اوپر کو اس کا نیچا کر دیا اور اس پر کنکر کے پتھر لگاتار برسائے۔'' (ھود: ۸۲)

اس کی مذمت میں احادیثِ مقدسہ:

(۱) حضرت عمرو بن ابی عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''جو قوم لوط کا سا عمل کرے، وہ ملعون ہے۔''

(ترمذی، کتاب الحدود، باب ماجاء فی حد اللوطی، رقم ۱۴۶۱ ج ۳، ص ۱۳۷)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''چار قسم کے لوگ ایسے ہیں، جو صبح اللہ تعالیٰ کے غضب میں اور شام اس کی ناراضگی میں کرتے ہیں۔'' عرض کی گئی: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون ہیں؟'' ارشاد فرمایا: ''وہ مرد جو عورتوں سے مشابہت اختیار کرتے ہیں اور وہ عورتیں جو مردوں سے مشابہت اختیار کرتی ہیں اور جانوروں اور مردوں سے بدفعلی کرنے والے۔'' (کنز العمال، کتاب المواعظ، رقم ۴۳۹۷۵، ج ۱۶، ص ۳۱)

(۳) حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''عنقریب اس امت میں ایک ایسا گروہ ہوگا جو لوطیہ کہلائے گا۔ یہ تین قسم کے ہوں گے۔

(i) جو امردوں کی صورتیں دیکھیں گے اور ان سے بات چیت کریں گے،

(ii) جو ان سے ہاتھ ملائیں گے اور گلے بھی ملیں گے،

(iii) جو ان سے بدفعلی کریں گے۔

ان سبھی پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے مگر جو توبہ کرلیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کی توبہ قبول فرمالے گا اور وہ لعنت سے بچے رہیں گے۔ (کنز العمال، کتاب الحدود، رقم ۱۳۱۲۹ ج ۵، ص ۱۳۵)

اس کی شرعی سزا:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم

جس شخص کو قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو کرنے اور کروانے والے دونوں کو قتل کر دو۔'' (مستدرک، کتاب الحدود، رقم ۸۱۱۳، ج ۵، ص ۵۰۸)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ان کے لئے فرمایا کرتے تھے،'' یعنی بستی میں کوئی اونچی دیوار دیکھی جائے اور لوطی کو اس کے نیچے ڈال دیا جائے، پھر اسکے ساتھ پتھروں والا معاملہ کیا جائے جیسا قوم لوط کے ساتھ کیا گیا تھا۔''

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی جانب ایک خط لکھ کر بھیجا کہ میں نے یہاں ایک ایسا شخص پایا ہے، جو بخوشی دوسروں کو اپنی ذات پر قدرت دیتا ہے۔'' حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس سلسلے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ طلب فرمایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا،'' بے شک یہ ایک ایسا گناہ ہے، جسے فقط ایک امت یعنی قوم لوط نے کیا ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتادیا کہ اس نے اس قوم کے ساتھ کیا کیا، چنانچہ میرا خیال ہے کہ اس شخص کو جلا دیا جائے۔''

پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ آپ نے حسبِ حکم اسے آگ میں جلوا دیا۔'' (کتاب الکبائر، ص ٦٦)

مدینہ :۔

زنا اور لواطت کی بیان کردہ شرعی سزائیں نافذ کرنا حاکم اسلام کا کام ہے، عوام کو چاہیے کہ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ فلاں نے زنا یا لواطت جیسا قبیح فعل کیا ہے تو اس سے اس وقت تک سماجی تعلق ختم کرلیں جب تک وہ کامل توبہ نہ کرلے۔

فاعل ومفعول کی اُخروی سزا:

(۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے، ''جس نے کسی کوخود پر بخوشی قدرت دی، حتی کہ دوسرے نے اس سے منہ کالا کیا تو اللہ تعالیٰ اسے عورتوں کی سی شہوت میں مبتلاء فرمادے گا اور قیامت تک اس کی قبر میں شیطان کو اس کے قریب رکھے گا۔''

(کتاب الکبائر، ص ٦٦)

(۲) حضرت سیدنا وکیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص قومِ لوط کا سا عمل کرتے ہوئے مرے گا تو بعدِ تدفین اسے قومِ لوط کے قبرستان میں منتقل کردیا جائے گا اور اس کا حشر انہی کے ساتھ ہوگا۔ (کنز العمال، کتاب الحدود، رقم ۱۳۱۲۷، ج ۵، ص ۱۳۵)

(۳) مروی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دورانِ سفر ایک آگ کے پاس سے گزرے، جو ایک مرد پر جل رہی تھی۔ آپ نے اس آگ کو بجھانے کے لئے اس پر پانی ڈالا۔ اچانک اس آگ نے ایک لڑکے کی صورت اختیار کر لی اور وہ مرد آگ بن گیا۔ آپ کو اس سے بہت تعجب ہوا اور آپ نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی، ''اے میرے رب! ان دونوں کو ان کے دنیاوی حال پر لوٹا دے تاکہ میں ان سے ان کے بارے میں پوچھ سکوں۔''

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کو زندہ فرما دیا۔ آپ نے دیکھا کہ وہ ایک مرد اور ایک لڑکا تھا۔ آپ نے ان سے فرمایا، ''تم دونوں کا کیا معاملہ ہے؟'' مرد نے جواب دیا، ''اے روح اللہ! میں دنیا میں اس لڑکے کی محبت میں گرفتار ہو گیا تھا، شہوت نے مجھے ابھارا کہ میں اس سے برا کام کروں پھر جب میں اور یہ لڑکا مر گئے، تو یہ آگ بن گیا، جو

مجھے جلاتا ہے اور میں بھی آگ بن کر اسے جلاتا ہوں۔ پس ہمارا یہ عذاب قیامت تک جاری رہے گا۔'' (کتاب الکبائر، ص ٦٦)

(3) جانور سے بدفعلی:

یہ فعل بھی شریعت کو سخت ناپسند ہے جیسا کہ حضرت عمرو بن ابی عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، ''جو کسی جانور سے بدفعلی کرے، وہ ملعون ہے۔'' (مستدرک، کتاب الحدود، رقم ۸۱۱۷، ج ۵ ص ۵۰۹)

اس کے بارے میں سخت سزا بیان کی گئی ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تم جس شخص کو کسی جانور سے بدفعلی کرتا پاؤ تو فاعل ومفعول دونوں کو قتل کرڈالو۔'' حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے عرض کی گئی: ''اس میں جانور کا کیا قصور ہے؟'' آپ نے فرمایا: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کوئی بات تو نہیں سنی لیکن میرا گمان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ناپسند فرمایا کہ ایسے جانور کا گوشت کھایا جائے یا اس سے نفع اٹھایا جائے کہ جس کے ساتھ یہ عمل کیا گیا ہو۔'' (ترمذی۔ کتاب الحدود، باب ماجاء فیمن یقع علی البھیمۃ ، رقم ۱۴۶۰، ج ۳، ص ۱۳۶)

(5) مُشت زنی:

سرورِ عالم، نورِ مجسم، شاہِ بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''اپنے ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۰، صفحہ ۸۰)

امام اہلِ سنت مجدد دین وملت الشاہ مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن اپنے ہاتھ سے غسل واجب کرنے کے بارے میں لکھتے ہیں: ''یہ فعل ناپاک، حرام اور ناجائز

ہے۔'' (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف اول، ص ۸)

اپنے ہاتھ سے غسل واجب کرنے کے بارے میں بھی کئی وعیدیں بیان کی گئی ہیں۔ مثلاً

(1) علامہ شمس الدین ذہبی علیہ الرحمۃ نقل کرتے ہیں کہ رحمت عالم ﷺ سے مروی ہے کہ ''سات لوگ ایسے ہیں کہ جن پر اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے اور بروز قیامت ان کی جانب نگاہ رحمت نہ فرمائے گا۔ اور ان سے فرمائے گا کہ جہنم میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ، بشرطیکہ یہ توبہ نہ کریں۔

(۱) بدفعلی کرنے والا۔

(۲) کروانے والا۔

(۳) جانور سے برا کام کرنے والا۔

(۴) ماں اور بیٹی سے نکاح کرنے والا۔

(۵) اپنے ہاتھ سے غسل واجب کرنے والا۔ (کتاب الکبائر، ص ۶۳)

(2) علامہ محمود آلوسی علیہ الرحمۃ تفسیر روح المعانی میں لکھتے ہیں، ''حضرت عطاء علیہ الرحمۃ سے مروی ہے، ''میں نے سنا ہے کہ بروز قیامت ایک قوم کو اس حال میں لایا جائے گا کہ ان کے ہاتھ حاملہ ہوں گے، میرے خیال میں یہ وہ ہوں گے جو اپنے ہاتھ سے غسل واجب کیا کرتے تھے۔''

مزید لکھتے ہیں، ''حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی قوم کو عذاب میں مبتلاء فرمایا جو اپنی شرمگاہوں کا غلط استعمال کیا کرتے تھے۔'' (روح المعانی، المؤمنون: ۳، الجزء الثامن عشر، ج ۹، ص ۱۶)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اس سلسلے میں شیخ طریقت ، امیر اہل سنت ، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کی درد و سوز سے معمور ایک تحریر پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے، چنانچہ آپ فرماتے ہیں،

''آہ! گناہوں کے سیلاب کی ہلاکت سامانیاں، یہ فحاشی اور عریانی کا طوفان، مخلوط تعلیمی نظام، مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مردوں اور عورتوں کا اختلاط، T.V اور V.C.R پر فلمیں ، ڈرامے اور شہوت افزاء مناظر، رسائل و جرائد کے SEX APPEAL مضامین وغیرہ نے مل جل کر آج کے نوجوان کو باؤلا بنا ڈالا ہے۔ عربی مقولہ ہے ''اَلشَّبَابُ شُعْبَۃٌ مِنَ الْجُنُوْنِ'' یعنی جوانی دیوانگی ہی کا ایک شعبہ ہے، آج کے نوجوان پر شیطان نے اپنا گھیرا تنگ کر دیا ہے، خواہ بظاہر نمازی اور سنتوں کا عادی ہی کیوں نہ ہو، اپنی شہوت کی تسکین کے لیے مارا مارا پھر رہا ہے، معاشرہ اپنے غلط رسم و رواج کے باعث بے چارے کی شادی میں بہت بڑی دیوار بن چکا ہے، امتحان، سخت امتحان ہے، مگر امتحان سے گھبرانا مردوں کا شیوہ نہیں۔ صبر کر کے اجر لوٹنا چاہیے کہ شہوت جتنی زیادہ تنگ کرے صبر کرنے پر ثواب بھی اتنا ہی زیادہ ملے گا۔ اگر شہوت سے مغلوب ہو کر اس کی تسکین کے لیے ناجائز ذرائع اختیار کیے تو دونوں جہاں کا نقصان اور جہنم کا سامان ہے ۔ حضرت سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''شہوت کی گھڑی بھر پیروی طویل غم کا باعث ہوتی ہے''۔ یہ لکھتے ہوئے کلیجہ کانپتا اور حیا سے قلم تھرّاتا ہے مگر میری ان معروضات کو بے حیائی پر مبنی نہیں کہا جاسکتا بلکہ یہ تو عین درس حیا ہے۔ ''اللہ عزوجل دیکھ رہا ہے'' یہ ایمان رکھنے کے باوجود جو لوگ اپنے زعم فاسد میں ''چھپ کر'' بے حیائی کا

کام کرتے ہیں ان کے لیے حیا کا پیغام ہے ۔آہ! گندی ذہنیت کے حامل کئی نوجوان (لڑکے اورلڑکیاں) شادی کی راہیں مسدود پا کر اپنے ہی ہاتھوں اپنی جوانی برباد کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ابتداءً اگرچہ لطف آتا ہو،مگر جب آنکھ کھلتی ہے تو بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے۔یاد رہے! یہ فعل حرام و گناہِ کبیرہ ہے اور حدیث پاک میں ایسا کرنے والے کو ملعون کہا گیا ہے۔اور اس کے لیے جہنم کے دردناک عذاب کا استحقاق ہے، آخرت بھی داؤ پر لگی اور دنیا میں بھی اس کے سخت ترین نقصانات ہیں،اس غیر فطری عمل سے صحت بھی تباہ و برباد ہو کر رہ جاتی ہے۔

ایک بار یہ ’’فعل‘‘ کر لینے کے بعد پھر کرنے کو جی چاہتا ہے اگر **معاذاللہ** عَزَّوَجَلَّ چند بار کر لیا تو ورم آجاتا ہے اور عضو کی نرم و نازک رگیں رگڑ کھا کر دب کر سست ہو جاتیں اور پٹھے بے حد حساس ہو جاتے ہیں اور بالآخر نوبت یہاں تک پہنچتی ہے کہ ذرا بد نگاہی ہوئی، بلکہ ذہن میں تصور قائم ہوا اور منی خارج ، بلکہ کپڑے سے رگڑ کھا کر ہی منی ضائع۔’’منی‘‘ اس خون سے بنتی ہے جو تمام جسم کو غذا پہنچانے کے بعد بچ جاتا ہے۔ جب یہ کثرت کے ساتھ خارج ہونے لگے گی تو خون بدن کو غذا کیسے فراہم کرے گا؟ نتیجۃً جسم کا سارا نظام درہم برہم۔

اس فعل بد کی 26 جسمانی آفتیں

(1) دل کمزور (2) معدہ (3) جگر اور (4) گردے خراب (5) نظر کمزور (6) کانوں میں شائیں شائیں کی آوازیں آنا (7) چڑچڑاپن (8) صبح اٹھے تو بدن سست (9) جوڑ جوڑ میں درد اور آنکھیں چپکی ہوئیں (10) ’’منی‘‘ پتلی پڑ جانے کی صورت میں تھوڑی تھوڑی رطوبت بہتی رہنا، نالی میں رطوبت پڑی رہنا اور سڑنا، پھر اس سبب سے بعض

اوقات زخم ہو جانا اور اس میں پیپ پڑ جانا(11)شروع میں پیشاب میں معمولی جلن(12)پھر مواد نکلنا(13)پھر جلن میں اضافہ(14)یہاں تک کہ پرانا سوزاک ہوکر زندگی کو ایسا تلخ کر دیتا ہے کہ آدمی موت کی آرزو کرنے لگتا ہے(15)''منی'' کا پتلی ہونے کے سبب بلا کسی خیال کے پیشاب سے پہلے یا بعد پیشاب میں مل کر نکل جانا اسی کو''جریان'' کہتے ہیں جو شدید ترین امراض کی جڑ ہے(16)عضو میں ٹیڑھا پن(17)ڈھیلا پن(18)جڑ کمزور(19)شادی کے قابل نہ رہنا(20)اگر جماع میں کامیاب ہو بھی گیا تو اولاد کی امید نہیں(21)کمر میں درد(22)چہرہ زرد(23)آنکھوں میں گڑھے(24)شکل وحشیانہ(25)تپ دق(یعنی پرانا بخار)(26)پاگل پن۔

پاگل ہو جانے کا ایک سبب

ایک اطلاع کے مطابق جب ایک ہزار تپ دق(یعنی پرانا بخار) کے مریضوں کے اسباب پر غور کیا گیا تو یہ بات سامنے آئی کہ 414 مشت زنی کے سبب، 186 کثرت جماع کے باعث اور بقیہ دیگر وجوہات کی بناء پر مبتلائے تپ دق ہوئے تھے۔124 پاگلوں کا امتحان کرنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے 24(یعنی تقریباً ہر پانچواں فرد)اپنے ہاتھ سے منی خارج کرنے کی بناء پر پاگل ہوا تھا۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی	قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

(ملخصاً من''امرد پسندی کی تباہ کاریاں'')

ان گناہوں سے بچنے کے لئے حفاظتی تدابیر

اس نازک ترین دور میں کہ جب ٹی وی، وی سی آر، ڈش انٹینا، انٹرنیٹ اور کیبل کے ذریعے مسلسل دعوتِ گناہ دی جارہی ہو اور نگاہ وقلب کی پاکیزگی کو شہوت آمیز گفتگو اور مناظر کے ذریعے غلاظت میں تبدیل کیا جارہا ہو، اپنے آپ کو گناہ میں مبتلاء ہونے سے بچانا بے حد دشوار کام ہے۔ تاہم اگر انسان مضبوط ارادہ کرے اور دامنِ امید تھام کر نیچے دی گئی گزارشات پر عمل کرے تو گناہوں سے بچنا اس کے لئے بے حد آسان ہو جائے گا، ان شاء اللہ عزوجل

(۱) نگاہ کی حفاظت:

ان تمام گناہوں سے بچنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ گھر ہو یا بازار، دفتر ہو یا فیکٹری ہر مقام پر اپنی نگاہ کی حفاظت کی جائے اور فلمیں، ڈرامے وغیرہ دیکھنے سے بچا جائے کیونکہ ''جب نظر بہکتی ہے، تو دل بہکتا ہے اور جب دل بہکتا ہے، تو ستر بہک جاتا ہے۔''

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''**قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ ۝ وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ**ؕ'' ترجمہ کنزالایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی

رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں۔" (پ۱۸،النور:۳۰،۳۱)

اور اگر کبھی بالفرض اچانک کسی عورت پر نگاہ پڑ جائے تو ایسے شخص کو چاہیئے کہ اپنی نگاہ فوراً جھکا لے۔ حضرتِ ابواُمامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو مسلمان عورت کے محاسن کی طرف دیکھے پھر اپنی نگاہ جھکا لے اللہ عزوجل اسے ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی حلاوت وہ اپنے قلب میں پائے گا۔"

(مسند احمد بن حنبل، مسند ابوامامۃ، رقم ۲۲۳۴۱، ج۸،ص۲۹۹)

پھر اگر مذکورہ شخص شادی شدہ ہو تو فورا اپنی زوجہ کے پاس آئے تاکہ نظر کے مضر اثرات سے محفوظ رہ سکے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "عورت شیطان کی شکل میں آتی جاتی ہے تو جب تم میں سے کوئی شخص کسی عورت کو دیکھے، تو اپنی اہلیہ کے پاس جائے، یہ عمل اس کے دل میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو دور کر دے گا۔"

(ابوداؤد، کتاب النکاح، باب مایؤمر بہ من غصن البصر رقم ۲۱۵۱، ج۲،ص ۳۵۸)

کسی نے حضرت سیدنا جنید بغدادی علیہ الرحمۃ سے پوچھا، "میں اپنی آنکھ کو بدنگاہی سے نہیں بچا پاتا، میں کس طرح اس کی حفاظت کروں؟" آپ نے ارشاد فرمایا، "تم اس بات کا یقین کرلو کہ جب تم کسی کو بری نظر سے دیکھ رہے ہوتے ہو تو حق تعالیٰ تمہیں کہیں زیادہ دیکھ رہا ہوتا ہے۔" (کیمیائے سعادت، ج۲،ص۸۸۶)

حضرت سیدنا مجمع رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اوپر کی طرف دیکھا تو ایک چھت پر موجود کسی عورت پر نظر پڑ گئی۔ آپ نے فوراً نگاہ جھکا لی اور اس قدر پشیمان ہوئے کہ عہد کرلیا

کہ ''آئندہ کبھی اوپر نہ دیکھوں گا۔'' (کیمیائے سعادت ج۲،ص۸۹۳)

﴿۲﴾ نکاح کرنا:

اگر شرعی رکاوٹ نہ ہوتو فوراً نکاح کرلے،اگر رسم ورواج وغیرہ آڑے آئیں تو گھر والوں کو کسی حکمت سے راضی کرنے کی کوشش کرے۔ پھر بھی ناکام رہے تو روزوں کا حکم ہے۔

﴿۳﴾ اجنبی عورتوں سے میل جول نہ رکھے:

اس قسم کی نوکری یا کاروبار سے اجتناب کریں جس میں اجنبی عورتوں سے آمنا سامنا ہوتا رہے۔ گھر میں بھی بھابھی ہو یا ممانی یا چچی یا کزنز وغیرہ یعنی جن سے پردہ فرض ہے ان سے ہرگز ہرگز بے تکلفی اختیار نہ کریں کہ یہ آگ میں ہاتھ ڈالنے کے مترادف ہے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''میں نے اپنے بعد کوئی ایسا فتنہ نہیں چھوڑا، جو عورتوں کے فتنے سے زیادہ مردوں کو نقصان پہنچانے والا ہو۔''

(بخاری، کتاب النکاح، باب ما یتقی من شؤم المرأۃ، رقم ۵۰۹۶، ج ۳، ص ۴۳۱)

﴿۴﴾ اجنبی عورت کے ساتھ تنہائی نہ ہونے دے:

کسی نامحرم عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی میں نہ رہے کیونکہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ ''تم میں سے کوئی کسی (نامحرم) عورت کے ساتھ ہرگز تنہائی اختیار نہ کرے، کیونکہ ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

(مسند امام احمد، مسند العشرۃ المبشرۃ بالجنۃ)

امام اہل سنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: ''اجنبی عورت سے خلوت حرام ہے اوراس سے گفتگو کرنا مکروہ ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۷)

عورت سے گفتگو کرنے کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں کچھ اس طرح ارشاد فرمایا: ''تمام محارم سے عورت کو گفتگو کرنا اور انہیں اپنی آواز سنوانا جائز ہے اور اگر کوئی حاجت ہو اور اندیشۂ فتنہ نہ ہو اور تنہائی نہ ہو تو پردے میں رہتے ہوئے بعض نامحرم سے بھی گفتگو جائز ہے۔'' (تسہیلاً من فتاویٰ رضویہ، ج ۱۰، نصف آخر، ص ۱۶۱)

﴿۵﴾ امردوں کے قرب سے بچیے:

حضرت حسن بن ذکوان علیہ الرحمۃ فرمایا کرتے تھے: 'مالداروں کی اولاد کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا نہ رکھو کیونکہ ان کی صورتیں، کنواری عورتوں کی صورتوں کی مثل ہوتی ہیں، چنانچہ وہ باعتبارِ فتنہ عورتوں سے زیادہ شدید ہیں۔'' (کتاب الکبائر، ص ۶۴)

ایک مرتبہ حضرت سفیان ثوری علیہ الرحمۃ حمام میں داخل ہوئے تو آپ کی نظر وہاں موجود ایک خوبصورت لڑکے پر پڑی، آپ نے لوگوں سے فرمایا، ''اسے میرے پاس سے دور کردو، اسے باہر نکال دو، کیونکہ میں عورت کے ساتھ ایک اور خوبصورت لڑکے کے ساتھ سترہ شیطان گمان کرتا ہوں۔'' (کتاب الکبائر، ص ۶۴)

اس سلسلے میں شیخ طریقت امیرِ اہلِ سنت حضرت مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کا تحریر کردہ رسالہ ''امرد پسندی کی تباہ کاریاں'' پڑھنا بے حد مفید ہے۔ اس رسالے میں شہوت پر قابو پانے کے لئے وظائف بھی دیئے گئے ہیں۔

شرم گاہ کی حفاظت کے واقعات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ان واقعات کو پڑھئے اور ملاحظہ فرمائیے کہ اپنی شرم گاہ کی حفاظت کرنے والوں کو کیسے کیسے انعامات سے نوازا گیا،......

{1} بنی اسرائیل کا ایک شخص نہایت عبادت گزار تھا۔ وہ رات میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف رہتا اور دن میں گھوم پھر کر کچھ اشیاء لوگوں کو بیچا کرتا۔ وہ اکثر اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہوئے کہتا ،''اے نفس ! اللہ عزوجل سے ڈر۔'' ایک دن وہ حسب معمول اپنے گھر سے روزی کمانے کے لئے نکلا اور چلتے چلتے ایک امیر کے دروازے کے قریب پہنچا اور اپنی اشیاء بیچنے کے لئے صدا لگائی۔ امیر کی بیوی نے جب اس حسین شخص کو اپنے دروازے کے قریب دیکھا تو اس پر عاشق ہوگئی اور اسے بہانے سے محل کے اندر بلا لیا پھر اس سے کہنے لگی ،''اے تاجر! میرا دل تمہاری طرف مائل ہو چکا ہے، میرے پاس بہت مال ہے اور زرق برق لباس ہیں، تم یہ کام چھوڑ دو میں تجھے ریشمی لباس اور بہت سا مال دوں گی۔''

یہ پیش کش سن کر اس کا نفس اس عورت کی طرف مائل ہونے لگا لیکن اس نے اپنی عادت کے مطابق کہا،''اے نفس !اللہ عزوجل سے ڈر۔'' اور اس عورت کو جواب دیا،'' مجھے اپنے رب عزوجل کا خوف ہے۔'' وہ عورت کہنے لگی ،''تم میری خواہش پوری کئے بغیر یہاں سے نہیں جاسکتے۔'' اس شخص نے پھر کہا،''اے نفس ! اللہ عزوجل سے ڈر۔'' اور نجات کی ترکیب سوچنے لگا۔ بالآخر اس نے عورت سے کہا،'' مجھے مہلت دو کہ میں وضو کر کے دو رکعتیں ادا

کرلوں۔'' اجازت ملنے پراس نے وضو کیا اور چھت پر چلا گیا۔ جہاں اس نے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر چھت سے نیچے جھانکا تو اس کی اونچائی بیس گز تھی۔ اس نے بے بسی سے آسمان کی طرف دیکھا اور یوں عرض کی، ''اے میرے رب عزوجل میں طویل عرصہ سے تیری عبادت میں مشغول ہوں، مجھے اس آفت سے نجات عطا فرما۔'' یہ کہہ کر وہ چھت سے کود گیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو حکم دیا، ''جاؤ میرے بندے کو زمین تک پہنچنے سے پہلے سنبھال لو، اس نے میرے عتاب کے خوف سے چھلانگ لگائی ہے۔'' حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نہایت تیزی سے آکر اس شخص کو یوں تھام لیا جیسے کوئی ماں اپنے بچے کو پکڑتی ہے اور زمین پر کسی پرندے کی طرح بٹھا دیا۔

(درۃ الناصحین، ص ۳۱۳)

(2) بنی اسرائیل کا ایک شخص گناہ سے بچنے کی کوشش نہ کرتا تھا ایک مرتبہ ایک مجبور عورت اس کے پاس آئی تو اس نے اسے ساٹھ دینار اس شرط پر دیئے کہ وہ اس کے ساتھ زنا کرنے پر راضی ہو جائے۔ جب وہ اس عورت پر حاوی ہونے لگا تو وہ عورت کانپنے لگی اور رو پڑی۔ اس نے عورت سے پوچھا: ''کیوں رو رہی ہو؟'' عورت نے جواب دیا: ''میں نے یہ کام کبھی نہیں کیا اور آج ایک ضرورت نے مجھے یہ کام کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔'' اس نے پوچھا: ''کیا یہ تم اللہ عزوجل کے خوف سے کر رہی ہو تو میں تجھ سے زیادہ ڈرنے کا حقدار ہوں، جا میں نے جو کچھ تجھے دیا ہے وہ تیرا ہے، خدا کی قسم! آج کے بعد میں کبھی اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کرونگا۔'' پھر اسی رات اس کا انتقال ہو گیا۔ صبح اس کے دروازے پر لکھا ہوا تھا کہ اللہ عزوجل نے کفل کی مغفرت فرما دی۔''

(ترمذی کتاب صفۃ القیامۃ، رقم ۲۵۰۴، ج ۴، ص ۲۲۳)

﴿3﴾ ایک شخص کسی عورت پر فریفتہ ہوگیا۔جب وہ عورت کسی کام سے قافلے کے ساتھ سفر پر روانہ ہوئی تو یہ آدمی بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا۔جب جنگل میں پہنچ کر سب لوگ سو گئے تو اس آدمی نے اس عورت سے اپنا حالِ دل بیان کیا۔عورت نے اس سے پوچھا،''کیا سب لوگ سو گئے ہیں؟'' یہ دل ہی دل میں بہت خوش ہوا کہ شاید یہ عورت بھی میری طرف مائل ہوگئی ہے چنانچہ وہ اٹھا اور قافلے کے گرد گھوم کر جائزہ لیا تو سب لوگ سو رہے تھے۔واپس آکر اس نے عورت کو بتایا کہ،''ہاں! سب لوگ سو گئے ہیں۔'' یہ سن کر وہ عورت کہنے لگی،''اللہ تعالیٰ کے بارے میں تم کیا کہتے ہو، کیا وہ بھی اس وقت سو رہا ہے؟'' مرد نے جواب دیا،''اللہ تعالیٰ نہ سوتا ہے، نہ اسے نیند آتی ہے اور نہ اسے اونگھ آتی ہے۔'' عورت نے کہا،''جو نہ کبھی سویا اور نہ سوئے گا، اور وہ ہمیں بھی دیکھ رہا ہے اگرچہ لوگ نہیں دیکھ رہے تو ہمیں اس سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔'' یہ بات سن کر اس آدمی نے رب تعالیٰ کے خوف کے سبب اس عورت کو چھوڑ دیا اور گناہ کے ارادے سے باز آگیا۔

جب اس شخص کا انتقال ہوا تو کسی نے اسے خواب میں دیکھا اور پوچھا،''**مَافَعَلَ اللّٰہُ بِکَ** ؟ یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟'' تو اس نے جواب دیا،''اللہ تعالیٰ نے مجھے ترکِ گناہ اور اپنے خوف کے سبب بخش دیا۔''

(مکاشفۃ القلوب، الباب الثانی فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ص ۱۱)

﴿4﴾ بنی اسرائیل میں ایک عیال دار شخص نہایت عبادت گزار تھا۔اس پر ایک وقت ایسا آیا کہ وہ اپنے اہل وعیال سمیت فاقے میں مبتلاء ہوگیا۔ایک دن اس نے مجبور ہو کر اپنی بیوی کو بچوں کے لئے کچھ لانے کے لئے باہر بھیجا۔اس کی بیوی ایک تاجر کے دروازے پر پہنچی اور اس سے سوال کیا تاکہ بچوں کو کھانا کھلائے۔اس تاجر نے کہا،

”ٹھیک ہے میں تمہاری مدد کروں گا لیکن اس شرط پر کہ تم اپنا آپ میرے حوالے کردو۔“ یہ جواب سن کر وہ عورت خاموشی سے گھر واپس آ گئی۔ گھر پہنچ کر اس نے دیکھا کہ بچے بھوک کی شدت سے چلّا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں، ”اے امی جان! ہم بھوک سے مرے جا رہے ہیں، ہمیں کھانے کو کچھ دیجئے۔“ بچوں کی یہ حالت دیکھ کر وہ مجبوراً دوبارہ اس تاجر کے پاس گئی اور اسے اپنی مجبوری بتائی۔ اس تاجر نے پوچھا، ”کیا تمہیں میرا مطالبہ منظور ہے؟“ اس عورت نے کہا، ”ہاں!“

جب وہ دونوں تنہائی میں پہنچے اور مرد نے اپنا مقصد پورا کرنا چاہا تو وہ عورت تھر تھر کانپنے لگی، قریب تھا کہ اس کے جسم کے جوڑ الگ ہو جائیں۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر تاجر نے دریافت کیا، ”یہ تجھے کیا ہوا؟“ عورت نے جواب دیا، ”مجھے اپنے رب تعالیٰ کا خوف ہے۔“ یہ سن کر تاجر نے کہا، ”تم فقر و فاقہ کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہو، مجھے تو اس سے بھی زیادہ ڈرنا چاہیئے۔“ چنانچہ وہ گناہ کے ارادے سے باز آ گیا اور اس عورت کی ضرورت پوری کر دی۔ وہ عورت بہت سارا مال لے کر اپنے بچوں کے پاس آئی اور وہ خوش ہو گئے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سَیِّدُنا موسیٰ علیہ السلام کو وحی بھیجی کہ ”فلاں ابن فلاں کو بتا دیں کہ میں نے اس کے تمام گناہ بخش دیئے ہیں۔“ حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ پیغام لے کر اس آدمی کے پاس پہنچے اور اس سے پوچھا، ”شاید تو نے کوئی ایسی نیکی کی ہے جو تجھے یا تیرے رب کو معلوم ہے۔“ اس شخص نے سارا واقعہ آپ کو بتا دیا تو آپ نے اسے بتایا کہ ’اللہ تعالیٰ نے تیرے تمام گناہوں کی مغفرت کر دی ہے۔“

(مکاشفۃ القلوب، الباب الثانی فی الخوف من اللہ تعالیٰ، ص ۱۱)

(5) بنی اسرائیل کا ایک عابد اپنے عبادت خانے میں عبادت کیا کرتا تھا۔ گمراہوں کا گروہ ایک طوائف کے پاس پہنچا اور اس سے کہا کہ ''تم کسی نہ کسی طرح اس عابد کو بہکا دو۔'' چنانچہ وہ فاحشہ ایک اندھیری رات میں جبکہ بارش برس رہی تھی، اس عابد کے پاس آئی اور اس کو پکارا۔ عابد نے جھانک کر دیکھا تو عورت نے کہا کہ ''اے اللہ کے بندے! مجھے اپنے پاس پناہ دے۔'' لیکن عابد نے اس کی پرواہ نہ کی اور نماز میں مشغول ہو گیا۔ وہ طوائف اسے بارش اور اندھیری رات یاد دلا کر پناہ طلب کرتی رہی حتی کہ عابد نے رحم کھا کر اسے اندر بلا لیا۔ وہ عابد سے کچھ فاصلے پر جا کر لیٹ گئی اور اسے اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ یہاں تک کہ عابد کا دل بھی اس کی طرف مائل ہو گیا۔

لیکن اسی لمحہ اللہ عزوجل کے خوف نے اس کے دل میں جوش مارا، عابد نے خود کو مخاطب کر کے کہا، ''واللہ! ایسا نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ تو دیکھ لے کہ آگ پر کتنا صبر کر سکتا ہے۔'' پھر وہ چراغ کے پاس گیا اور اپنی ایک انگلی اس کے شعلے میں رکھ دی، حتی کہ وہ جل کر کوئلہ ہو گئی۔ پھر اس نے نماز کی طرف متوجہ ہونے کی کوشش کی لیکن اس کے نفس نے دوبارہ فاحشہ کی طرف بڑھنے کا مشورہ دیا۔ یہ چراغ کے پاس گیا اور اپنی دوسری انگلی بھی جلا ڈالی، پھر اس کا نفس اسی طرح خواہش کرتا رہا اور وہ اپنی انگلیاں جلاتا رہا، حتی کہ اس نے اپنی ساری انگلیاں جلا ڈالیں، عورت یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی، چنانچہ خوف و دہشت کے باعث اس نے ایک چیخ ماری اور مر گئی۔ (ذم الھوی، ص ۱۹۹)

(6) حضرت شیخ ابو بکر بن عبداللہ حزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک قصاب اپنے پڑوسی کی لونڈی پر عاشق تھا۔ ایک دن وہ لونڈی کسی کام سے دوسرے گاؤں کو جا رہی تھی،

قصاب نے موقع غنیمت جان کر اس کا پیچھا کیا اور کچھ دور جا کر اسے پکڑ لیا۔ تب کنیز نے کہا کہ ''اے نوجوان! میرا دل بھی تیری طرف مائل ہے لیکن میں اپنے رب عزوجل سے ڈرتی ہوں۔'' جب اس قصاب نے یہ سنا تو بولا، ''جب تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتی ہے تو کیا میں اس ذاتِ پاک سے نہ ڈروں؟'' یہ کہہ کر اس نے توبہ کر لی اور وہاں سے پلٹ پڑا۔ راستے میں پیاس کے مارے دم لبوں پر آ گیا۔ اتفاقاً اس کی ملاقات ایک شخص سے ہوگئی جو کہ کسی نبی کا قاصد تھا۔ اس مردِ قاصد نے پوچھا، اے جوان کیا حال ہے؟'' قصاب نے جواب دیا، ''پیاس سے نڈھال ہوں۔'' قاصد نے کہا کہ ''آؤ ہم دونوں مل کر خدا سے دعا کریں تا کہ اللہ تعالیٰ ابر کے فرشتے کو بھیج دے اور وہ شہر پہنچنے تک ہم پر اپنا سایہ کیئے رکھے۔'' نوجوان نے کہا کہ ''میں نے تو خدا کی کوئی قابلِ ذکر عبادت بھی نہیں کی ہے، میں کس طرح دعا کروں؟ تم دعا کرو میں آمین کہوں گا۔'' اس شخص نے دعا کی، بادل کا ایک ٹکڑا ان کے سروں پر سایہ فگن ہوگیا۔

جب یہ دونوں راستہ طے کرتے ہوئے ایک دوسرے سے جدا ہوئے تو وہ بادل قصاب کے سر پر آ گیا اور قاصد دھوپ میں ہوگیا۔ قاصد نے کہا، ''اے جوان! تو نے تو کہا تھا کہ تو نے اللہ عزوجل کی کچھ بھی عبادت نہیں کی، پھر یہ بادل تیرے سر پر کس طرح سایہ فگن ہوگیا؟ تو مجھے اپنا حال سنا۔'' نوجوان نے کہا، ''اور تو مجھے کچھ معلوم نہیں لیکن ایک کنیز سے خوفِ خدا عزوجل کی بات سن کر میں نے توبہ ضرور کی تھی۔'' قاصد بولا، ''تو نے سچ کہا، اللہ تعالیٰ کے حضور میں جو مرتبہ و درجہ تائب (توبہ کرنے والے) کا ہے وہ کسی دوسرے کا نہیں ہے۔'' (کتاب التوابین، ص ۷۵)

آخری گزارش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

ہمیں چاہئے کہ نہ صرف اِن دو اعضاء کو بلکہ اپنے پورے جسم کو ارتکابِ گناہ سے محفوظ رکھنے کے لئے بانئ دعوتِ اسلامی، شیخ طریقت، امیر اہل سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے عطا کردہ مدنی انعامات پر عمل کریں اور باکردار مسلمان بننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے مدنی انعامات کا کارڈ حاصل کریں اور روزانہ فکر مدینہ یعنی اپنے محاسبے کے ذریعے کارڈ پر کرکے ہر مدنی یعنی قمری ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے مدنی انعامات کے ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیں۔ ان شاء اللہ عزوجل! ہماری زندگی میں حیرت انگیز طور پر مدنی انقلاب برپا ہوگا۔

دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے لئے عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں، آپ بھی راہِ خدا عزوجل میں سفر کرکے اپنی آخرت کے لئے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کیجئے۔ اپنی روزمرہ کی دنیاوی مصروفیات ترک کرکے اپنے دوستوں کی صحبت چھوڑ کر جب ہم ان قافلوں میں سفر کریں گے تو ان قافلوں میں سفر کے دوران ہمیں اپنے طرزِ زندگی پر دیانت دارانہ غور وفکر کا موقع میسر آئے گا، اپنی آخرت کو بہتر سے بہتر بنانے کی خواہش دل میں پیدا ہوگی، جس کے نتیجے میں اب تک کئے جانے والے گناہوں کے ارتکاب پر ندامت محسوس ہوگی، ان گناہوں کی ملنے والی سزاؤں کا تصور کرکے رونگٹے کھڑے ہوجائیں گے، دوسری طرف اپنی ناتوانی و بے کسی کا احساس دامن گیر ہوگا اور اگر دل زندہ ہوا تو خوفِ خدا کے سبب

آنکھوں سے بے اختیار آنسو چھلک کر رخساروں پر بہنے لگیں گے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ان قافلوں میں مسلسل سفر کرنے کے نتیجے میں فحش کلامی اور فضول گوئی کی جگہ زبان سے درودِ پاک جاری ہو جائے گا، یہ تلاوت قرآن، حمدِ الٰہی عزّوجلّ اور نعتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی عادی بن جائے گی، دنیا کی محبت سے ڈوبا ہوا دل آخرت کی بہتری کے لئے بے چین ہو جائے گا۔ ان شاء اللہ عزوجل

اس کے علاوہ اپنے اپنے شہروں میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندئ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لُوٹیں۔

الحمدللہ رب العٰلمین

تمت بالخیر

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

ماخذ ومراجع

۱-ترجمہ کنزالایمان -

۲- تفسیر ات احمدیہ ، مکتبہ حقانیہ ، پشاور

۳- تفسیر روح المعانی ، مکتبہ حقانیہ ، ملتان

٤-سنن النسائی ، دار الجیل ، بیروت

۵-صحیح البخاری ،دار الکتب العلمیة ، بیروت

٦-صحیح مسلم ، دار ابن حزم ، بیرو ت

۷-جامع الترمذی ،دار الفکر ، بیروت

۸-سنن ابی دائود ، دار احیاء التراث العربی ، بیروت

۹- سنن ابن ماجه ، دار المعرفة ، بیروت -

۱۰- تا ریخ بغداد ، دار الکتب العلمیه ،بیروت

۱۱- المسند للا مام احمد بن حنبل ، دار الفکر ، بیروت -

۱۲- المؤطا للا مام مالک ، دار المعرفة ، بیروت -

۱۳-شعب الایمان ، دارک الکتب العلمیة ،بیروت

١٤- الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان ، دار الکتب العلمیة ، بیروت -

۱۵-مشکوة المصابیح ، دار الفکر ، بیروت

١٦-الجامع الصغیر ، دار الکتب العلمیة ،بیروت -

۱۷- المستدرک ، دار المعرفة ،بیروت -

۱۸مسند ابی یعلی ،دار الکتب العلمیة ،بیروت

۱۹-کنز العمال ، دار الکتب العلمیة ، بیروت

۲۰- مجمع الزوائد ، دار الفکر ، بیروت -

۲۱-الترغیب والترهیب ، دار الکتب العلمیة ،بیروت-

۲۲-فردوس الاخبار ، دار الفکر ، بیروت -

۲۳فتح الباری، دار الکتب ، بیروت

۲٤-فیض القدیر شرح جامع الصغیر ، دار الکتب العلمیة ،بیروت -

۲۵-المعجم الاوسط ، دار الفکر ، عمان-

۲٦-المعجم الکبیر ،دار احیاء التراث العربی ، بیروت-

۲۷-البحر الرائق - مکتبه رشیدیه ، کوئٹه-

۲۸درمختار مع الرد المحتار ،دار المعرفة ، بیروت-

۲۹-فتا وی الرضویة ، رضا فائونڈیشن ، جامعه نظامیه لاهور -

۳۰- بہار شریعت ، مکتبه رضویه ، کراچی-

۳۱-احیاء العلوم الدین ، دار صادر ،بیروت

۳۲-اتحاف السادة المتقین، دار الکتب العلمیة ، بیروت -

۳۳-مکاشفة القلوب ، دار الکتب العلمیة ،بیروت-

۳٤-کیمیاء سعادت ، انتشارات گنجینه ، تہران-

۳۵-المستطرف فی کل فن مستظرف ، دار الفکر ، بیروت -

۳٦-ذم الہوی ، مکتبه الکتاب والسنة ، پشاور

۳۷-کتاب الکبائر ، اشاعت اسلام ، پشاور

۳۸حدیقة الندیة، دار العامره ، مصر-

۳۹-درة الناصحین ، دار الفکر ، بیروت -

٤۰-غیبت کی تباه کاریاں ، مکتبة المدینه ،کراچی-

٤۱-امرد پسندی کی تباه کاریاں ، مکتبة المدینه ،کراچی-

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ190کتب ورسائل مع عنقریب آنے والی 14 کتب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت علیه رحمة رب العزت﴾

اردو کتب:

1......الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت(کل صفحات557)

2......کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات(کِفْلُ الْفَقِیهِ الْفَاهِمِ فِيْ اَحْكَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ)(کل صفحات:199)

3......فضائل دعا(اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهٗ ذَيْلُ الْمُدَّعَا لِأَحْسَنُ الْوِعَاءِ)(کل صفحات:326)

4......والدین، زوجین اوراساتذہ کے حقوق(اَلْحُقُوقُ لِطَرْحِ الْعُقُوقِ)(کل صفحات:125)

5......اعلیٰ حضرت سے سوال جواب(اِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيْ)(کل صفحات:100)

6......ایمان کی پہچان(حاشیہ تمہید ایمان)(کل صفحات:74)

7......ثبوتِ ہلال کے طریقے(طُرُقُ اِثْبَاتِ هِلَالٍ)(کل صفحات:63)

8......ولایت کا آسان راستہ(تصورِ شیخ)(اَلْيَاقُوْتَةُ الْوَاسِطَةُ)(کل صفحات:60)

9......شریعت وطریقت(مَقَالُ الْعُرَفَاءِ بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ)(کل صفحات:57)

10......عیدین میں گلے ملنا کیسا؟(وِشَاحُ الْجِيْدِ فِيْ تَحْلِيْلِ مُعَانَقَةِ الْعِيْدِ)(کل صفحات:55)

11......حقوق العباد کیسے معاف ہوں(اعجب الامداد)(کل صفحات47)

12......معاشی ترقی کا راز(حاشیہ وتشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح)(کل صفحات:41)

13......راہِ خدا عزَّ وجلَّ میں خرچ کرنے کے فضائل(رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ)(کل صفحات:40)

14......اولاد کے حقوق(مشعلة الارشاد)(کل صفحات31)

عربی کتب:

15، 16، 17، 18، 19......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ(المجلد الاول والثانی والثالث والرابع والخامس)(کل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483)

20...... اَلزَّمْزَمَةُ الْقَمَرِيَّةِ(کل صفحات:93)

21...... تَمْهِيْدُ الْاِيْمَان(کل صفحات:77)

22......كِفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ(کل صفحات:74)

23...... اَجْلَى الْاِعْلَامِ(کل صفحات:70)

24......اِقَامَةُ الْقِيَامَةِ(کل صفحات:60)

25...... اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِيْنَةِ(کل صفحات:62)

26......اَلْفَضْلُ الْمَوْهَبِيْ(کل صفحات:46)

27......التعلیق الرضوی علی صحیح البخاری(کل صفحات:458)

عنقریب آنے والی کتب

1......جَدُّ الْمُمْتَارِ عَلٰی رَدِّالْمُحْتَارِ(المجلدالسادس)

2......اولاد کے حقوق کی تفصیل(مشعلة الارشاد)

﴿شعبہ تراجمِ کتب﴾

1...... جہنم میں لے جانے والے اعمال(جلداول)(الزواجرعن اقتراف الکبائر)(کل صفحات:853)

2......جنت میں لے جانے والے اعمال(اَلْمُتْجَرُ الرَّابِحُ فِيْ ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ)(کل صفحات:743)

3......احیاء العلوم کا خلاصہ (لباب الاحیاء) (کل صفحات:641)

4......عُیُونُ الْحِکَایَات (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات:412)

5......آنسوؤں کا دریا (بَحرُالدُّمُوع) (کل صفحات:300)

6...... الدعوة الی الفکر (کل صفحات:148)

7......نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّۃُالْعُیُوْنِ وَمُفَرِّحُ الْقَلْبِ الْمَحْزُوْن) (کل صفحات:138)

8......مدنی آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے روشن فیصلے (اَلْبَاهِرُفِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِر) (کل صفحات:112)

9......راہِ علم (تَعْلِیْمُ الْمُتَعَلِّم طَرِیقَ التَّعَلُّم) (کل صفحات :102)

10...... دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (اَلزُّهْدُوَ قَصْرُالْاَمَل) (کل صفحات:85)

11......حسنِ اخلاق (مَکَارِمُ الْاَخلَاق) (کل صفحات:74)

12......بیٹے کو نصیحت (اَیُّهَاالْوَلَد) (کل صفحات:64)

13...... شاہراہ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِیْنَ) (کل صفحات:36)

14......سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْهِیْدُ الْفَرْشِ فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَةِ لِظِلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات:28)

15......حکایتیں اور نصیحتیں (الروض الفائق) (کل صفحات:649)

16......آداب دین (الأدب فی الدین) (کل صفحات:63)

17......اللہ والوں کی باتیں (حلیة الأولیاء و طبقات الأصفیاء) پہلی قسط: تذکرۂ خلفائے راشدین (کل صفحات:217)

18......عیون الحکایات (مترجم حصہ دوم) (کل صفحات:413)

19 ...... امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیتیں (وصایاامام اعظم) (کل صفحات:46)

20......نیکی کی دعوت کے فضائل (الامر بالمعروف ونھی عن المنکر) (کل صفحات:98)

21......اللہ والوں کی باتیں (حلیة الأولیاء و طبقات الأصفیاء) دوسری قسط: تذکرہ مہاجرین صحابہ کرام (کل صفحات:245)

22......اللہ والوں کی باتیں (حِلْیَةُ الأَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الأَصْفِیَاءِ) تیسری قسط: تذکرہ مہاجرین صحابۂ کرام (کل صفحات:250)

23......اللہ والوں کی باتیں (حِلْیَةُ الأَوْلِیَاءِ وَطَبَقَاتُ الأَصْفِیَاءِ) چوتھی قسط: تذکرۂ اصحاب صفہ (کل صفحات:239)

24......نصیحتوں کے مدنی پھول بوسیلۂ احادیثِ رسول (المواعظ فی الاحادیث القدسیہ) (کل صفحات:54)

25......اچھے برے عمل (رسالةالمذاکرة) (کل صفحات:120)

عنقریب آنے والی کتب

1......راہ نجات ومہلکات جلد اول (الحدیقةالندیة)

2......حلیۃ الاولیاء (مترجم، جلد 2، قسط 1)

شعبہ درسی کتب

1...... اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسه (کل صفحات:325)

2......نصاب الصرف (کل صفحات:343)

3...... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات:299)

4......نحو میر مع حاشیه نحو منیر (کل صفحات:203)

5......دروس البلاغة مع شموس البراعة (کل صفحات:241)

6......گلدسته عقائد و اعمال (کل صفحات : 180)

7......مراح الارواح مع حاشیةضیاء الاصباح (کل صفحات:241)
8......نصاب التجوید (کل صفحات:79)
9......نزھة النظر شرح نخبة الفکر (کل صفحات:280)
10......صرف بہائی مع حاشیہ صرف بنائی(کل صفحات :55)
11......عناية النحو فی شرح ھداية النحو(کل صفحات:175)
12......تعریفاتِ نحویہ (کل صفحات:45)
13......الفرح الکامل علی شرح مئة عامل(کل صفحات: 158)
14......شرح مئة عامل(کل صفحات:44)
15......الاربعین النوویة فی الأحادیث النبویة (کل صفحات:155)
16...... المحادثة العربیة(کل صفحات:101)
17......نصاب النحو(کل صفحات:288)
18......نصاب المنطق(کل صفحات:168)
19......مقدمةالشیخ مع التحفةالمرضیة (کل صفحات:119)
20......تلخیص اصول الشاشی(کل صفحات144)
21......نورالایضاح مع حاشیةالنوروالضیاء (کل صفحات392)
22......نصاب اصولِ حدیث(کل صفحات95)
23......شرح العقائد مع حاشیةجمع الفرائد(کل صفحات384)
24......خاصیات ابواب(کل صفحات:141)

عنقریب آنے والی کتب

1...... قصیدہ بردہ مع شرح خرپوتی
2...... انوارالحدیث(مع تخریج وتحقیق)
3......نصاب الادب

شعبہ تخریج

1......بہارِشریعت،جلداوّل(حصہ اول تاششم،کل صفحات1360)
2......جنتی زیور(کل صفحات:679)
3......عجائب القران مع غرائب القران(کل صفحات:422)
4......بہارِشریعت(سولہواں حصہ،کل صفحات312)
5......صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کاعشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم(کل صفحات:274)
6......علم القرآن(کل صفحات:244)
7......جہنم کے خطرات(کل صفحات:207)
8......اسلامی زندگی(کل صفحات:170)
9......تحقیقات(کل صفحات:142)
10......اربعین حنفیہ(کل صفحات:112)
11......آئینۂ قیامت(کل صفحات:108)
12......اخلاق الصالحین(کل صفحات:78)
13......کتاب العقائد (کل صفحات:64)
14......اُمہات المؤمنین(کل صفحات:59)
15...... اچھے ماحول کی برکتیں(کل صفحات:56)
16...... حق وباطل کافرق (کل صفحات:50)
17 تا23......فتاوٰی اہل سنت(سات حصے)
24......بہشت کی کنجیاں(کل صفحات:249)
25......سیرت مصطفٰی صلی اللہ تعالٰی علیہ والہ وسلم(کل صفحات:875)
26......بہارِشریعت حصہ۷(کل صفحات133)
27......بہارِشریعت حصہ۸(کل صفحات206)
28......کراماتِ صحابہ(کل صفحات346)
29...... سوانح کربلا(کل صفحات:192)
30......بہارِشریعت حصہ۹(کل صفحات218)
31......بہارِشریعت حصہ۱۰(کل صفحات:169)
32......بہارِشریعت حصہ۱۱(کل صفحات:280)
33......بہارِشریعت حصہ۱۲(کل صفحات:222)
34......منتخب حدیثیں(246)
35......بہارِشریعت حصہ۱۳(کل صفحات:201)
36......بہارِشریعت جلددوم(2)(کل صفحات:1304)
37......بہارِشریعت حصہ۱۴(کل صفحات:243)
38......بہارِشریعت حصہ۱۵(کل صفحات:219)

عنقریب آنے والی کتب

1......بہارِشریعت حصہ۱۳،۱۴
2......معمولات الابرار
3......جواہرالحدیث

شعبہ اصلاحی کتب

1......ضیائے صدقات (کل صفحات:408)
2......فیضانِ احیاء العلوم (کل صفحات:325)
3......رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات:255)
4......انفرادی کوشش (کل صفحات:200)
5...... نصاب مدنی قافلہ (کل صفحات:196)
6......تربیتِ اولاد (کل صفحات:187)
7......فکرِ مدینہ (کل صفحات:164)
8......خوفِ خدا عزوجل (کل صفحات:160)
9......جنت کی دو چابیاں (کل صفحات:152)
10......توبہ کی روایات وحکایات (کل صفحات:124)
11......فیضانِ چہل احادیث (کل صفحات:120)
12......غوثِ پاک رضی اللہ عنہ کے حالات (کل صفحات:106)
13...... مفتیِ دعوتِ اسلامی (کل صفحات:96)
14......40فرامین مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم (کل صفحات:87)
15......احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات:66)
16......کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات:تقریباً63)
17......آیاتِ قرانی کے انوار (کل صفحات:62)
18......بدگمانی (کل صفحات:57)
19......کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات:43)
20......نماز میں لقمہ کے مسائل (کل صفحات:39)
21......تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات:33)
22......ٹی وی اور مُووی (کل صفحات:32)
23......امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات:32)
24......طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات:30)
25......قومِ جنّات اور امیر اہلسنّت (کل صفحات:262)
26......شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات:215)
27......تعارفِ امیر اہلسنّت (کل صفحات:100)
28......فیضانِ زکوۃ (کل صفحات:150)
29......ریاکاری (کل صفحات:170)
30......عشر کے احکام (کل صفحات:48)
31......اعلٰی حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات:49)
32......نور کا کھلونا (کل صفحات:32)
33......تکبر (کل صفحات:97)

شعبہ امیر اہلسنت دامت بر کاتھم العالیہ

1...... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات275)
2......دعوتِ اسلامی کی مَدَنی بہاریں (کل صفحات:220)
3......فیضان امیر اہلسنّت (کل صفحات:101)
4......چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات:32)
5...... گونگا مبلغ (کل صفحات:55)
6......تذکرۂ امیر اہلسنت قسط (1) (کل صفحات:49)
7......تذکرۂ امیر اہلسنت قسط (2) (کل صفحات:48)
8......قبر کھل گئی (کل صفحات:48)
9......غافل درزی (کل صفحات:36)
10......میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات:33)
11......کرسچین مسلمان ہوگیا (کل صفحات:32)
12......ہیروئنچی کی توبہ (کل صفحات:32)
13......ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات:32)
14......مردہ بول اٹھا (کل صفحات:32)
15......بدنصیب دولہا (کل صفحات:32)
16......عطاری جن کا غسلِ میّت (کل صفحات:24)
17......حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات:32)
18 دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات:24)
19......قبرستان کی چڑیل (کل صفحات:24)
20 تذکرۂ امیر اہلسنت قسط سوم (سنّتِ نکاح) (کل صفحات:86)
21......مدینے کا مسافر (کل صفحات:32)
22......فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات:32)
23......معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات:32)
24......جنوں کی دنیا (کل صفحات:32)

عنقریب آنے والے رسائل